بہار پیری چمن حسن عشق کی تفریح سنی دنگ ہیں نہال گلزار ہندیہ

گلشن عشق

معروف بہ

دیوان

گلشن مطبع حق مرزا شوق نوک کی دلگی انجمن طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جدھر پڑتا نگاہ ڈالی کبھی شیدا تیرا
سب ہی بیگانہ ہوا دیدۂ بینا تیرا

شان ارض و سمٰی مرتبہ اعلا تیرا
تو ہر یکتا کوئی ثانی نہیں تھا تیرا

عقل کیا دخل کرے کہ حقیقت تیری
جو سنا ہے سو ہے مرتبہ اعلا تیرا

راہبر اسکی ہو ذات قدسی ہو جسے
سجدہ گہ ہو در دولت کا تیرے نقش کفِ پا تیرا

جستجو میں جو دوئی کی تیری ٹھوکر دے پاؤں سے
سر پہ رکھتا ہے خوشی سے ہو جسے سودا تیرا

[illegible]

تو ہی ذرہ کو بنایا ہے مہ و خورشید
تو ہی چاہے تو کرے خاک کو پیدا تیرا

دیدِ لیلیٰ کو لیے دیدۂ مجنوں ہے فروزاں
میری آنکھوں میں کوئی ہے تماشا تیرا

ایک عالم کو تری نام کا ہے درد اے دوست
میں ہی کچھ ذکر نہیں کرتا ہوں تنہا تیرا

میں بھی دیکھونگا دکھا مجکو تجلی جمال
میں بھی شائق ہوں صنم صورت موسیٰ تیرا

کسی آنکھوں سے دکھا تجھ کو چھپی کا
کسطرف دھیان ہے اور کس سے ہے ملنا تیرا

میں مسافر ہوں ترے در کا ہوں گا پار اگر میں
تجکو اے موج مبارک ہے بنے دریا تیرا

قصد کرکے نہیں کھینچا قلم قدرت نے
خود بخود بن گیا ہے سارا نقشا تیرا

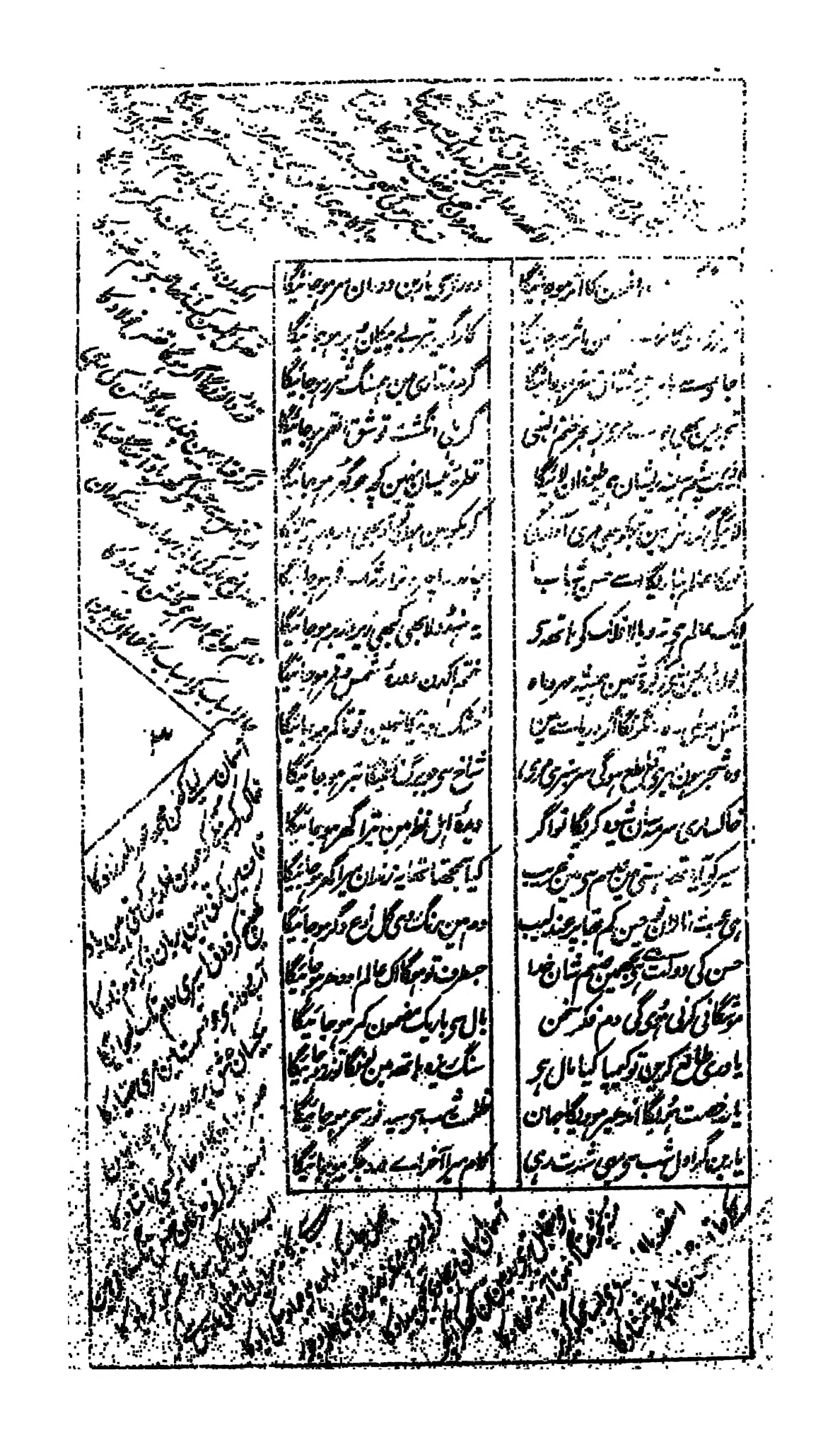

آشیاں میرا جلا کر وہ بھی ایذا پائیگا
پھونکنے کی آتش گل چہچہے تیرے کا

سر کا کٹنا کیسا اک خواہش گردن پر پڑا
سخت جانی ہے مری جی چھٹ گیا جلاد کا

مملکت میں جن کی ہے حکم قتل و اخذ و عطا
جان پر کھیلیں ارادہ تب کریں فریاد کا

عید کا دن ہے گلے سے میرے لگ جا تو بھی آج
مٹتی ہیں آپس میں سب مل ہے سبارکباد کا

جوہر جن آئینہ رو یوسف کٹتے کس طرح
گر سکندر سے نہ تھا آئینہ فولاد کا

رند شکوہ کیجیے کس کا بقول استاد کے
آپ دانی نے دکھایا گھر مجھے صیاد کا

زبان غیر سے جب نام تیرا جان نکلا
لگی یک آگ تن میں سے کہ کب سے جان نکلا

تباہی کر چمن کی دیکھتا کیونکر آنکھ بھر کے
مری ہاتھوں سے گلچیں چھوڑ کر میں آشیاں نکلا

زمین میں گر گیا خجلت سے تیرا سرو قدی
خرامان باغ میں جب دم مرا سرو رواں نکلا

فلک کے ہاتھ سے جس سر زمیں پر پھاگ کو پہونچا
یہ خوان بھی زمیں پائی یہ خوان آسمان نکلا

دل غم زدہ کو میرے سیاہ اگر گاڑا لحد میں بھی
تو یار دیکھ لینا قبر سے میری دھواں نکلا

نہ دیکھی سر زمیں ایسی نہ دیکھا آسماں ایسا
کہ طبقہ زمیں شعر کا بالا آسمان نکلا

میں گنتی کی طرف کیونکر تجھ کو نکالوں گا
کبھی تجھ سے جو راز عشق باہر ائی زبان نکلا

نہ کھلایا کسی دن بھر پانی پینے کو
تڑپا چاہ ذقن ایجا نجان اے ماہ کنعان نکلا

دلا کس دشت پر آفت میں تنہا لیجا مجھ کو
کبھی اس راہ سے ہو کر سلامت کارواں نکلا

مرا تھا عشق کامل میں پس از مردن بھی سودا
مثال عشق پیچ در پیچ استخوان نکلا

بڑا رتبہ بیاں کا تجھ سے جاہی سنگ اسود کا
کہ تا قیامت ترا در بت کا سنگ آستان نکلا

ہر عشاق کو پروانہ دیکھی قہر والوں کی
مقام بیدلا خان محبت لامکان نکلا

صاحب کیا اس کشتی ہین اکسیر کا خواہش
کچھلی اڈھائی خاک کی اور زر بنا دیا

اجرت پہنچوا کی کیا لیکے خط شوق
مجھ زار نے ہاکو کبوتر بنا دیا

سارے گاہین ہوئی ہین تن بنا پر نمود
ناطاقتی نے مجھ کو بستر بنا دیا

کردن مین طوق پاؤن مین زنجیر زلف کی
سودا نے کر اسنے یہ زیور بنا دیا

تعلیم دی ہے کس نے تجھے یہ کہ اے صبا
ایدن کو کہہ گیا تھا کہ جیتا ہو گیا

تو ہر کنار و بوس و کنار و معانقہ
سن تو سہی پھر کیا تو بھی کیا کیا ہو گیا

وقت سحر اگر آیا بادشہ کا خیال
گل رخ رنگین ہوا شبنم پسینا ہو گیا

کب تک رہے ہم پی و باہم کا تو رہا ہوا
ہر حباب مکے لیے گویا سفینہ ہو گیا

اس مہینے مین بھی نہ دی رہا پہلو تہی
عید کا بھی چاند خاں کا جیسا ہو گیا

گھر ہوا ہی عشق کا اور عرش سند کی یہ دل
آسمان کی ٹھٹی کا جیسی ایک زینا ہو گیا

دوسرا مجھسا نہ ہوگا کوئی برگشتہ نصیب
کی محبت مین نہ جس سے آہ کچھ کیسہ ہوا

اب کہان وہ اپنا استوا کا وہ ہوش کہان
ساقیا مورد بھیجے کا میرا سینا ہو گیا

اب نہین دل مین کدورت رند صاف ہے صفا
جیسے اشراق کا سینہ میرا سینا ہو گیا

ہی مصر مین شہرہ تری شیرین دہنی کا
دم بند لبونسے ہے عقیق یمنی کا

تو قصد کریگا نہ مری دل شکنی کا
ہے پاس ہر اک بھیجہ محتاج دھنی کا

ہون دولت وحشت سے غنی رند ازل سے
محتاج تھا روز تولد کفنی کا

تاراج کیا کشور دل ترک نگہ نے
لشکر نہ سپاہی کوئی نہ تاز تنی کا

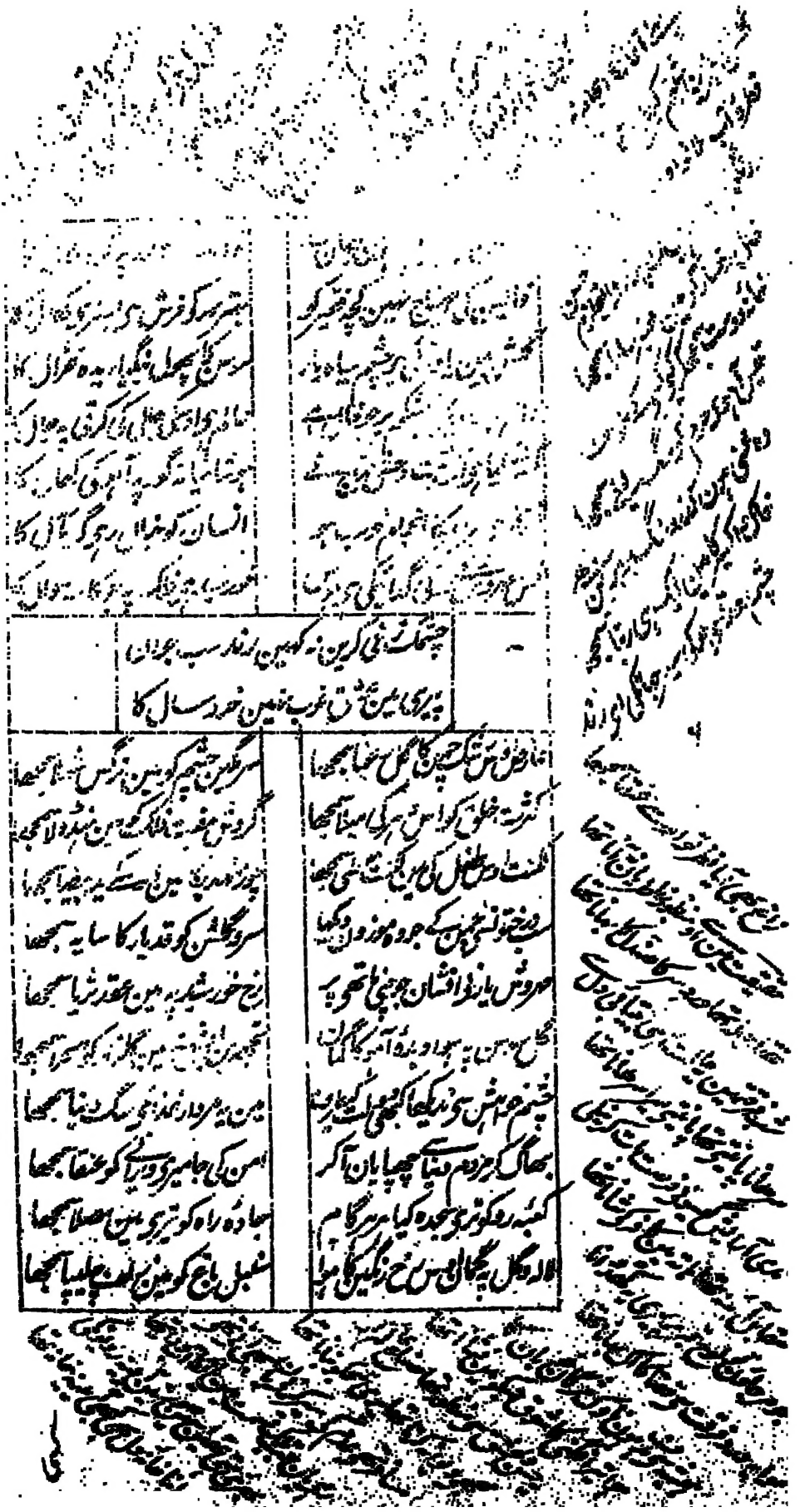

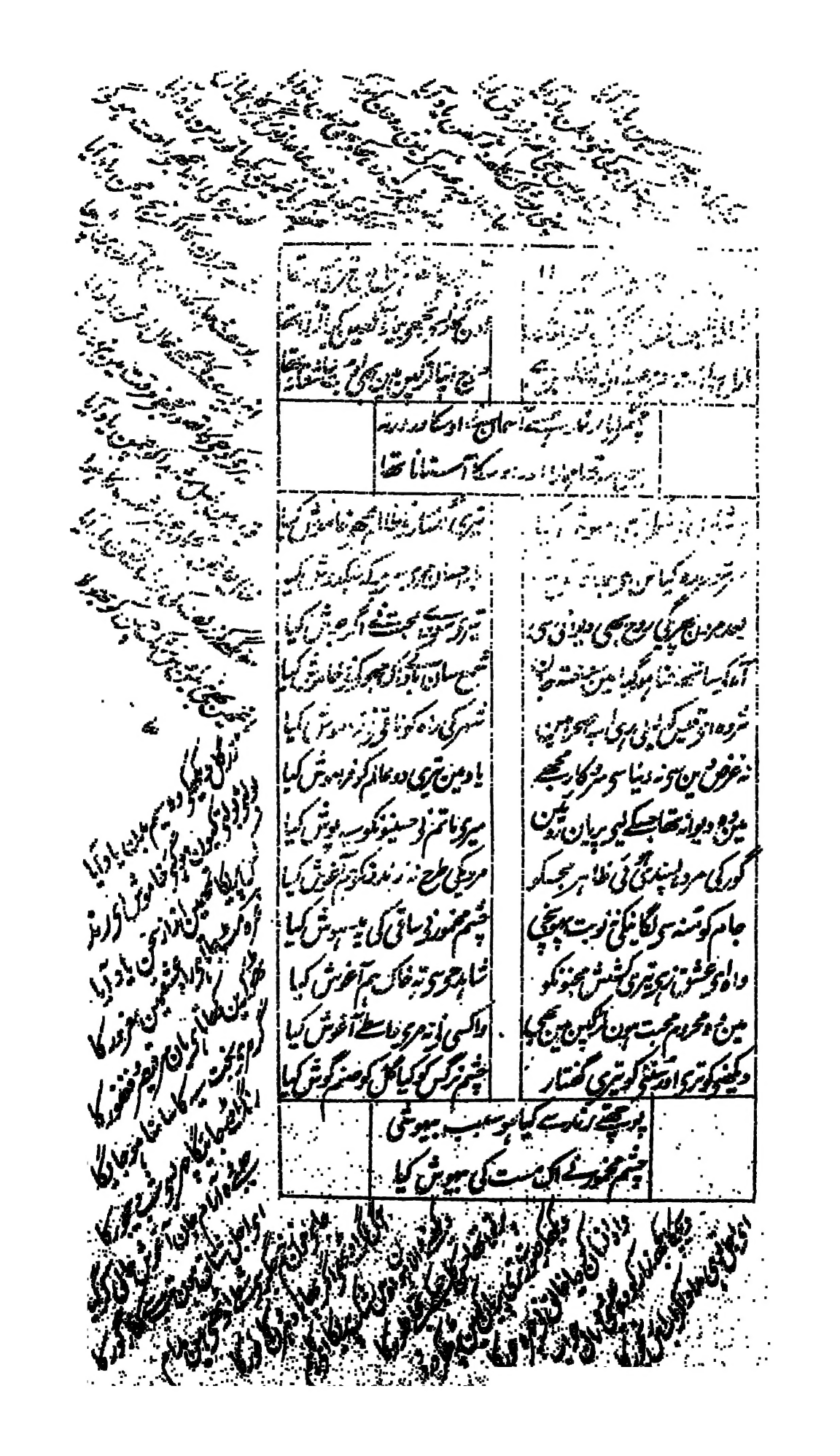

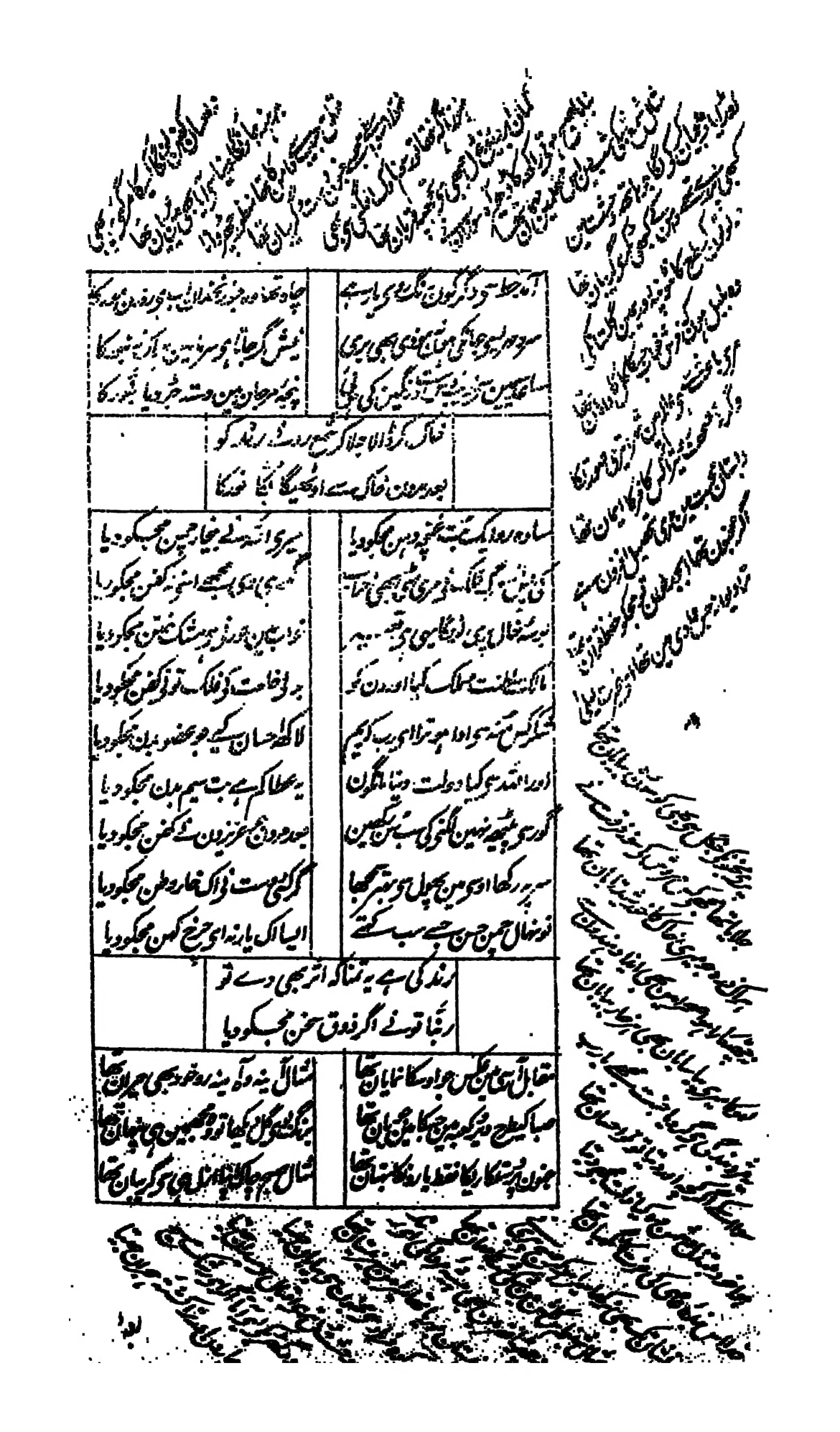

[illegible]

نہ بستہ بھی ہے بلبل نہیں بالتی جیسے
بانو نالے تیشے بھی ہیں نیستان جیتا

گرد کلفت میں دبا جاتا ہے میرا تن زار
گوارہ بھی کیا گردش دوران جیتا

شیشگی کا تا غلاموں کی طرح جیسے تیرے
آسکے عشق میں یوسف کنعان جیتا

جسکی حسرت کی نا زو ادا یہ ہے
اسکے گھر میں نہ ایک بھی رہا جیتا

پیر کی لگی یہ زنجیر یک بھی کیطرح
کوئی رکھتی کی نہیں گردش دوران جیتا

مرگ خواہان ہو مری آ وجھی یہ زیست جناب
تیری امید پہ ہوں عیسی دوران جیتا

آپ وابستہ کوئی ہوتا ہے نسبت اپنی
پھینک دیتا ہے کوئی توڑ کر زندان جیتا

سخت جان ہوں جو رہا زندہ چمن سے چھٹکر
میں تو دم بھر بھی ایسے مرغ گلستان جیتا

چلئے اب عرض کرو حضرت آتش سے رند
معرکہ آپ کا یہ طفل دبستان جیتا

پیدا ہو جس سے جوش کسی شہسوار کا
آنکھوں کو انتظار رہا اوس غبار کا

دکھلایا چشم یار نے رنگ سیہ مجھے
مارا ہوا ہوں گردش لیل و نہار کا

کیونکر دہان یار سے تشبیہ دوں اوسے
غنچے کو منہ کے سامنے رتبہ ہے خار کا

اوٹھنا پڑا نشستی میں یہ بعد خواب مرگ
سو فتنوں کی صورت چکا ہے بار کا

یہ جانتا ہوں میرے گنہ بیشمار ہیں
اندیشہ دل میں ہے کیا کروں روز شمار کا

بعد وصال ہجر میں یوں مبتلا ہوا
کیفی کو جیسے ہوتا ہے صدمہ خمار کا

صد حیف مری فریفتہ عالم ہوا ترا
باعث ہے میرا عشق تری اشتہار کا

پیوست ایک نیم چاک میں اوٹھ گیا
آنکھوں سے میری رنگ بھی گیا خمار کا

یوسف لباس میں ہو پنہا چھپتا نہیں ہے
ادراک ہمیں جو عشق ہے باشی یار کا

۹

[illegible]

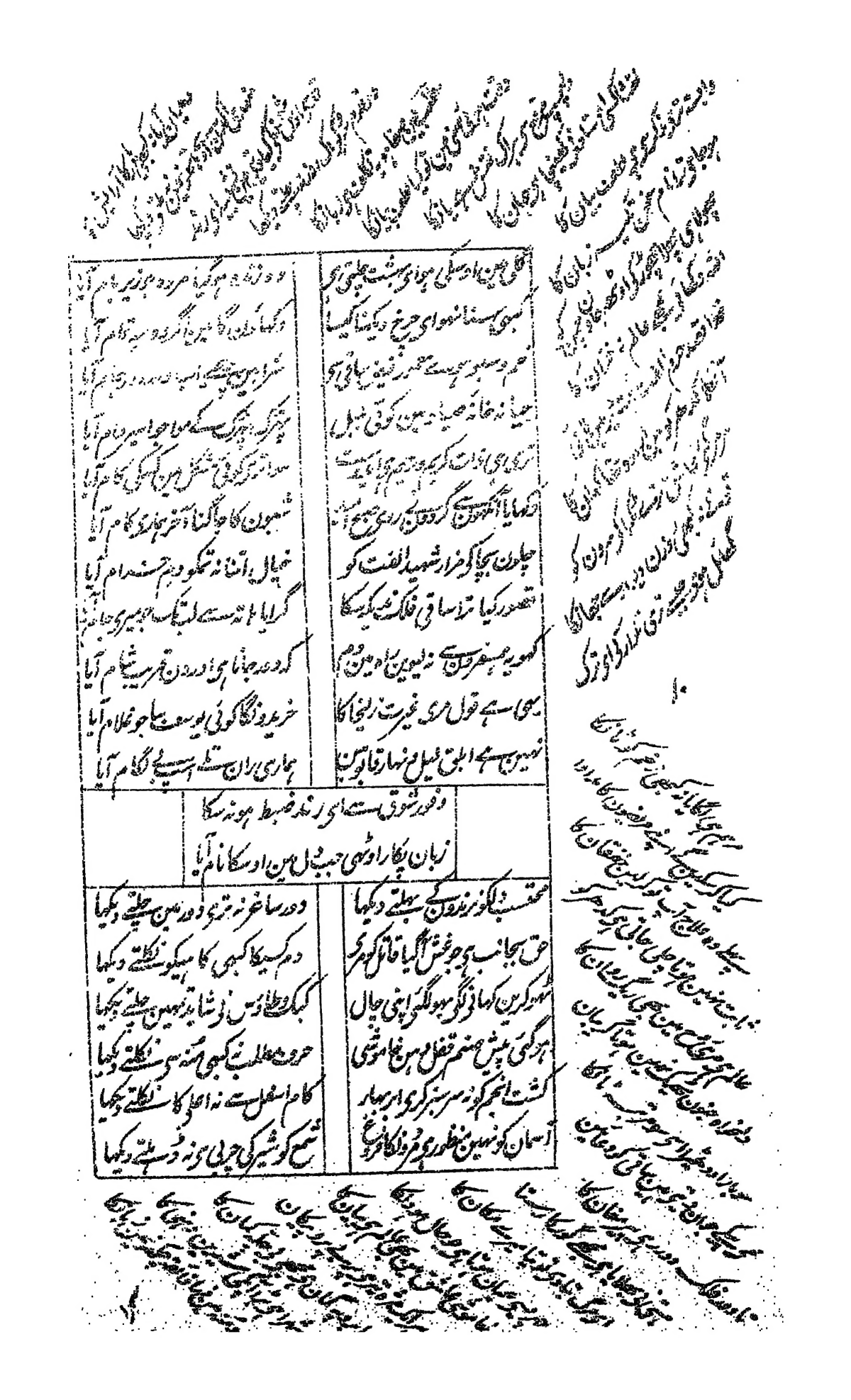

صحرا سے گلستان کی طبیعت الٹی ہی وحشت — دل بادہ ہی سبو ہی گھر اپیمانہ ہو شکستہ کا

قاصر ہو جہاں مدرکۂ عقل نخستین — کیا ذہن رسا کرے وہس مجھ جیسے کا

یارب کبھی نکلا ہے کہیں بار عدم سے — کچھ مجھ پہ تفاوت نہ کہ اسیری نہ رہا کا

کیا کیا نہ جواں سینہ ہی تیر بلا کے لے — بیڑا نہ ہوا اوس ہی کسی لن ترانی کا

تربت بھی ہیں از مرگ ہو ہوا رہین سے — تا نام بھی باقی نہ رہی میری نشان کا

ہو جاہی اسی کافر دیں جاری کی راہ — کھل جاہی اگر سبحہ تسبیح رہ زنان کا

ہو دیگا وہی جو کچھ ہی قسمت میں الٰہی — قائل نہ شگون کا ہوں نہ میں بیاں زبان کا

اوڑھ ہوائی پس از مرگ مجھ اوشاک کی چادر — چشموں نے کفن مجھکو دیا آب رواں کا

میخوار کی تکلیف نہ دی رندوں میں ساقی — شوال میں ہو جائیگا بدلا رمضان کا

ایمای ملاقات تھی خاموشی ہماری — گونگے نے اشارہ سے لیا کام زبان کا

جب آئی تو ہستی میں تو تھی یاد عدم کی — واں جائینگے تو وہاں ہیگا ہمیں نام و نشاں کا

تسکین نہ ہوئی سینہ تپاں ہی مری شب وصل — اب مرگ مداوا ہی ہماری خفقان کا

بحر یار مجھے باغ پہ صحرا کا گمان ہے — شک غنچہ سوسن پہ ہی آہو کی زبان کا

بوسہ لب شیریں کا لیا وصلی شب میں — افطار کیا خوب سی روزہ رمضان کا

کیا جانیے کیا بات نکل جاہی دہن سے — اب گنگ ہی ہو جاہی ہیلا میری زبان کا

دیکھا نہ پر کتنے ہوی یاں کھوڑ کہڑی کو — یکساں ہی ہابری چلپن اول جہاں کا

ممنون کیا میت کو مری ریگ رواں نے — قبر کو رکھن تہا میں مری آتش سوزاں کا

دن عید کو تھا بلا گئی ساغر — ساقی نے دیا خط یہ ماہ رمضان کا

بیکار ہی بے روح کی یہ پیکر خاکی — عزو شرف مدرتبہ کہیں تک ہی بکا کا

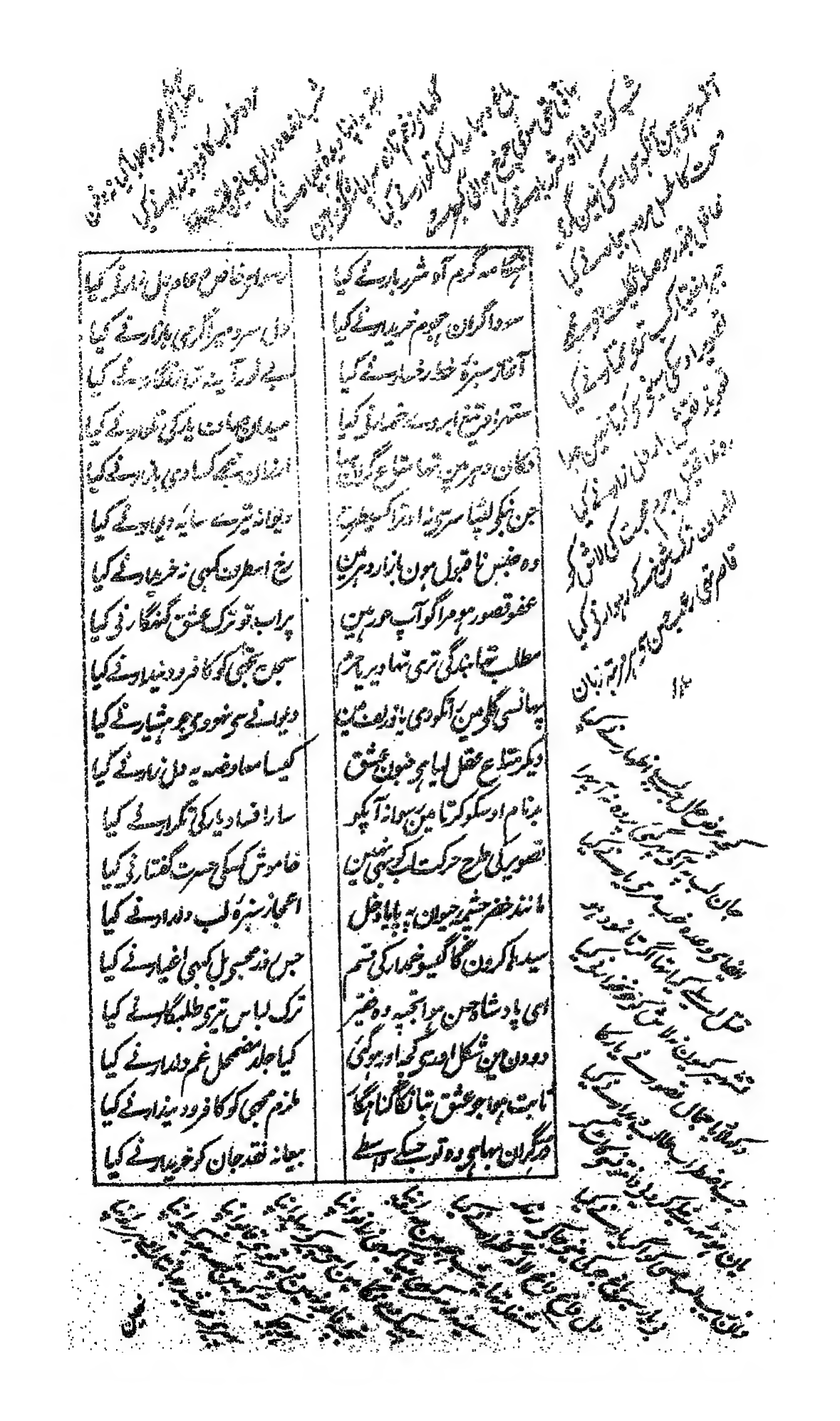

یارب بہار گلشن ہستی سدا رہے
بلبل ہزار رنگ سے اک رنگ رہے

جس جس طرح سے چاہا مرا امتحان کیا
ہر نقش میں ترے ہی تصور رہے کیا

سینہ میں جب سے آہ نے پھونکی ہی تنگ جا
صوت ہر اک دل ہی اشک کے شاہ تنگ جا

اہ و بکا کی ہوا نہ چمن تنگ جا
چپ ہو رہی میرا کلیجا تو تنگ گیا

صیاد تیرے دام ہی آسان سا پھنسنا
مشکل یہ ہی کہ جی مرا دل تنگ گیا

بیخود تھا ساقیا مجھے نشہ زیادہ تھا
تقصیر عو معاف اگر میں بہک گیا

برباد کر کے خاک میں مجھکو ملا چکا
اب تو غبار بن کے تری راہ تک گیا

لرزا یہ اضطراب سے میری مرا فرار
جو سنگ تھا وہ اپنی جگہ ہی سرک گیا

بیمار دونوں اک مرض عشق کے ہوئے
وہاں مضمحل ہی یار ادہر میں چھٹک گیا

سرکا دوپٹہ شبکو جو گریبان کے پاس سے
جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا

غالب ہے جذبہ دل کو کیا اوسنے پسند
لاکر جو مشتری میرے سر سی پٹک گیا

انگڑائیاں جو لین مرے اوس تنگ پوش نے
چولی نکل نکل گئی شانا مسک گیا

سچا جو رند دلمیں ہو کامل شکیب کے
رہیا میں غنچہ باغ میں جسدم چٹک گیا

گرمی ہوا سے رفقی گلشن دہک گیا
گل پر پڑا جو دانہ شبنم چٹک گیا

کاکل میں تیری مرغ دل بیکس پھنسا ہوا
سپستا نہیں جو دام سے طائر پھڑک گیا

ثابت کی ہستی کر یار نا صف ہے
آیا ہیں جو عدم کا مرے دل سے شک گیا

دل چاہتا ہی آپ کو لاکھ کروں بار سے
قاتل کو دیکھتے ہی کف دست پھڑک گیا

آباد رکھو حق ترا میخانہ ساقیا
ہشیار کون کو نما آکر بہک گیا

۱۵

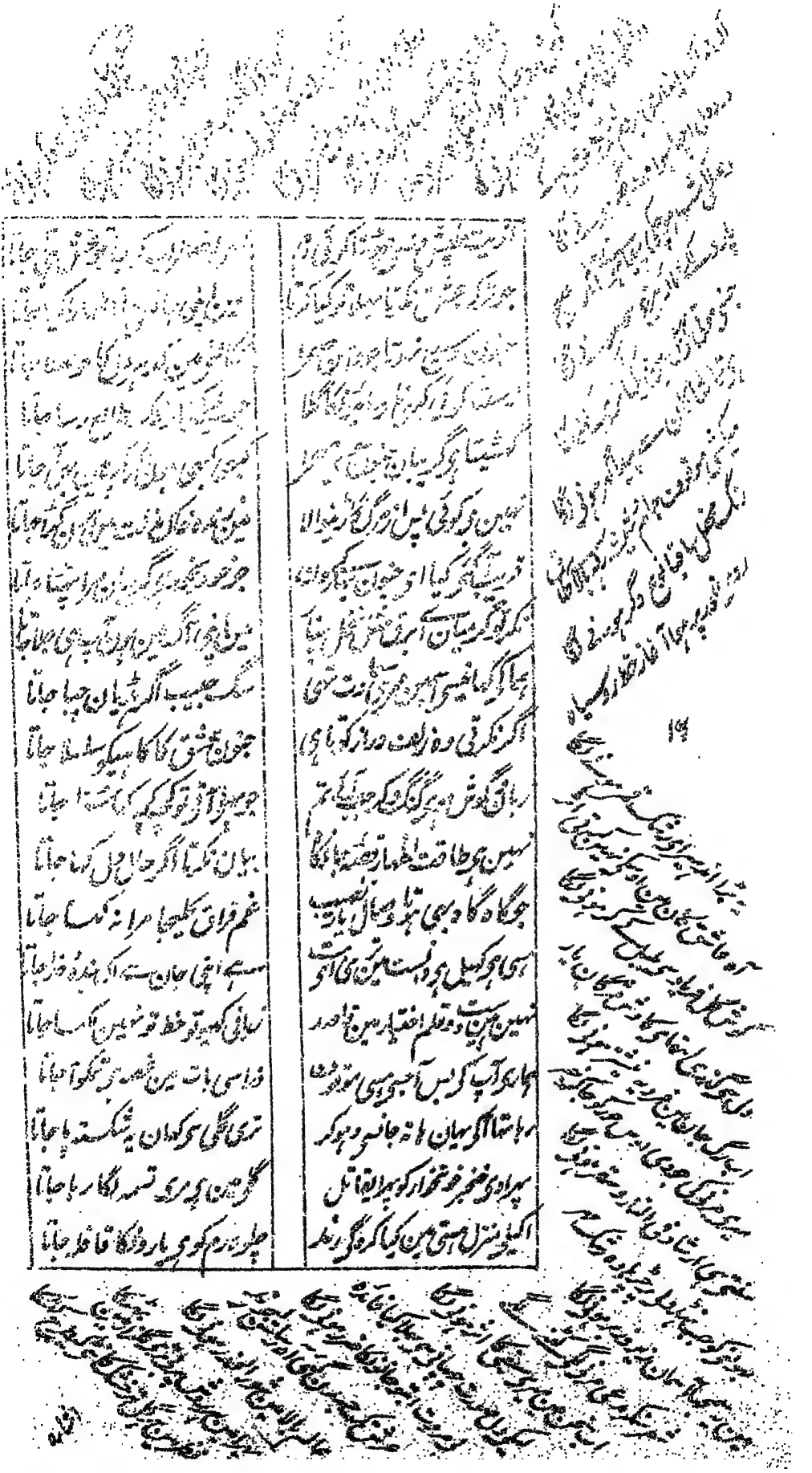

عقل نے کر دیا پابند تعلق ورنہ
جنبش دست جنوں تیغ بکف کیا کرتا

ہوں وہ بیکس جو مجھے قتل و قتال کرتا
جیب کی فکر نہ دامن کا خیال کرتا

صحبت اہل صفا ہی تنفر بد کو
دیدۂ حور پہ کیا نور نمایاں ہوتا

عکس اگر چہرۂ پر نور کا تیرے پڑتا
آئینہ سینکڑوں ہوتے پہ درخشاں ہوتا

ای جنوں کیا ترا دکھلانا جو نہ آتا تم کو
بخدا دیر میں ناقوس نہ نالاں ہوتا

وہ پری کیا شنوا ہو میرے حال دل کا
بات انسان کی سنتا اگر انسان ہوتا

ای جنوں یہ بھی مری طرز ہے عریاں تن سے
ڈھانکتا مجھکو جو دامان بیاباں ہوتا

گر یہی باد بہاری کا ہی عالم چند سے
گل نظر آتا ہی بلبل مجھے عریاں ہوتا

جان دینی تھی مگر جانو نہ دینا تھا اسے
دلمیں یہ رہ گئی ہو اللہ پشیماں ہوتا

مجھکو جانا ہی تو جا چک تو سویری ورنہ
کام میرا ہی تمام ای شب ہجراں ہوتا

پچھلے ہی سال کی گذری ترے دامن و جیب
اب جو کیوں چاک جنوں تا بگریباں ہوتا

تو نے عریاں ہی رکھا مجھکو فلک خوب کیا
میں بھی پھیلاتا تری آگے جو دامان ہوتا

آپ اگر اپنا گلا کاٹ کے مرجاتے نہ
سر پہ کیوں خنجر جلاد کا احسان ہوتا

اک پری کا پھر مجھے شیدا کیا
عشق نے پھر مفسدہ برپا کیا

آج پھر اوس شوخ نے فتہ کیا
وعدۂ امروز بھی فردا کیا

خون ناحق اک مسلمان کا کیا
کیا خجالت اوشوخ بے پروا کیا

دلکو مائل شعلہ رویوں کا کیا
دین زردشتی کو پھر احیا کیا

ابر اکثر اس برس برسا کیا
کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا

اس تعبیت سے شب فرقت کٹی
پا دن سیدے آہ کی نالا کیا

عشق پر افشاں جبیں یار ہیں
خاک چھلنی کیجئے چھانا کیا

قرار اس سب ترک عشق یار رند
آپ سے نے انسب کیا اوسنے کیا

آزردہ کیوں ہے جو جیں آیا تو کیا ہوا
کچھ درد دل جو تجھنے سنایا تو کیا ہوا

چھوڑینگے ہم نہ دامن الفت کو مثل اشک
تونے نظر سے ہمکو گرایا تو کیا ہوا

احوال پرسی آنکے کس روز تونے کی
میں نے یہ حال اپنا بنایا تو کیا ہوا

ہمکو ابھی جنوں سے جو تھا سلسلہ سو ہے
منت کا طوق اوسنے بڑھایا تو کیا ہوا

اللہ دل کی داغ کو روشن رکھے صبا
تونے چراغ گور بجھایا تو کیا ہوا

یکساں ہے دم کی آمد و شد ہجر یار میں
آیا تو کیا ہوا جو نہ آیا تو کیا ہوا

اے رند سنگدل ہی نہیں رحم یار کو
تو آج تونے زہر بھی کھایا تو کیا ہوا

اک جہان پروانہ اوس شمع وفا کا ہو گیا
ابتدا ہی میں یہ سودا انتہا کا ہو گیا

آئینہ کھویا مگر جویا خدا کا ہو گیا
راز جس پر منکشف فقر و فنا کا ہو گیا

غال محو عشق میں مر تو میں عاشق سیکڑوں
سنکیا کا عالم اس جب شفا کا ہو گیا

ہمکو بھی آخر حضور قلب ہو دیگا کبھی
عرض کرینگے جو موقع التجا کا ہو گیا

حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب
دور پردہ جس گھڑی شرم حیا کا ہو گیا

مرتو میں ہجر الفت متصل اب یا مسیح
بند دروازہ مگر دار الشفا کا ہو گیا

اوس نگاہ تیز سے دل ہو گیا جسم دو چار
میں نے جانا سامنا تیر قضا کا ہو گیا

میخوار جب دوار رہا تا بیں تک تحریر میں
ایسا سخت ہاتھ خمار کا نکل گیا

فرقت میں تیری سبکی شدت سے دیکھ لیجے
ہر سانس ہر گھڑی کا جھالا نکل گیا

روکا کیو ملائکہ نے فلک آسمان کے
ساتوں فلک کو توڑ کے نالا نکل گیا

سوزش نہ ساکنان حلقہ سحر فلک
بیساختہ جو رات کو نالا نکل گیا

کیونکر نہ رویئے دل گم گشتہ کے لیے
مژگان نعم سے تہ لیجیے بالا نکل گیا

پیر مغان فقیر کو سمجھے شراب خوار
جس بھیکدے میں لیکے پیالا نکل گیا

جاتا نہ گھر ہو آپکی ضد سے رقیب کے
لیکن بپاس خاطر والا نکل گیا

جسکا جواب نجھی نعت کو جھنجلا کے بار بار
بالے سے بھی کان سے بالا نکل گیا

کس شک گلی کی کیجیو تعبا فتہ تا کہ دست
ہر جو اپنے جاسے سو لالا نکل گیا

دانہ تمہا کیا حرام کا رزق حلال میں
مشتہ سو جو اسے کریم فراوا نکل گیا

بڑا کھو نہ قامت دلبر کو شاعرو
اب سرو سے بھی وہ قد بالا نکل گیا

رونداکیا میں خار بیابان کو ایجوں
ہر اک بچا کے پاؤں کا چھالا نکل گیا

کمل میں اپنے گرم رہا میں فقیر مست
کیا کیا نہ دور دار دو شالا نکل گیا

پھر چل دلا نہ کوچہ گیسو کا قصد کر
ہے آج راہ کاٹ کے کالا نکل گیا

او کتا گیا تہنگ ہوا کیا کرے غریب
آخر تمہارا چاہنے والا نکل گیا

مہمان ہے فقیر ہے تشن لبیں ہے آپ رفتہ
مرشد کا اپنے کر کے پیالا نکل گیا

لالہ رویوں سے کب فراغ رہا
اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا

ناز بیجا اوٹھائے کس کے
اب نہ وہ دل نہ وہ دماغ رہا

[illegible]

[illegible] یا اثر ان مین	[illegible] گا لایا
کہ سے آچپا [illegible] جیو کا	[illegible] تو [illegible] سے لایا
شکل ہے پھر [illegible] آئی کو [illegible]	جنگل سے [illegible] خدا لایا

حیثیت [illegible] اور رفتار
کیا [illegible] لپٹ گیا تھا کب لایا

حسرت [illegible] گیا [illegible]	[illegible] چپا [illegible]
ایک دو سا [illegible] گیا	[illegible] سا [illegible]
[illegible] عشق آتش [illegible]	[illegible] سے [illegible]
[illegible] نرگان	[illegible] گیا [illegible]
کشتگان عشق [illegible]	[illegible]
آن [illegible] دیدار یار	مژدہ باد ای عاشقان [illegible]
گشتہ فرقت کیا [illegible]	یوں قضا آئی رضینا بالقضا
صورت [illegible] کو	آن [illegible] شوق تھا دیدار کا
[illegible] دیکھ [illegible]	[illegible] دل کا [illegible]
عشق [illegible] کیا نقصان دل	مفت [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	شہرہ [illegible] جمال یار کا
شوق [illegible]	[illegible] دل پر [illegible]
[illegible] دیوانے کی	[illegible] شاید [illegible]

[illegible]

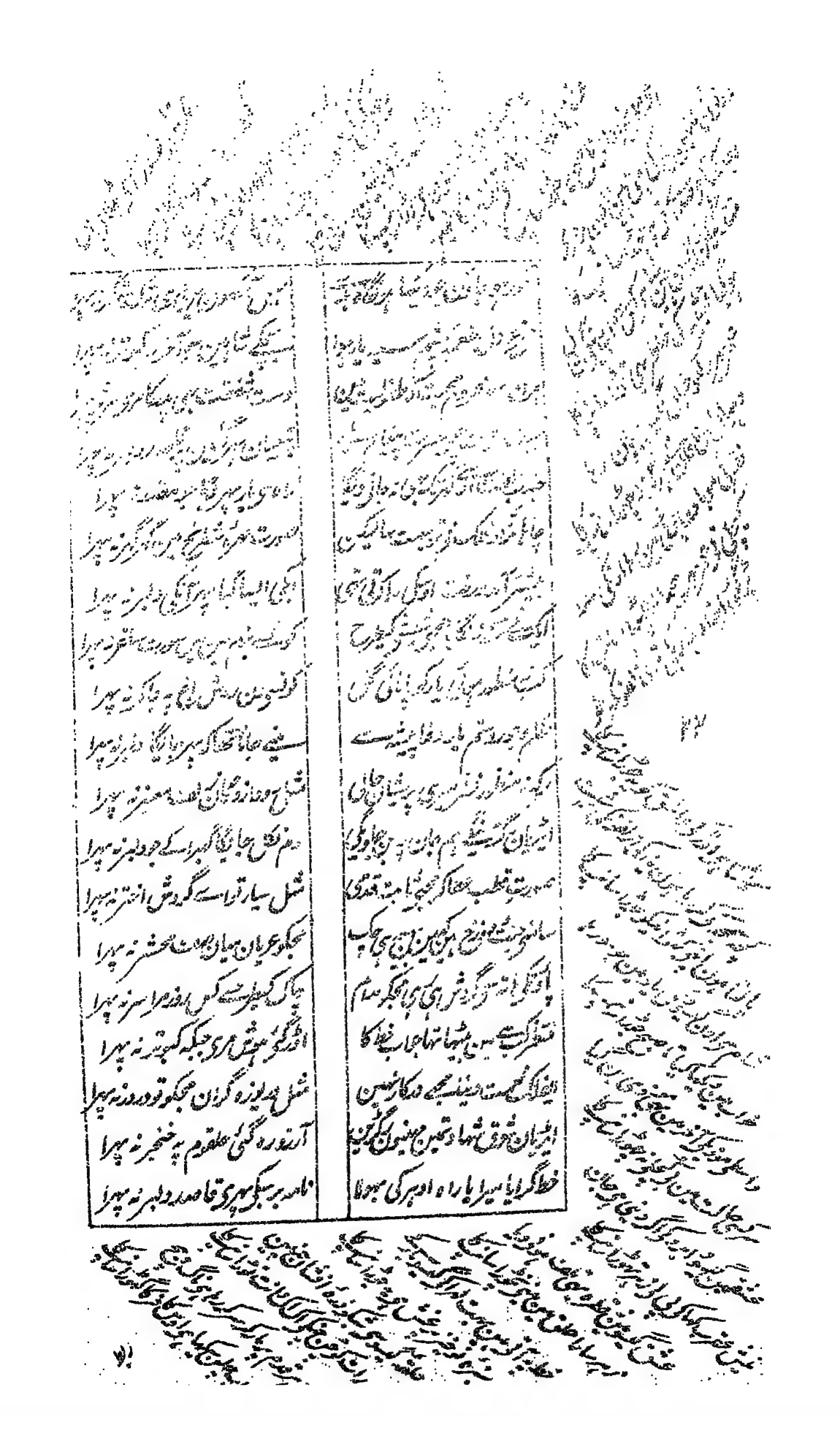

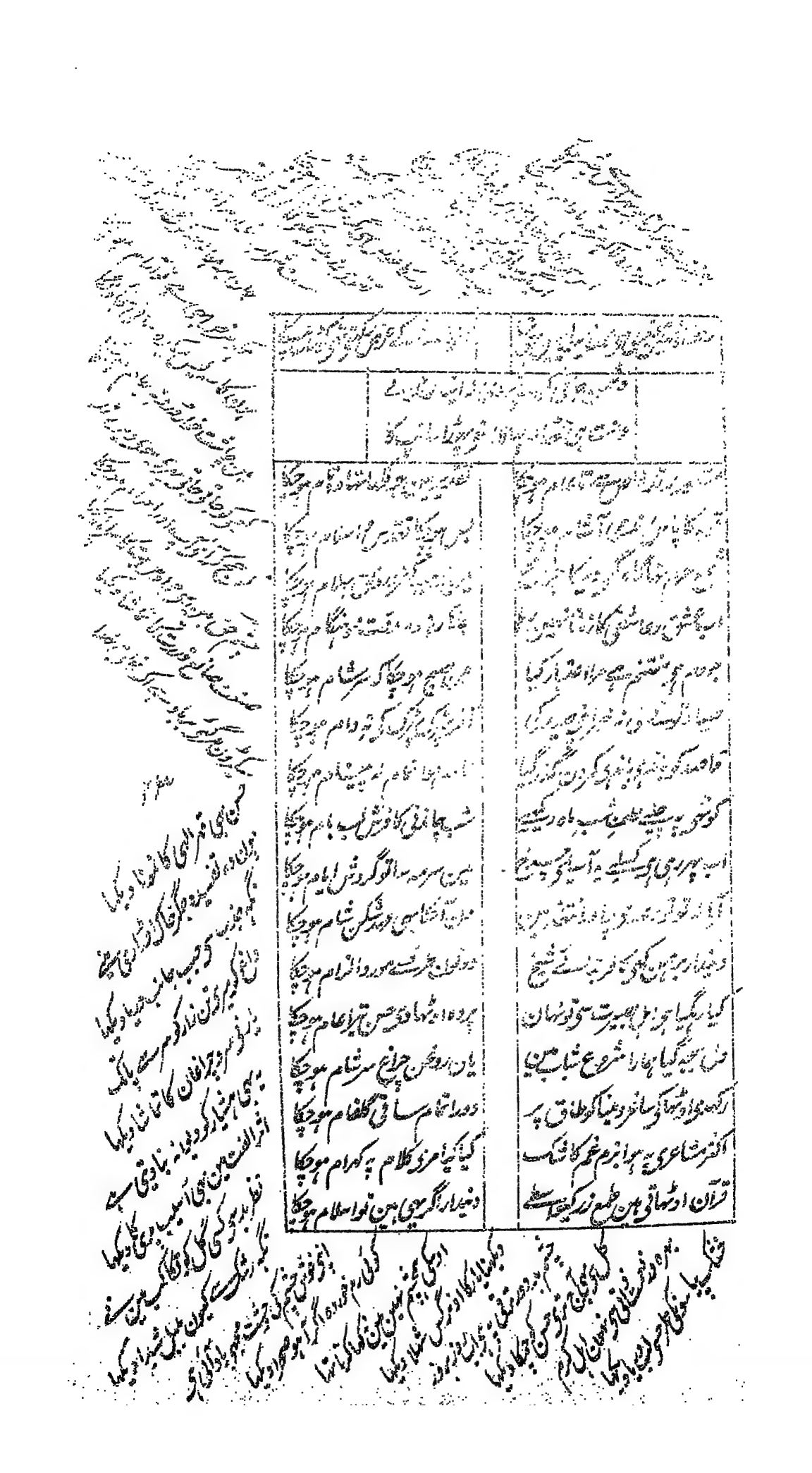

کیا بجز رنج و غم حیرتی یاد آیا
حشمتِ رفتہ کا سودا نظر آیا

ہاتھ پر ہاتھ دیا ہاتھ میں جو کچھ تھا تو دیا
سینے پر زور میں جتنا تھا ہمارا دیکھا

مر گیا ہر سیہ میں حیرتِ جلاد کہ میں
اور کسو بات میں جو ہو بات نباہا دیکھا

خطۂ آدمِ اہلیں جو ترا آباد ہوا
اپنے صحرا کو بیابانِ تماشا دیکھا

پھر گیا سارا جہان جیسے تو آزردہ ہوا
تیرا غصہ بھی صنم قہرِ خدا کا دیکھا

ہر سیہ خانہ مزافیہ قہرِ سیہ روشن
نقشِ پا میں ترے ہر دیدۂ بینا دیکھا

آگہی یادِ خمِ طرہ پہ سو جی ہر دم
باغ میں جا کے جو کل سنبلِ رعنا دیکھا

وانِ الفت سے رہا سینہ ہمیشہ خالی
اس چمن میں کبھی ایسا نہ گلا دیکھا

ایک سا حال سدا نفس باز پسیں
ساتھ جانے ہے ہر اک ترا سودا دیکھا

خود بھی الکنتِ بت سفاک کو جی ڈھتا ہے
پر ترے قصد کو اڑنگی جو خدا کا دیکھا

آگہی یادِ خمِ طرہ نہ ہو جانِ اپنی اے رشک
کبھی سنبل کو اگر زمزمہ پیرا دیکھا

طورِ اخلاص کا انداز ادا کا دیکھا
کیا کہوں تجھ سے کہ اس نے تجھے کیا کیا دیکھا

یوں تو جیا کیے ہر سال مہینوں لیکن
اگلی غم چند میں اک چاند سا کٹھرا دیکھا

عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی
مرزا دم شکر ہے دیدارِ تمہارا دیکھا

کبھی بالوں کو سنوارا کبھی منہ پر چھڑکا
آئنہ لیکے عجب حال سے حیرت کا دیکھا

ہر بُن مو کافرِ کیسا ہے تو نے بخشا
ہم نے کعبے میں بھی یہ ناقوس کا لٹکا دیکھا

جاں بلب ہو گیا اور درد کی مخفی نہ رہی
اپنے بیمار کا احوال مسیحا دیکھا

کل تلک سب کا چکی تھی گور و کفن کی تدبیر
جانِ جاں آج ترا تو نے تماشا دیکھا

مثال طور ہے سینے میں دل ابھی جلکا کیا جلوہ ہوگا کہ وہ شعلہ جلا یگا پھر کیا

کرے نہ دیر کو مسمار جو کہ بت کے لیے وہ ڈھونڈھنے کے لیے مسجد کو ڈھا یگا پھر کیا

رہے نہ آپ میں ساقی جو ایک ساغر میں بھلا وہ میری طرح خم چڑھا یگا پھر کیا

ضرور حشر کو دن عاصیوں کی ہوگی تلاش نہ ہونگے ہم تو جہنم جلا یگا پھر کیا

خیال زاد سفر کہہ رہا ہے دم کو بجا ہے جوے نہ جا یگا یا لسی پیا یگا پھر کیا

عبث ہے دام لیے فکر میں مری صیاد پہنچ پہ کر سوا ہاتھ نہ آ یگا پھر کیا

یہ دل لگی نہیں ابھی جلی کٹی پہ نہ آ ہنسی ہنسی میں تو مجکو رلا یگا پھر کیا

مری نصیب میں ہے ہاے صورت شبنم برنگ گل جو فلک تو مسا یگا پھر کیا

خیال بوسہ لب پر ہوا ہے اور سنو میں منہ کہتا ہوں یہ دل منہ کی کھا یگا پھر کیا

نظر پڑی ہے طپش دل کو آج طور پہ سے الٰہی خیر جگر منہ کو آ یگا پھر کیا

خدا سی بات میں رو دے چال ہو جکا وہ کہتے ہیں کہ سیکو اور آ یگا پھر کیا

وہ بیوفا ہے نہ چھوڑیگا غیر کا منا
جو رند کہ گفت میں تو مر ہی جا یگا پھر کیا

راتوں کو بھی وہ آکے کبھی یار رہ گیا ارمان اب یہی کوئی دل زار رہ گیا

تو شب کو آتی آتی خوابی یار رہ گیا کیا کیا تڑپ تڑپ کے دل زار رہ گیا

چندے یہ ہیں جو ہجر کا آزار رہ گیا سن لینگے آپ مر کے یہ بیمار رہ گیا

یوسف رہا نہ کوئی خریدار رہ گیا افسانہ سہر گرمی بازار رہ گیا

کرتا ہوں اسطرح سے بسر کو میں یار بن در سے اوٹھا دیا پس دیوار رہ گیا

جاگر نہ ایک رات بھی ہمراہ یار کے خوابیدہ بخت دیدۂ بیدار رہ گیا

تیری کمی بہت ہی طویل ہر اک خصوصت
کیا فرق تجھ پہ جرم میں اک دو رہ گیا

کیا آمد خزاں ہی مسیحا کیا ہوا چلی
کیوں زرد سونے بلبل گلزار رہ گیا

چمکا جو اور سکا صاعقہ حسن بام پر
ہو کر وہ چھپ میں پشت دیوار رہ گیا

شیشے کی شکل توڑ دیگا تو یہ ستم ظلم
چندے جو اور ابر گہربار رہ گیا

کہتے ہیں جان اور ندارد ہی کو سے یاد میں
دار الشفا میں مر کے یہ بیمار رہ گیا

ہر دم کا خیال رخ زیبا نہیں جاتا
کیوں تجھ سے ہٹ کر سر یہ سودا نہیں جاتا

افسوس ہے تو رشک مسیحا نہیں جاتا
حال اب تری بیمار کا دیکھا نہیں جاتا

باقی ہے پس از مرگ بھی عشق خط و گیسو
مر کٹ گیا پر سر سے یہ سودا نہیں جاتا

اللہ ری علو کفر من مجھ رند کا اے شیخ
کعبے کی طرف ہو کر کلیسا نہیں جاتا

ویران ہے بیابان جنوں جب سے گیا قیس
مجنوں کوئی اب جانب صحرا نہیں جاتا

غش کر تا ہو پر کانی پہ جو نکو مرے جان
شوق آپ ہی موباف زرہ کا نہیں جاتا

اوس صاف کی تسخیر میں جاتا ہے سپہرے
کالا کسی منتر سے یہ کیلا نہیں جاتا

جس بات کی چاہو تم اک مرتبہ دل دو
ہر بار تو قرآن اوٹھایا نہیں جاتا

صحت ہوئی اونکو جو اتنا تو نہیں صدقے
چھوا ہے یہ اب ماش کا چلا نہیں جاتا

کیا پہونچی خبر حال پریشانی کی ہمارے
اوس تک کوئی اخبار کا پرچا نہیں جاتا

ہو تذکرہ اتنا مری شوریدہ سری کا
یہ ذکر یہ مذکور یہ چرچا نہیں جاتا

ہی رنگ وہ روپ اگر باقی ہے غماض
سب اڑ گیا پر غمزہ بیجا نہیں جاتا

ہر گام پہ گنتا ہو قدم راہ دعا میں
کہہ دی جو چھپٹا پھر کسی سے سنبھلا نہیں جاتا

ساقیا لہو اتنا کہ خونکہ چلو ہر شراب
ہیں جگر دریا نوش کہا دیتا ہو اک ساغر شراب

فصل گل ہر کہیں رہی ہے اجل گر گر شراب
بادہ کش ہیں بیشیا کہ تہ ہیں پی پی کر شراب

ہو دوا مستی کی یارب مثل بادہ آفتاب
جام گردش ہیں ہو کہایا کرو دکر شراب

بزم ہیں چین ترک آیا میکشی کو ساقیا
خوبتر ہی خوبتر بہتر سی ہو بہتر شراب

ہوں میں میکش محتسب ہیں ان تیہلو کم دون
دودہ کی بدلو پلا دی طفل کو مادر شراب

پھر بہار آئی ہی آلہی ہر شگفتہ ہیں گل
تاکی کو ساقی ہیں اہیں بیت ہر ہر کہیں شراب

گر صفائی قلب چاہی ہی میکشی کر اختیار
دہو کر آئینہ دل کی ہی رو شنگر شراب

الفت چشمان ہیگون بیخودی کہینچ لائے
آدمی کو آپ ہی کر دیتی ہی باہر شراب

شوق ہی داماد ی پیر مغان کرتی قبول
خوبصورت سی اگر ہوتی کوئی بدختر شراب

بوسہ لبہای میگون ہو اگر محکو نصیب
گرد پر ساقی کی سجدا دون گہڑی بہر شراب

گرد ہیں چند ہی افراط مری ساقیا
چاہیے بہتی پھری میخانی کے باہر شراب

میکشی ہی گرچہ زاہد کو ابھی انکار ہی
دیکہتا ہی سیر پیر مغان کو بلوا کر شراب

غم غلط ہوتا ہی غمگین کا سرور بادہ سے
خون دل پیا پر ہی محکو ہنوز ی گر شراب

دور دور جام و مینا دور گردون تک ہی
بادہ کش ہیں دیجا ساقی کو نی پی کر شراب

کہل ہی جاتی ہی بنا وٹ آدمی کی نشہ ہیں
صاف کہلا دیتی ہی انسان کا جوہر شراب

دیکہتا کیفیت روے زمین آئینے ہیں
جام ہیں جمشید کر پیتا جو اسکندر شراب

بیچتا ہو قول کر پیر مغان ہنوز کی قول
ہو گئی ہی دودہ ہیں اپنی تو آب زر شراب

مغتنم ہی وقت فرصت ایک دہرا اور ہی
ہر اہی شیشی ہیں اہی ساقی کی ساغر شراب

حشر کی دن دیکہنا پیر مستیان مجہ رحمت کی
گرد ہی کہتا اوٹہایا ساقی کوثر شراب

رفتہ رفتہ آفتاب ہجر بھی ڈھل گیا
صبح چلی کہ شام ہوئی دن نکل گیا

مقدور ہو کسے جو اگر اوس سے مقابلہ
آنکھیں نہیں ہیں جن کی پہ پیدا ہوا کرے

دوسکی ہی شوخیاں کہاں ہوگا یہ کیا کہاں
ماہ ہے نور کا چپا ہے آفتاب

سنتے چپکے کا کہ وہ اسی غیرت مسیح
پیش نہیں ہوا ہے من قد سیا ہوا آفتاب

اسکی بھی آہ میں ہے کوئی آتش فراق
جلتا ہے میری طرح تپتا ہوا آفتاب

سنیے کہا کہ رات کو آؤ تو دیں کہا
دیکھا ہے تو نے شب کو نکلتا ہوا آفتاب

لیکا یا جائیگا جو بابل میں ایکدن
زہرا جبین پر مرے مرتا ہوا آفتاب

حاضر اگر ہے دن کو تو غائب ہے رات کو
عنقا یہ کس حسین سے سیکھا ہوا آفتاب

بارش نہیں ہے غم میں کسی تنگ ماہ کی
رومال رکھتی ابر کا روتا ہے آفتاب

پیر مغان بھی عامل کامل ہے کم نہیں
شیشے میں جن کے طرح اوتارا ہوا آفتاب

پھرتا ہے یہ بھی ساتھ رخ یار ہو جدھر
سورج مکھی کا پھول کہوں یا ہے آفتاب

دافع سفیدیٔ چرخ ہے میری نظر میں رسا
شبنم کی گو نگاہ میں رہتا ہے آفتاب

آج انکار نفرمائیے آپ
شب کی شب گھر مرے رہ جائیے آپ

جائیے گھر کو نہ گھبرائیے آپ
ہم نہ مر جائینگے بس جائیے آپ

کھو لیے شوق سے بند انگیا کے
لیٹ کر ساتھ نہ شرمائیے آپ

آتے ہی کہتے ہو میں جاؤں گا
میں بھی آیا نہیں جائیے آپ

ڈھونڈتی پھرتی ہے اگر لیکے چراغ
جیسا عاشق جو کہیں پائیے آپ

عمر بھر تو نہ قدم رنجہ کیا
آئیے اب تو نہ ترسائیے آپ

محتاج عرض حال نہیں پاس کی جناب — سمجھا جائیگا مدعا تو فی المقصد و رائے آپ

ٹوٹا ہے چین شیخ و برہمن کا بچپنا — سجدہ میں کر رہے ہیں یہ سارے نقوش آپ

آتش فشاں ہے برق تجلی ندیم ہے — مصطفیٰ ہے جلا چکی ہیں کوہ طور آپ

تکلیف آپ نہ کیجیے گا حرماں نصیب سے — متم جائیگا تڑپ کی فنا صبور آپ

کھینچ گا شوق کو چہ دلدار کی لکیر — لیجائیگا بہشت میں سوئے حور آپ

گلشن میں گل کھلے ہیں ہزاروں نسیم سے — نرگس کو چھیڑ کر دکھائیں فتور آپ

گندا کرم سے موجہ بیتاب ہی سہی — راحت کریں گے پر اپنا قصور آپ

انسان خوبیوں میں ثابت ہوا مجھر — رہتے ہیں کیوں بہشت میں ہوتے حضور آپ

معشوق کی کمی نہیں عاشق مزاج کو — بس لیجیے زبانی نکالیں اب حضور آپ

رخشاں نہیں ہے رونق محفل ہے مثل ماہ — انصاف تو یہ ہے کہ سراپا ہیں نور آپ

واصف نہیں ہیں تنہی دنیا ہے جہر میں — سارا بھٹک رہا ہے مگر کاسہ سر آپ

عاشق ہیں ہم تو جذبہ دل کھینچ لائیگا — دیکھیں گے آپ کا تلک پھر ہنگو و حور آپ

نازاں ہوں دونوں رضا و سلمیٰ کریم کی شان پہ
ہوتا ہے جن کو ناز مدینے میں جسے قصور آپ

سرما جیسا شاداب گل رخسار کا روپ — چمکن دلا دیکھیں گی اطہر رخسار کا روپ

کرن کوٹنا ہے کہ گلزار ہے دلدار کا روپ — لب تابناک قمر ہی جبین ہے وہی یار کا روپ

ہر رنگ عریاں صفا دیکھ کے ہم رالحق کی — دیکھیں دیکھیں کہ ذکر یار کا روپ

عالم خیش ابرو بھی دکھاوے اگر کہیں — دیکھیں چلیں میں بھی قاتل تری تلوار کا روپ

چاندنی رات میں جو رشک قمر آیا ہے — آج کچھ اور ہی بام و در و دیوار کا روپ

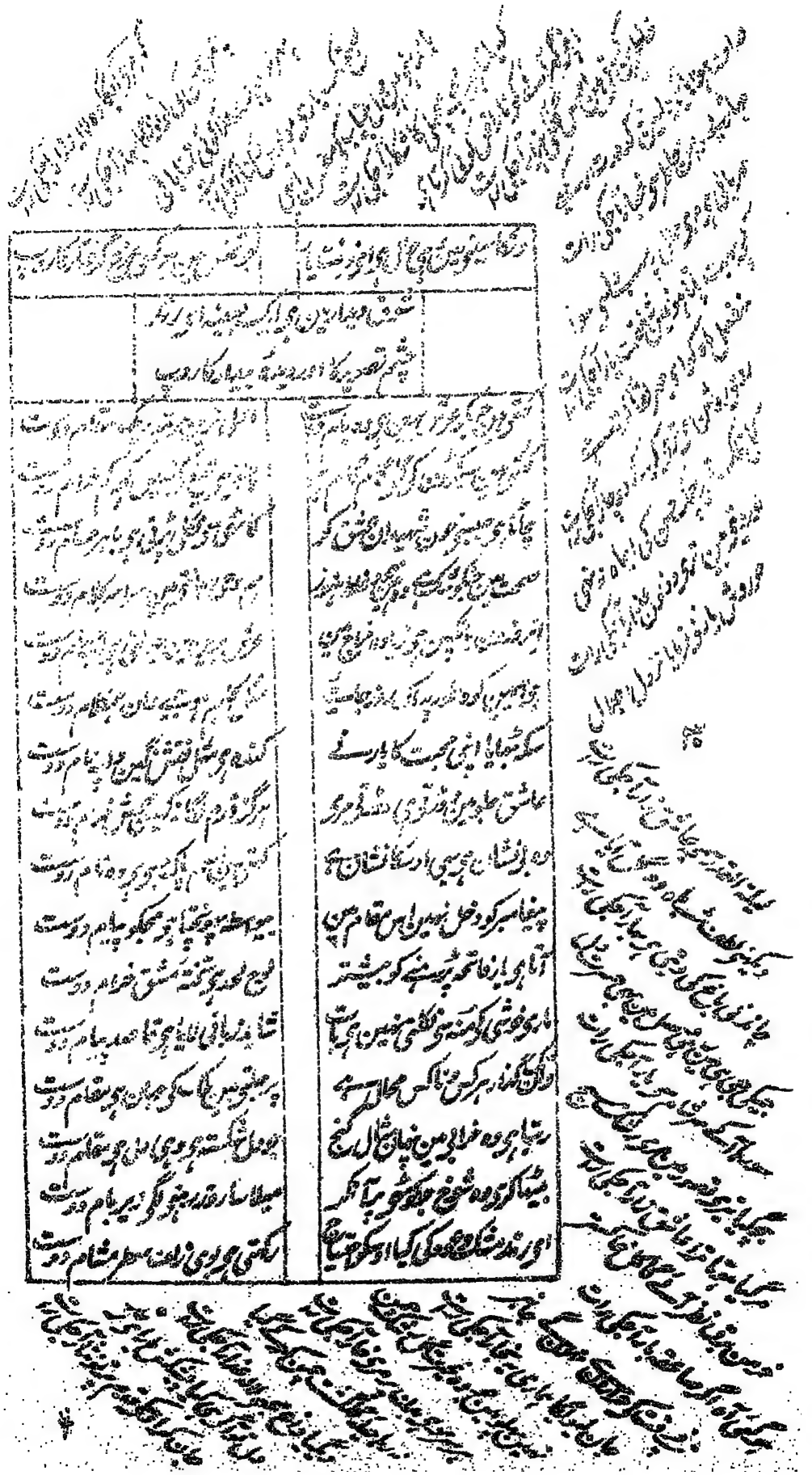

[illegible]

ذرہ ہیں ... نگاہ انداز کہاں آجکی رات	... آفت کا آجکی رات
شب ... کی نسبت نگو گوارا کیسے	... آجکی رات
... آہ سیاہ ... شب فرقت کی	گھور تاریک ہی ... تیرہ و تار آجکی رات
... صبح شرق ... رشک صبح	شکل ... آجکی رات
... شب ... ساتھ	... آجکی رات
شب ...	... آجکی رات
ہو گیا دل ... شب ہجر ... کل	... جان ... آجکی رات
شب تاریک جدائی ہی فقط اور ہم ہیں	کوئی مونس ... یار آجکی رات
... خیال	نیند ... آجکی رات
... جان اگر نہیں گذری شب ہجر	... آجکی رات
یار ... گھر اپنے گیا	... گریبان ... آجکی رات
... آگ ہیں کرتی ہی بلا ای شب ہجر	کھینچتا ہی مجھی گرداب حصار آجکی رات
...	... گریبان کی تار آجکی رات
... توامی چشم ... سنا	... سر رشتہ کا تار آجکی رات

دل جگر آتش فرقت نی جلاسے ابی رند
ساتھ ہر نالوں کے اڑتی ہیں شرار آجکی رات

کیا کہوں کیا ... ہجر میں ... تمام رات	گذری جو کچھ ... ہجر تمام رات
نیند آئی نہ ... تمام رات	... دلبر تمام رات
... جہان تار و تیرہ تھا	... منور تمام رات

۱۴۲

[illegible]

کشتنی سیکڑوں ہیں ناامکی سزاوار ہمیں
دیکھکر تابش خورشید قیامت ایماد
کس لیا پنجۂ مژگان نگہ بیمار کیا
آج بیکار ہے آنا تیرا ہی عزرا ہیں
زندگی ہجر تلک اسکی زبان تاوے
نہیں ہتا خ رنگین کا فقارہ رہی
جہانمنا کیا کسی عاشق کا ہوا مد نظر
نظر آئے مرض عشق کی آثار بُرے
کھنچی تو نہ سہی ہاتھ کہیں شنگرفی
ناتوانی فرخیا ہے زبس زار و نحیف
قررہ وصل کسی روز تو کھا بھیجو
محفل تیری ہے ہاتھ سے کس کے نہ چھوٹے
پرورش مدنظر اوسکو ہے کس کس کی
دیدنی ہے ادا جانبین و متاع کا بیعہ
مختصر ہے بلاد گذرا ہے جانی دی
صرفہا کوئی آنو تو دیوے دوس
سیکڑوں بار لیں گے جو فدا دیں ہم
عشق کچھ آپ پہ موقوف نہیں ہے تہ ہی
طرف محبر ہے پھیر و رخ ابرو کو ادہر

قطعہ

گشتنی ہیں نہ انکی سزاوار ہمیں
یاد آئیگا تا سایۂ دیوار ہمیں
کشکر کا ہے تو فکر کمر بار ہمیں
جانا لیجیے کو ہے فرقت کی شب تار ہمیں
کل سے ہی آج کرا ہا دل بیمار ہمیں
دل لگی کا کیے گل ہے خوان گلزار ہمیں
تا کتے پہرتے ہے کچھ روز خبردار ہمیں
طول کیجیے کیا ہے جانسوز آزار ہمیں
خوش تو آتی ہے رنگینی گفتار ہمیں
میرے ہو دب مرے کو ہے سایۂ دیوار ہمیں
پی چکا خون ہمارا ہے ہوا یار ہمیں
غلبۂ شوق کا ہے ہاتھ ہے بیکار ہمیں
ہم سے مرتے ہیں ہمیشہ کے گرفتار ہمیں
مستعد کر کے کیے قتل ہے تلوار ہمیں
طول ہے جاتا ہے کیوں کر ہے تکرار ہمیں
باندھے ہے پیر تو ہیں نرخ خریدار ہمیں
حال اچھا ہے ہمارا تو خبردار ہمیں
ایک ہے ایک زمانے میں ہر حد ار ہمیں
ایک جانب کو گسا تی نہیں تلوار ہمیں

جاتا ہی ہر قدم دم تسکین خرین لوٹ — پردہ شتاب لیلی محمل نشین اوٹ

چھپتا ایک بیک نقاب کہ رخ نو سمین اوٹ — وحشت یہ ہی بجا ہی مرا دم کہین اوٹ

در پر سی تجھ کے میرا مسیحا جدھر گیا — آنکھین گڑین دم نفس واپسین اوٹ

ماہ چہاردہ شب خلدا مین ہو عیان — یا نو نکو انپو چہرہ لیلای حور عین اوٹ

اقرار وصل کرکے اب انکار ہی عبث — منکر نہو زبان سے اے یار مین اوٹ

مارا سیاہ زلف سے ظالم پناہ مانگ — پیدا نہ تجھ کو دیس کہ جا کر کہین اوٹ

مانند لالہ داغ ترا رنگ جای اے نسیم — پانوں نہ گلرخ برگ گل یاسمین اوٹ

تیغ نگاہ ناز جو ہوے عاشقو چلی — تم دیکھنا صفین کی صفین سنبھے اوٹ مین اوٹ

بدمستیو نسے رات کو اوس بادہ نوشکی — تیشی کہین لنڈھ ہو گئی ساغر کہین اوٹ

ہنکر دو چار چشم فسون ساز سے مری — گر سحر ساری ہو تو جادو ہی ہین اوٹ

نکلی جو جان حسرت دیدار یار مین — آنکھون کی پتلیان دم آخر کہین اوٹ

برگشتہ یار ہو گیا مجھ سے بہت بار سے — قسمت کسی کی جای نہ یون بخشین اوٹ

بسمل تڑپ کے خونکی چھینٹین اڑا چکے — دامن سمیٹ اپنا کہ اب آستین اوٹ

وہ خواب ناز مین ہو چلی آہستہ اے نسیم — آنچل نہ روی یار سے جادو ہی کہین اوٹ

معدوم ہو وی نام و نشان شاعر یکا رند
طبقہ زمین شعر کا جاوے کہین اوٹ

جستجو ی شاہد مقصود ہی امید عبث — توڑ کر جان کو کرتو سی حاصل محبث

تیغ ابرو کی اشارے مین ہی کام اپنا تمام — تیز کرتا ہی چھری میری لیو قاتل عبث

دستر خبط ہین قاتل تلک ممکن نہین — ہاتھ پاؤن مارتا ہی خونین ای بسمل عبث

نقصان جان ہی رشد جو دنیم مجھ ہی
کرتے ہو بیچ بحر میں نکر سفینہ کیا

ماہ رو دلبر مرا ہی آنکر مہمانہ آج
حیرت ہی چرخ قمر میرا یہ کاشانہ آج

ہی صنور شمع رو دی یار ہی کاشانہ آج
پر جلیں آ تو اگر اس بزم میں پروانہ آج

سب سے پہلو دور کر مینے گلا کٹوا دیا
کام آئی آخر اپنی ہمت مردانہ آج

زخم بر جاتی کہ گٹ جاتی جو مطلب نہیں
میں دیوانہ کہتا ہوں جس سے کل جانا آج

تیری دیوانونکی دم کی ہی یہ رونق اے پری
شہر ہی آباد آتا ہو نظر ویرانہ آج

پاس قاتل تا کجا اے کشتۂ تیغ ادا
ڈالدی وہ سکی کمر میں تا تہ پیکانہ آج

اب نہیں کوئی ترے مقابلہ کسی کو اے پری
طوق زنجیر میں تو رانا ہی ترا دیوانہ آج

ہاتھ آوے یا ل نہ دے یار کچھ یوسف نہیں
قیمت کنعان ہی اوس شوخ کا بیگانہ آج

[illegible]

۳۵

کس لیے [illegible] کیا کیا ہے	[illegible] سال ہے آج
دیکھیں [illegible] یار کی آرائش کی	[illegible] آوازہ [illegible] ال ہے آج
[illegible] دل [illegible]	ہر گھڑی پیش نظر یار کی تمثال ہے آج
[illegible]	غنچۂ گل ہی معطر تری [illegible] ال ہے آج
[illegible] عاشق کو [illegible]	سلطنت پاس [illegible] کیا [illegible] ہے آج
[illegible]	[illegible] کشتۂ [illegible] ال ہے آج
[illegible]	[illegible] حال ہے آج
رنگ [illegible] اور [illegible] میں [illegible]	خود بھی [illegible] کیا حال ہے آج
پھر ہی ان کا قلق ہو وہی جیتا ہی ہے	رات کو حال جو گذرا تھا وہی حال ہے آج
رشک [illegible] تو [illegible] قاعدہ	آپکی جان سے [illegible] حال ہے آج
واہ [illegible] سرگشتہ رہی خوبی بخت	[illegible] بد فال ہے آج
وقت [illegible] افسوس غنیمت جانا	کل جو [illegible] اشکال ہے آج
[illegible] غزال کو تول	حال باقی ہے کسی بزم میں [illegible] ال ہے آج
[illegible]	شاہ [illegible] زبان [illegible] ال ہے آج
آج تو [illegible] عشرت [illegible] خوشی ہی	روز نوروز ہی [illegible] سال ہے آج
گو [illegible] عالم [illegible] ہے	دست پا کا تو [illegible] اعمال ہے آج
آمد آمد ہے [illegible] عذاب	روح [illegible] ال ہے آج
[illegible] زمیں [illegible] خلق	زلزلہ آیا زمیں [illegible] پامال ہے آج
[illegible]	[illegible] سال ہے آج

[illegible]

نہیں چھپتا کبھی الفت کا راز ایسا
محبت کا بھی ہوتا ہے برا انجام پیچ

ہوا بیتابی و غم نقصان جان اس کا
دل ناداں ترا کچھ لے برا ہے پیچ

سمجھ دم دیکے ٹالا کرنے کے اقرار
نہ آیا پر نہ آیا کر گیا یہ پیچ

پڑی ہے سر محشر کی پیاسی گلے میں
بچے تجھ کو مصیبت سے الٰہی یہ پیچ

چمن کی طرح سے رنگی نہیں زمانہ
رنگ ہے اور کی سیکھا یا تاک کا پیچ

نازکا فرد او ٹھہا منت و بیدار نہ کھینچ
صدقہ کش کش سے جو زنار نہ کھینچ

نیکر خط نے کہا آ کر گل خمسار نہ کھینچ
پہلے کیوں بھی کا تو انہیں مہ یار نہ کھینچ

چین ابرو نہ ہو یہ بات ہے تیوری چڑھا
رہت باتوں سے کبھی آپ کو بیزار نہ کھینچ

دم نکلجائیگا چھاتی تری پھٹ جاویگی
نالۂ دل تو ذرا کی یوں ہی گرفتار نہ کھینچ

شب گئی آئی نسیم سحری کی جھونکی
منت خواب ہے اب دیدۂ بیدار نہ کھینچ

مرض الموت محبت ہے نہونگا جانبر
رنج بیہودہ طبیب سے مرے غمخوار نہ کھینچ

روز محشر کی طوالت کو نکر غمزدہ
اسقدر طول تو فرقت کی شب تار نہ کھینچ

خون ہوی جاتی ہیں عشاق کی دل میں باتیں
ناز سو جای خفائی دم رفتار نہ کھینچ

عشق مژگان میں ہوا ہے تو اگر دشت نورد
پاؤں کیا دل میں چبھی خار تو زنہار نہ کھینچ

عشق ابرو ہی بتا تا نگانہ ارادہ کرنا
کہ کھچ گی یہ کمان تجھ پہ دل زار نہ کھینچ

زندگی تلخ نکر اپنے پہ ستار و نکی
دن محبت ریت کے اور ہجر کی بیمار نہ کھینچ

ہونہ تو وہم و گمان شعر اسی غائب
فکر کو سوی عدم او کہیں بار نہ کھینچ

کلمۂ حق ہی اگر فد کو تری سر و کہا
راست گو ہوں مجھے سولی پہ جفاکار نہ کھینچ

نقشہ جان شب وصل خبر ابین دی ہے ۔ اپنے ہر ساتی ہی نہ ساغر ہی نہ میخانہ و صبح

یار سے کہاں ہے کہ جھوکا ہے کبھی یاد دیار شب

جو خبر پر دہ مکیا اگر عقد غربا ہم صبح

زندگی کرو دیکھا ہجران ہی دل ناکام تلخ
عشق کا آغاز شیرین ہی مگر انجام تلخ

پیشی آنکھو نسی خدا دیکھا ایکدن دلدار نے
کردیے شور یدہ تجکی نوم ہی یاد ام تلخ

وصل مین چو ہی جو ہتو ہوا ہی شیرین یار کے
کردیے صفرا ہی فرقت نے دہان کام تلخ

ہر شہین آکسکو سمجھا ہی تو یان شربت گلو ٹوٹ
کیا کہون کہ ہر گہری ہتو ہر اوغود کام تلخ

خار خار مبکشی نے کر رکھا ہے بیقرار
خواب و خور ہی تجہ بغیر اے ساقی گلفام تلخ

ذائقہ تبدیل ہو نعمت کا وہ بدبخت ہو
شہد ہو تو کردی منہ مین شامت ایام تلخ

کہائینگے شیخ قسم دیگا لیان ہو نرش
رشک شیرین کہان مجھ گا ترشی دام تلخ

منہ بنا نامہ بر آیا ہی یارب خیر ہو
کچھ نہ کچھ بیجا زبانی یار نے پیغام تلخ

نیت صحت سی ہوی گر مریض چشم یار
ہوی انیون سی زیادہ شیرہ بادام تلخ

شب کو سوین تو کہا مین کچھ جو ہو تو کہ دو آصف
ہوگی جین ہر مین خاب خرد آرام تلخ

طاق پر رکہدی شیشہ اور لا ساقی شراب
ایک تجہ شیرین پلا دی پی چکا ہون جام تلخ

پھیر دی سب پر چہری کہد کوئی صیاد سے
ریست ہی ہم نو گرفتار دکو زیر دام تلخ

اللہ اللہ تو نے شیرین بے گنہ فرہاد کو
بھیجا کیون اوس عاشق جانباز کو پیغام تلخ

دور ہی وہ شکرین لب کہلج گذری نہ رند
ماہ تلخ وسال تلخ وصبح تلخ وشام تلخ

ساقی نہین شیشہ نہین مے ہوش ربا نہین
مینا مین کیا خضر نے یہ آب بقا نہین

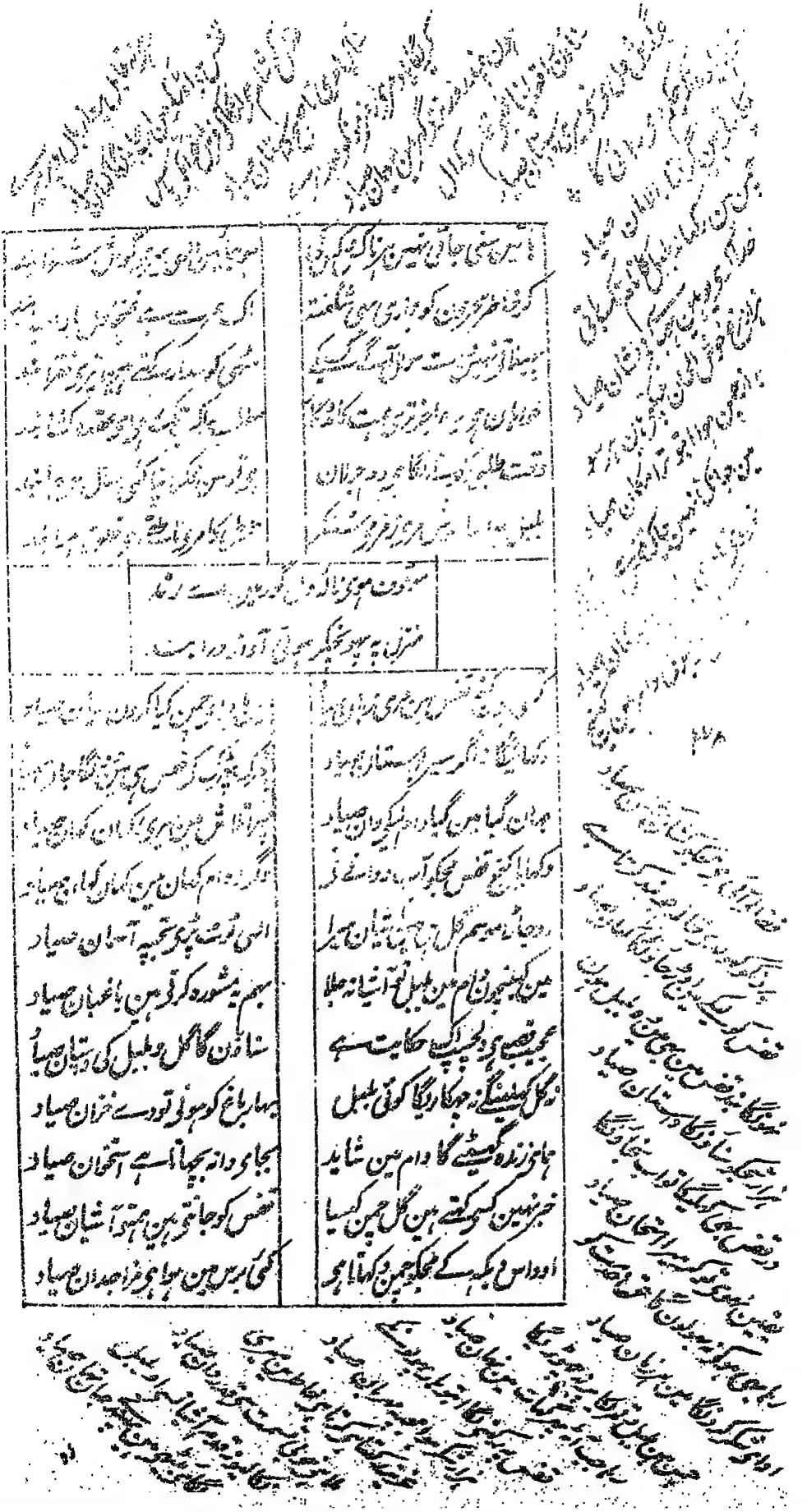

وہ عندلیب ہوں جسکے جگر کو چھو نہ گئی گرم
نفس کے چاک ہوا شرح گو بیان صیاد

مری بیان کو حسن سخن کی کانپ اٹھا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں بیان صیاد

الٰہی دیکھیے کیونکر نباہ ہوتا ہے
کہاں تو اور کہاں میں اور یہ زبان صیاد

سوائے شکر شکایت اگر کبھی کی ہو
الٰہی قطع ہو منقار سی زبان صیاد

قریب ہے دانہ نکھا تا میں زخمیار ہے تڑپ
نہ کرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد

سلامت ہمان جو کہی تیرا نالہ و فریاد
اسے تو آہ کا یارا نہ یہ کہاں فریاد

یہ ہے یقین کہ جلائے گی روزگار بہار
مگر کہ بجلی کبھی ہو ہمعنان فریاد

گمان جو حسرت دیدار لیکر جاتا ہے
کریگی حشر کو آنکھوں کی چشمہ فشاں فریاد

فراق یار میں جو ہو سکا وہ کر دیکھا
نہ آہ و نالہ نہ ہوئی ہو بیخ فغان فریاد

نہیں ہے نیمہ خورشید و ماہ کالون میں
شعاع روشنی کی سنی خاک آسمان فریاد

ہمارا سینے میں دل آئیگا جگر منہ کو
کبھی سنوگے جو عاشق کی ہیر جان فریاد

کریگی شکل ہزمیر استخوان فریاد
جو پیر کرتو ہیں آہیں تو نوجوان فریاد

تری فراق میں اوہت کرا ہنے کے سوا
قسم خدا کی جو آئی ہو تا زبان فریاد

حصول کچھ نہیں بلبل دعائی دنیے سے
سنی گا نالوں کو گلچین نے انجان فریاد

اثر ہو یاد بہاری کا آہ میں میری
وہ گل کرے لب نازک سے غنچہ سان فریاد

گیا نہ ہائے جو دریا پہ وہ بت ترسا
کریگی صورت ناقوس مچلیان فریاد

لگائی عرضی عدالت میں مجھنے جب کیا
ابھی تو تم نکروگے گمان کو ان فریاد

نوجوان دلبر ہی باتوں ہی مین جاتی رہی | بخت خفتہ نے یون اکدن جگایا رات بھر
ہجر کی شب ہے مسیحا جو مدارا آغوش مین | کیا کہون کس درد سے پہلو نے سایا رات بھر

شام ہی سے سو رہے تصور روے نورانی کا تھا
گیسوؤن کا رات بھر مضمون بنایا رات بھر

ہر زہ دے شاد منکرون کو نہ کر دعا م پر | ہو موقوف ہی جہاد ظہور امام پر
پڑتی ہی آنکھ جب مری مینا و جام پر | سو سو درود پڑھتا ہون نام نامی ذی کے نام پر
سنتا ہون دیگا حکم وہ کل قتل عام پر | کیا گذری دیکھین خضر علیہ السلام پر
اک جام بہر کی ہمکو بھی مدد ملے خیر حشم | ساقی دگر نہ دور ہی یہ اختتام پر
شہر اسنا ہی تیرا یہ صحبت نہین ہمدمی | دیکھا نہین ہے تجھکو مین عاشق ہون نام پر
عاشق ہوئے ہین جبرئیل و گلگونکی ملیلین | طاؤس مجد کرتے ہین تیری خرام پر
مرزا یہ بھی یقین ہی رہین داغ دل ہرے | گل کھاکر مر گیا ہو نہین اک سبز فام پر
رہتا ہی خوف نشہ مین بھی دور چرخ کا | سو سو درود پڑھتا ہون اک ایک جام پر
وہ مست ناز کر جبھی شراب دے | میخانہ کو لٹا دون مین ساقی کی نام پر
پہونچا مین بی مجاز حقیقت کی کنہ کو | بی زبان گذر ہوا سیر ابام پر
وعدہ کیا ہی شکل دکھانے کا حشر کو | قائم رہی خدا کرے روز قیام پر
دوڑین جلو مین طالب دیدار تا کجا | او شہسوار ٹھہر کہ اب تو لگام پر
یہ نزلہ زخم دکھانے کو وعدہ کا حال ہی | ہی شام کو تو صبح یہ اور صبح شام پر
بی شبہہ وہ سمجھتے ہین مردار کو حلال | جو لوگ جان دیتے ہین مال حرام پر
مصحفی ہی شکست فلک سے یہ تا ابد | کندہ دعا ؤنگا دعای قدح اپنے جام پر

۴۳۱

دیکھنے والون کا دروازہ ہے یہ بستی ہی جہنم
وہ صنم گھر سے نکلتا نہیں دم بھر باہر

آبرو گر ہے تجھے منظور ہی کر ترک وطن
قدر ہوتی ہے صدف سے جو ہو گوہر باہر

نہیں گیسوئے رخ زیبا پہ تری رشک ہی
حائر حسن کی نکلے ہیں یہ شبہر باہر

بغل گور میں تنہا وہ پڑی سوتی ہیں
جنکو آغوش ہی کرتی تھی نہ مادر باہر

رگ سودا میں مری ہے اثر مقناطیس
نکلے گا کانٹوں کو فساد کا نشتر باہر

دل لیا جان بھی حاضر ہی اگر ہو منظور
نہیں تجسس میں کسی حال ہیں لبر باہر

ہوں وہ مشتاق شہادت کہ مرا دم نہ نکا
میان ہی جب ہوا دس ترکا خنجر باہر

ہیں وہ مجرم ہیں جہنم میں اگر جاوینگا
اہل دوزخ بھی کہینگے کہ مجھو باہر باہر

کیا دنیا سے امید ست پسب دیکھیں رند
رکھو تابوت ہی بھی دست سکندر باہر

بارہ رکھواتا ہی قاتل خنجر فولاد پر
قصۂ دھسان بے باندھی ہی کمر بیداد پر

نالہ پر نالہ ہی اور فریاد ہی فریاد پر
کون غم ٹوٹا ہوا ہی خاطر ناشاد پر

نوگر فتار قفس آمادہ ہیں فریاد پر
ناگوار اگر نہ گذری خاطر صیاد پر

شاق ہوں گلشن میں طبع بلبل ناشاد پر
گوش گل ہی لگ جیسے مری فریاد پر

دیکھو گر قامت کشیدہ میری سرو ناز کو
پرتو قمری کی چلے اڑہ سرشمشاد پر

عیش میں مشغول ہی شیریں تجھ کیا خسرو کہ سا
کام اپنا کر چکا تیشہ سر فرہاد پر

بوجھ ہی گردن پہ سر کا قتل کیوں نہیں
کیا سبکدوشی ہماری ہی جلاد پر

مرکے چھوٹینگے قفس ہی اور ٹکر جاوینگے کہان
قابل پرواز اب پنچھی نہیں صیاد پر

دام میں لاکر پھنسایا اب تو آب دانے نے
کھل ہی جاوینگی مری عیب ہنر صیاد پر

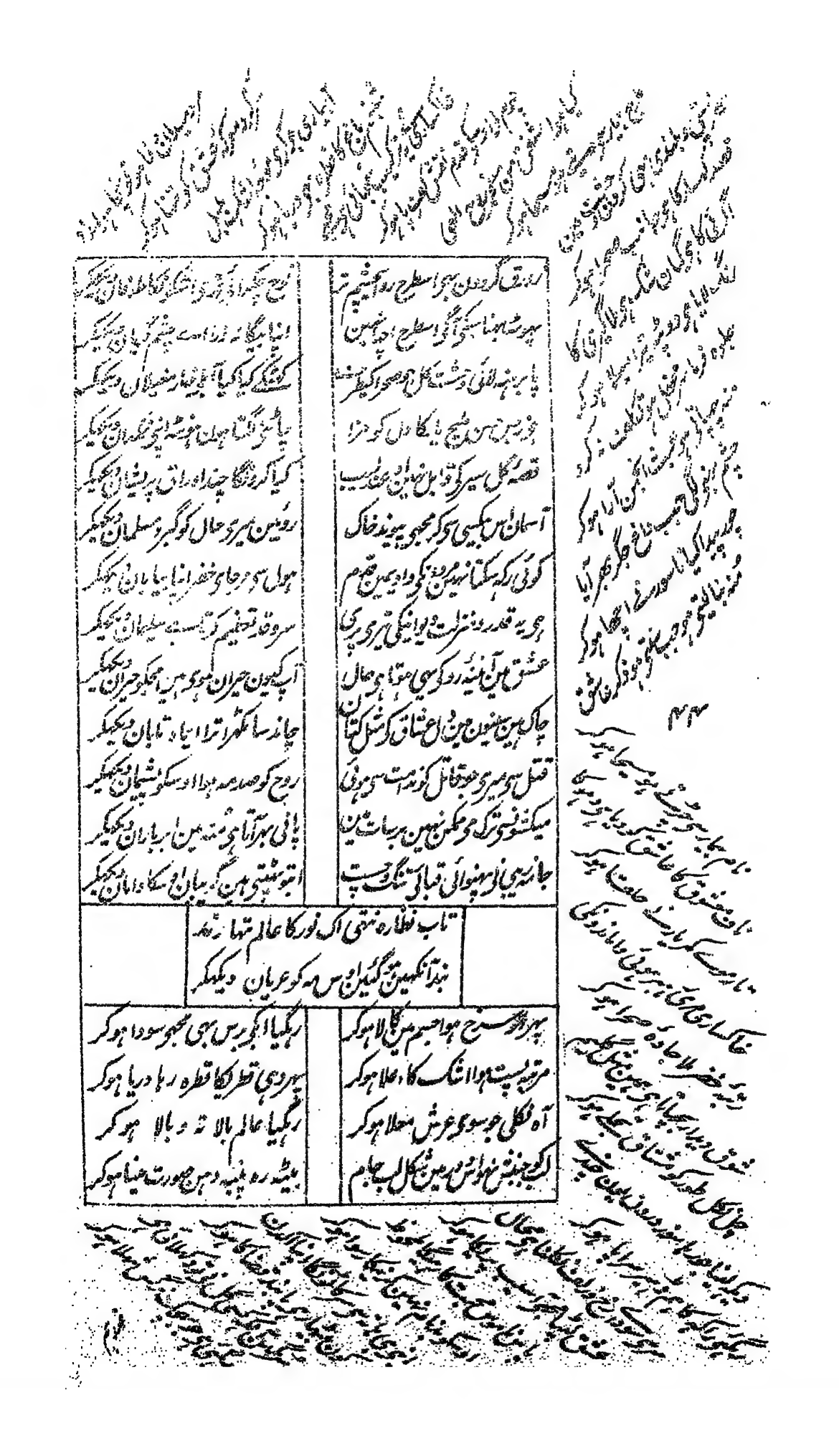

فضد ہم جمع ہونگے تجھی ہیچا ہو تلاش — فکر مت کیجیے نہ کر آلودہ دنیا ہو کر
ملک الموت کو تکلیف نہیں دیجے کا — پیشتر مرگ سے رہیے وگانہ مردہ ہو کر

سہو کرین کہ آتی ہو کیون کہیے مین جا جا کر رند
بیٹھ رہیے کہین رہبان کلیسا ہو کر

کیسر نکر ہو سکے خاک کے تودے کو جان عزیز — رکھتا ہی میہمان کو ہست نیزبان عزیز
اللہ کرے ہی گہر ہی ہو کوئی بتان عزیز — کیسی ہی بھی زیادہ ہی ہندوستان عزیز
پیشت خاک ہو کہین مقبول بارگاہ — مٹی ہماری کر ہی چکے آسمان عزیز
پہنچے کسیکے دل کو نہ تجھی اگر گزند — جان کیطرح کرین تجھی اہل جہان عزیز
رہتی ہین ذکر خیر مین ہم جسکے روز و شب — دشنام ہمسے کرتا ہی وہ بدزبان عزیز
بندہ ہی رہ کر ہی کے مضمون بیشتر — کیسی ہی یار سی بھی ہو موی میان عزیز
جی چاہی نوچ ڈال تو جی چاہی قطع کر — تجھے نہین پشت پر ای باغبان عزیز
ہر لام ہو فرضیتہ اوس طفل شوخ کا — یوسف کیطرح رکھتی ہین پیرہن عزیز
مٹی مری خراب نکر گاڑ چک کہین — دو گز کفن تو مجھے نکر آسمان عزیز
شکوی کی جا نہی غیر سی باقی نہین رہی — دشمن سی بھی زیادہ ہین اب مہربان عزیز
باعث سی روح کی یہ شرف قصر تن کو ہی — اوتر ای اس مکان مین اک میہمان عزیز
کیسر نکر فراق یار سی دل کو کرون حزیں — مجکو سنگ ہا نہین استخوان عزیز
ہستی عدم سی لائی ہی کس ملک غیر مین — کوئی نہ آشنا ہی ہمارا نہ یان عزیز

اہو رند اپنے عہد مین قدر سخن نہین
ہر عصر مین دگر نہ تھے اہل زبان عزیز

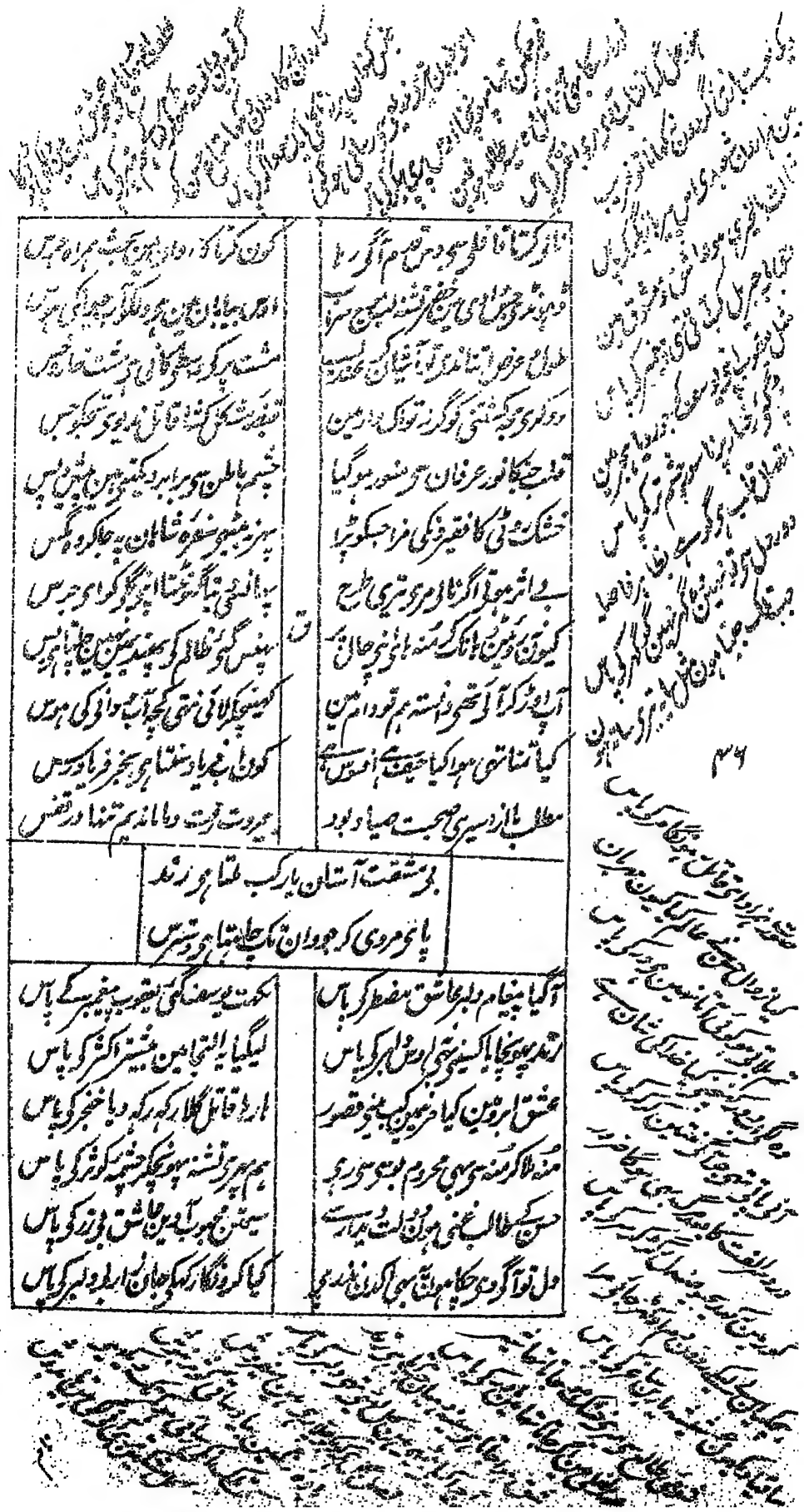

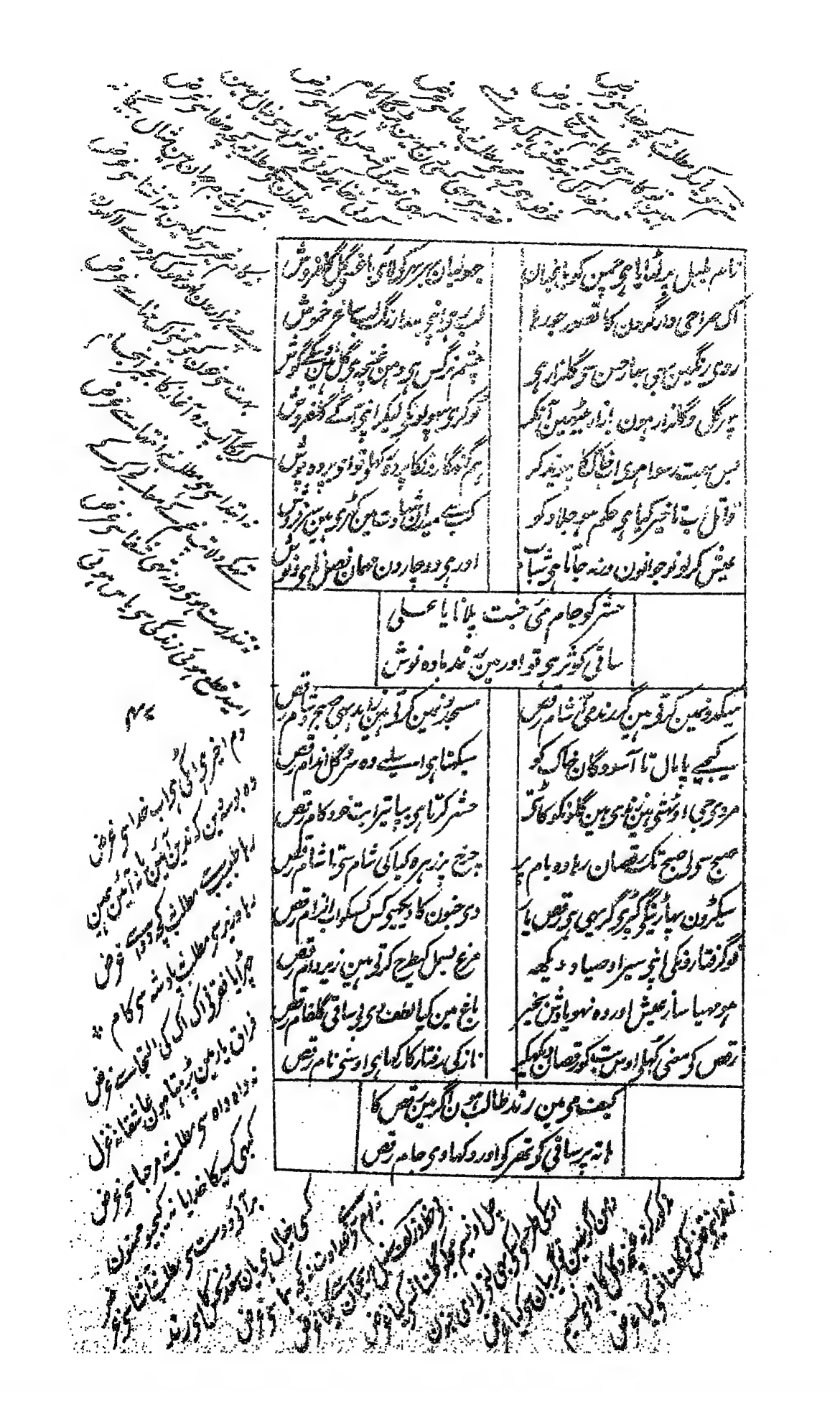

مطلب نہیں ہر خط سے مین شیدائے خال ہون
ہندو ہی بت پرست کو قرآن سے کیا غرض

گر قصد قتل کا نہین ہی تو سہی تجھے
قاتل بتا دی کنج شہیدان سے کیا غرض

ہنگامی ژالہ طرح سے ہر گرد خلاک
کشتی نوح ہون ہو طوفان سے کیا غرض

عاشق ہون گلکا مین جنے گفتین سے کام کیا
دیوانہ پری ہون سلیمان سے کیا غرض

کہتا تھا کیس وجد کو عالم مین بار ہا
لیلی اگر نہین تو بدستان سے کیا غرض

کیون آہ پوچھتی ہی سیہ خانگی مرے
اے شمع تجھکو میری شبستان سے کیا غرض

جو یاد دہان یار کا ظلمات خط مین ہون
اے خضر تجھکو چشمہ حیوان سے کیا غرض

زلفین بنائیے مرا احوال ہی ہو ہی
تمکو کسی کے حال پریشان سے کیا غرض

سوائی ہون تو سو نگہون اور جگر نقب کے
نظر گی میری سنبل پیچان سے کیا غرض

کرتے ہو کیون مطالعہ دیوان رند کا
مطلب نہین ہی اوس سے تو دیوان سے کیا غرض

اب پسند آنے لگا اوسکو ہمارا اختلاط
وصل کا دینے لگا کچھ کچھ سہارا اختلاط

ہستے ہستے ہو گیا انگل اگر وہ بد دماغ
ناک کو رستی نکل جاویگا سارا اختلاط

جاکے گھر پیغام کہ بھیجا نہ اوس نے ہمارے
وہ پری کہتی ہی منہ دیکھے کا سارا اختلاط

ہجر مین منہ پیٹتا ہون کہ جب آتا ہی یاد
بھولی بھولی باتین اور وہ پیار پیار اختلاط

آئیے گا بعد میری پاس پہلے مہربان
سوطرح کا دلمین کر لیجے گوارا اختلاط

باتین کرتے ہو تو پروا پہلے اوٹھوا دیجیے
چپ ہی میری بندہ پرور بے نظارا اختلاط

دل لگی مین بھی وہ کرتے ہین تو ہر مرتبہ
اب شکر رنجی کا کرتا ہی اشارا اختلاط

ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہی تصور آپ کا
بھولتا دل ہی نہین جب تمسارا اختلاط

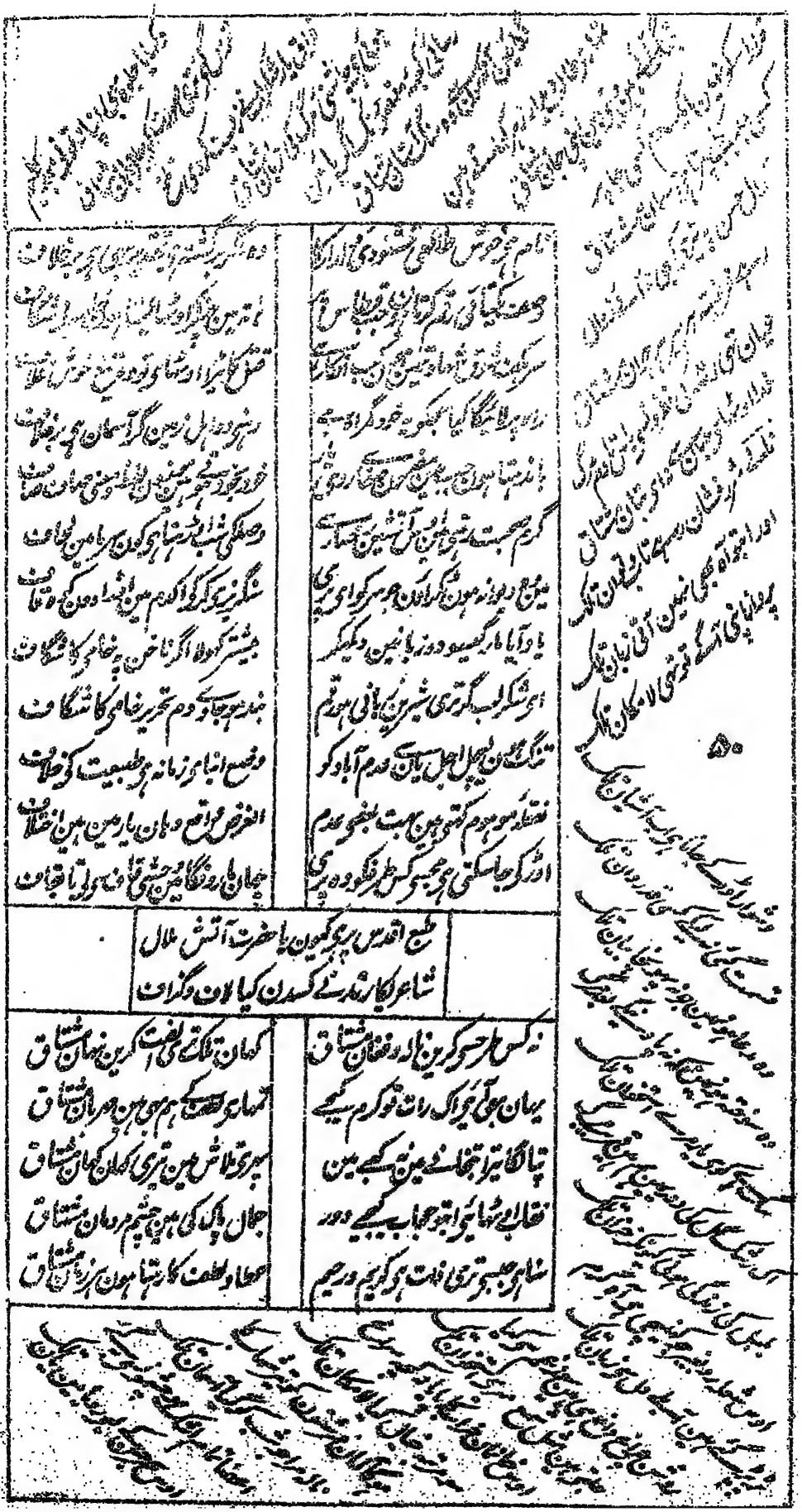

گرمی سے ہو زیادہ ترستا نہیں جلے — اک ناوکِ سفید دلی ہو جو آر پار تا تک

دم بند تب ہو دم میں سمونگا تری ستم — دیکھوں تجھ ظالم جو کہ یگانہ کوان تا تک

اک دن بنائی اوس میں ہوا کی بہار کی — سو بار سیر کو گئے ہم بوستان تا تک

تیری تری گلی میں پڑی طرف دوسرا — اوٹھا کر جو پھر نہ پھر سکے سر وروان تا تک

ہر ذرہ اپنی تیرہ روی کر کے بہ گئے — ہم گرد سان پہونچ نہ سکی کاروان تا تک

افسوس ارشد نام سے وہ آشنا نہیں
الفت میں جسکی صرف گیا اپنا جان تا تک

سر سبز ہیں سدا تری گل و یاسمن تا تک — سنبل ترا نسیم ہے بہار چمن تا تک

رکھا ہے امانت کیطرح مجکو زمین نے — میلا نہیں ہوئی دیا نا کفن تا تک

عریان آیا ہے دیکھا کیا میں شام سحر تا صبح — دیکھا نہیں کفن ہوئے جسکا بدن تا تک

کی خاک سبھی برباد ری کوئی ضم سے — ہو ذرہ ذرہ تری چرخ کہن تا تک

شک دلسے نکلتا نہیں ہستی و عدم کا — ثابت نہ کر سکے ہے تمہارا وہم تا تک

سو جا غفلت اوس دشت میں آرام سے ہی گئی سبھی — ہم تو ہوئے مسافری رہگیر راہ وطن تا تک

باندھا نہیں مضمون تری گیسوئے رسا کا — کوتاہ ہی بندھی نہیں پایا سخن تا تک

موزوں نہیں کرتی ہیں جو مضمون ہیں کو — سمجھے نہیں وہ لوگ خلاق سخن تا تک

شمشاد جی کہیں میں بہت کب سے آکر ون — قد دیکھا تمہارا سا نہ ایسا چلن تا تک

مرنے پہ بھی الفت نہ گئی شعلہ رخون کی — جلتا ہی تپ غم سے ہمارا بدن تا تک

بوسے میں لیا کرتا ہوں اوس لب کو شب و روز — خون قتا ہی جسکے لیے لعل یمن تا تک

اے ارشد محبت ہے خدا و خال بتان سے — قبضے میں ہمارے ہیں خطا و ختن تا تک

51

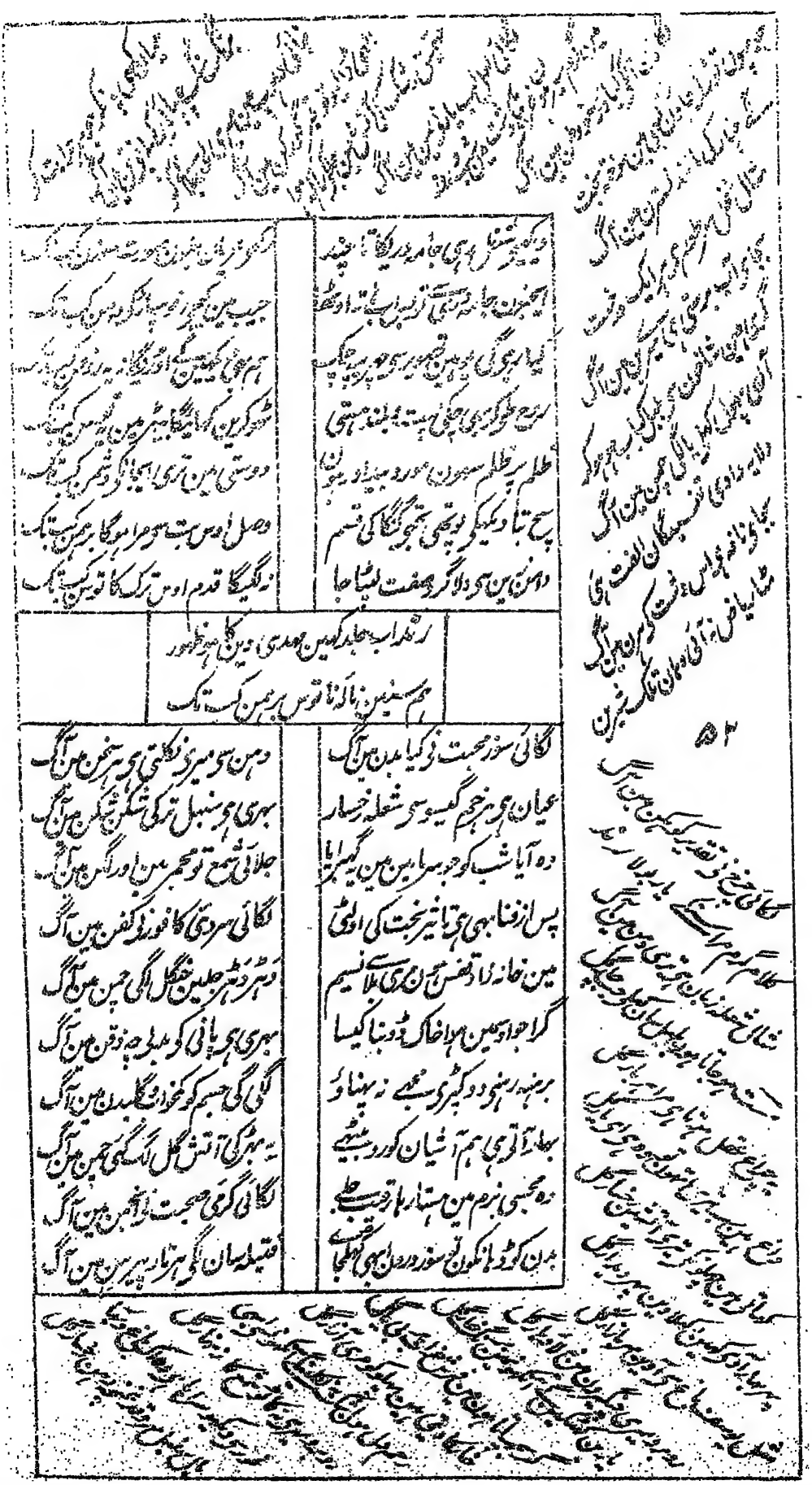

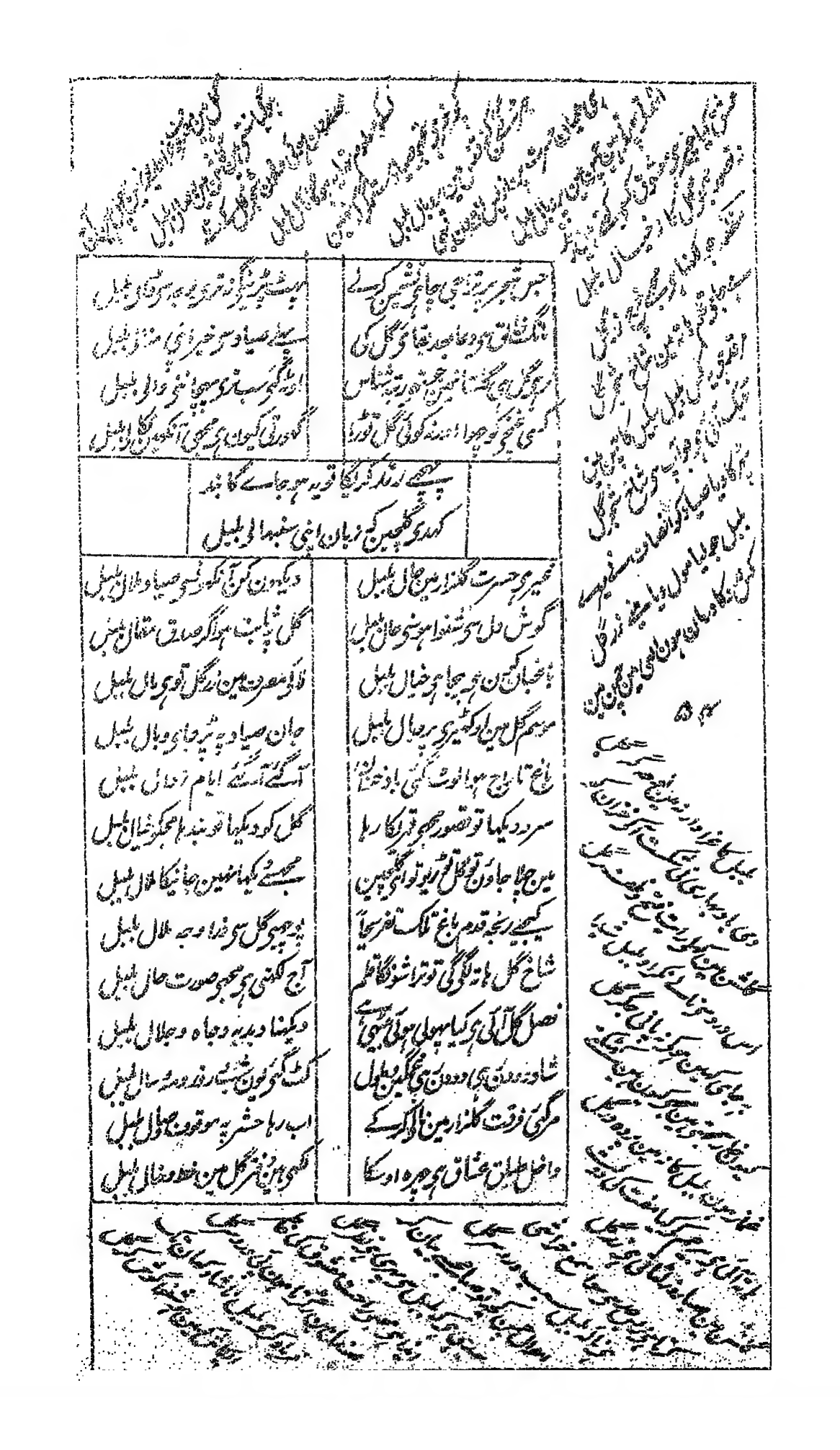

آنکھوں میں مانند صبا سیر چمن کو — نغمہ ہوں بلبل کا نہ ہو خوف شرر گل

جا ساتھ اسکے جو تجھ جانا ہے بلبل — رہتی ہے صبا بند کی طرح ہمسفر گل

رخسارۂ رنگین کے تصور میں ہوا ہوں — لو قیمت بلبل میں اگر دیکھی ہے صیاد

اور کیا اثر حسن رخسارۂ رنگین کی ہوا میں — بلبل کی طرح ہوتا اگر بال و پر گل

بلبل کو خضر کیجئے نیرنگ چمن سے — کاٹی کسی گلچین نے جو شاخ شجر گل

افسوس ہے کیا خاک اڑائی ہے خزاں نے — یہ باغ وہ ہے جسمیں کہ تھا رشک ارم گل

گو نام و نشاں مٹ گیا پر یاد ہے ہمکو — یاں سرو کی تھی پیرہن سبز شجر گل

ناواقف مطلق ہوں میں احوال چمن سے — معلوم ہو کچھ عیب نہ مجکو نہ ہنر گل

پردہ میں رہتا نظر آتا نہیں اسکا — ہر دست جنوں میں ہے طرح صد جامہ دریدہ گل

مالیسی بلبل سے یہ ثابت ہوا مجکو — اس باغ میں امسال نہوگا گذر گل

گلشت چمن تجکو مبارک رہو اے رند
سودائی گلستان بسر من بسر گل

جانمیں راحت کو نہ آگاہ ہیں ایام سے ہم — ہنس گئی کنج قفس میں جو پھنسی دام سے ہم

فکر مضمون رخ و زلف میں ہیں سرگرداں — صبح کر دیتے ہیں جب بیٹھ کے شام سے ہم

زندہ رست بلانوش ہیں میخانے کے — خم گردوں کو سمجھتے ہیں کم اک جام سے ہم

وہ بھی واقف ہیں جو آگاہ نہیں ہوتے ہے — شکل عنقا ہوں مشہور فقط نام سے ہم

چین سے دامن صیاد میں بھی سوتے نہ کبھی — روز مولود سے واقف نہیں آرام سے ہم

زہر کھانا پڑیگا مجکو بھی جیسے تجھے — قصہ کوتاہ نہیں آگاہ تہی انجام سے ہم

[illegible]

سینے میں آگ گل اسی ... [illegible]

خدمت گل میں ... [illegible]

رات دن ... [illegible]

آدمی زاد تو کیا ... [illegible]

مژدہ ... [illegible] بہار چمن

خانہ ویرانی کا اپنی نہیں کھٹکا اب تک

آپ کو ... [illegible]

[illegible] ... سے ہم

رنگ ... [illegible] ... سے ہم

[illegible] ... اعداد سے ہم

آج ... [illegible] ... شمشاد سے ہم

[illegible] ... برباد سے ہم

فرق ہے ذرہ و خورشید کا اے رشک مسیح
شعر میں ... [illegible] ... استاد سے ہم

شتاب ... [illegible] ... قلم
ضرورت ... [illegible]
کہاں تلک نہ لکھوں حال ... [illegible]

[illegible] ... بہار قلم
[illegible] ... قلم
[illegible] ... بہار قلم

[illegible]

ہمیشہ ایک سا عالم ہو باغ ہستی پر
کجا اس چمن کی بہار و خزاں نہیں معلوم

سنا ہی آتش گل نے جلا دیا گلشن
سمجھا کہ خاک ہوا آشیاں نہیں معلوم

چلا جا کہ بہتا دل ہی ہے مزار فرقت سے
کہاں سے اوٹھتا ہی ہر دم ہواں نہیں معلوم

نہ آیا وہ دن بھی جنون میں ہاتھ لیے
کدھر کو لیکے گیا سارباں نہیں معلوم

سمجھتا ہی سگ یار اور گیا شاید
ہمارا گھر کا نہ کیوں آستخواں نہیں معلوم

ہر اک کا عیب و ہنر صاف منہ پہ کہتی ہی
کریگی کیا مری حیثیں زباں نہیں معلوم

چمن کو چھوڑکر بلبل ستم ہی گلچین کے
کدھر کو لیکے گئی آشیاں نہیں معلوم

یہ آرزو ہی کہ اس زندگی سے دور ہوون
تمہاری جاہ ذقن کا نشاں نہیں معلوم

تری امید سے ابد ستے ہے جہان آگاہ
وہ کون ہے جسے یہ آستاں نہیں معلوم

نثار ہو گلشن ہستی کی روز کرتا ہوون
پر اس چمن کا مجھے باغباں نہیں معلوم

بہ رنگ نکہت گل ہم ہیں خانہ زاد چمن
قدمت اپنی تجھے باغباں نہیں معلوم

کرم کرو کبھی اس مشت خار و خس پر بھی
ہمارا برق کو کیا آشیاں نہیں معلوم

جہانگی ہو مری مٹی وہیں مجھے پہونچا
وہ سر زمین مجھے ای آسمان نہیں معلوم

نہ شکوہ اس سے کبھی نہ ادای شکر ہوا
خدا فہمی ہی مجھ کو یہ زبان نہیں معلوم

ہر ایک پاؤن تر استادہ مرو کیا باعث
روان ہی کسلیے آب روان نہیں معلوم

نکر خدمت رندان خموش ای واعظ
وہ کس کی حال پہ ہی حیران نہیں معلوم

ہوا ہی ہنسنہ تری خجلت کا مجھ کو اے ترک
ہوئی ہی کسلیے بو رخ کمان نہیں معلوم

یہ ہندیان نہ بسیں آشیای چرخ سے بھی
نجس ہین کس کے مری استخوان نہیں معلوم

ہمیشہ رہتا ہی برگشتہ راست بازون سے
خلاف انسی ہی کیون آسمان نہیں معلوم

[illegible]

[illegible]

دل کی گرہ جو ہم سے کسی طرح کھل نہیں ... | ... [illegible] ... آتے ہیں ہم

جب شب فرقت میں گھبراتے ہیں ہم | سر کو دیوار سے ہو کر ٹکراتے ہیں ہم

یاد آتے ہیں وہ عارض جنکو دیکھ | باغ میں جا جا کے گل کھاتے ہیں ہم

اس لئے جلدی آپ سے بیزار ہو کر اٹھتے | [illegible] جاتے ہیں ہم

کل کہا تھا ... آ دیکھیں گے کبھی | [illegible] تیغ سپر جاتے ہیں ہم

کر سکے گی تو خفا جی ہمسری | تو تو چل باد صبا آتے ہیں ہم

ہے یہ بہتان اور کی الفت کا بھی | تیری صورت کی قسم کھاتے ہیں ہم

جان دی ہے جنگ کسی سے رو ... | یہ تماشا تجھکو دکھلاتے ہیں ہم

ہم نہ ہو سکینگے تو ہم پر ستایا جائیگا | سنت تیری بات سو جاتے ہیں ہم

دل کسی صورت سمجھتا ہی نہیں | تا بمقدور اسکو سمجھاتے ہیں ہم

وصل کی راتیں ہیں کیا کیا غم نشین | ... چلے ... کا ہو نہیں بند ہو جاتے ہیں ہم

از بسکہ آپس کے سبب ... ہیں | وہ بھی آتے ہیں نہ وان جاتے ہیں ہم

وصل میں بھی یاں یہ عالم ہجر کا | اسکو پاکر کھوئے سے جاتے ہیں ہم

یاد آتا ہے وہ مکھڑا چاند سا | چاندنی راتوں میں چلاتے ہیں ہم

کھینچ کر لاتے ہیں کوئی یار سے | وان تو جاکر پاؤں پھیلاتے ہیں ہم

کیسے وعدہ گھر میں آنے کا کیا | آپ سے باہر ہوئے جاتے ہیں ہم

زلف کی تعریف جب کرتا ہے غیر | سانپ کی مانند بل کھاتے ہیں ہم

۵۹

دیکھکر طرز خرام اسکی ہوئی حیرت کی آنکھ — اپنی گم کردہ سبھی ہوش ہی واپس لائی

چند بیتیں جو لکھی ہیں وہ شاہ ہی کی ہیں
آج محفل میں کئی اہل سخن بیٹھے ہیں

یوں کہ ہر مصرع ہو جیسے خط مشکبو کرین — گل کرین گلاب سے تم گفتگو کرین

کر لیں رضو شہر اسے مسئول اگر — ہم بادہ کش جو بیت دست سبو کرین

منصف وہ ہیں ہمارا اگر اختیار ہو — بلبل کا زخم دل رگ گل سے رفو کرین

برسے فلک سے آگ جو پانی کی ہو تلاش — دوزخ کو اہل جنت کی گر آرزو کرین

مضمون اس کمر کے نکالے نہ بنے — عنقا کو باندھ لائیں جو ہم جستجو کرین

مجنوں کو کعبہ سنگ لیلیٰ عزیز تھا — دیوانے ہیں جو ہم تری کوئی تو کریں

سودائی کر نازنیں کو عشاق کا نصیب — حیران مثل آئینہ رو کر تکیں

اوس گل کی بو ہے لطف سے تازہ دماغ ہو — عطر گل بہشت اسے ہو تو ہم نہ بو کریں

منہ میں زباں نہیں ہے نہ ناقہ مشک کا — ہم وصف لعل یار اگر مو بمو کریں

رنگ قبول سوختگاں کو نہیں دیا — دیکھا نہیں کبھی کہ گل شمع بو کریں

گلشن میں تو جو جا کے ترا جا بجا میں مرغ — سر کٹ کٹ ہی تجکو دیکھیں تو گردن فرو کریں

مرغ ارگون تو منہ طرف کوی یار ہو — مومن ہمیں وقت نزع مجو قبلہ رو کریں

اک بحر حسن کی رخ رنگین کا عشق ہو — ہم کیا نظارہ چمن و آبجو کریں

چپکے ہیں ایک رشک مسیحا کی یاد میں — مردی جواب دیں جو ابھی گفتگو کریں

کرتی ہیں مدعی دہن یار میں کلام — کچھ وہ بھی منہ سے بولو تو ہم گفتگو کریں

ہر شاخ مثل شمع لگے جلنے باغ میں — گل بیدگاہ گرم جو یہ شعلہ خو کریں

[illegible]

شیخ [illegible] زبان [illegible] شیخ [illegible]	مرغ [illegible] کو [illegible] صیاد نہیں
[illegible] گلشن [illegible] نقش [illegible]	[illegible] نکہت [illegible] نہیں
دو [illegible] کس [illegible] ساقی [illegible]	تا [illegible] میں [illegible] نہیں
[illegible] کس [illegible]	[illegible] کچھ [illegible] شاد نہیں
[illegible] اور [illegible]	[illegible] فریاد نہیں
ہو [illegible] ہر اک شے [illegible]	دولت شعر میں [illegible] نہیں
[illegible] آئینہ [illegible]	[illegible] نہیں
[illegible] کو [illegible] تو کسی [illegible]	[illegible] کی [illegible] بنیاد نہیں
[illegible] اور [illegible]	[illegible] صیاد [illegible] نہیں
دل [illegible] اک [illegible]	[illegible] شفقت تری [illegible] نہیں
[illegible] ساقی [illegible]	لائق [illegible] شاد نہیں
نقش گل میں کیا آئے [illegible]	[illegible] کبھی احسان ترا صیاد نہیں
جوہر ذات بھی لازم ہے ہر اک شے کو لیے	ہمدم ساز ہم ہو یہ خوبی خداداد نہیں
دیکھوں کہ یک بیک تجھے صحبت عاشق سے گریز	آج جو انسان ہو تو بھی تو پری زاد نہیں
مصرع قد میں ترے جا ہی کہ سکتا ہے	اوڑھ نہیں سکتی کا ایسا سرو آزاد نہیں
اب بنائی ہے اسیری ہماری بہتر ہے	بال و پر اور تڑپنے کا قابل صیاد نہیں
سامنا ہے [illegible] اندوہ الم کا ہر وقت	اکیلا ہم [illegible] دہر میں [illegible] شاد نہیں
نہ سکی تری [illegible] اطاعت کسی	لائق بندگی [illegible] آزاد نہیں
ایک ہی ایک ہی بہتر جو تری صنعت ہے	قابل ایراد کی تیرا کوئی ایجاد نہیں

[illegible]

پاس ہے تو کچھ بعید نہیں
صفت حسن یار کیا کہیئے
ہر سخن گل رو لطافت ہے
دیدۂ دشمن ہیں سرمہ تیرے
بر سے دانگا جو نامہ بر تیرا
منعصب ہے اوسکی فاتحہ خوانی
چند روز امتحان بھی لازم ہے
تنگ آئے ہیں اوسکی دوری میں
آنکھیں وی ہیں پر نظارۂ حسن
سبکے قاصد جواب لایا ہے
کشتۂ قاتل کے جنتی ہیں سب
قید کے دن تھے ابتدائے جنوں
تمنا دل میں لوں گا ظاہر خواہ
طالع بد سے اپنے ہوں خرسند
آب انگور میکشو نہ ہے بند
دیکھ لینگے اگر ہزار چھپو
کربلا کیوں نہو گلی تیری
ہو گیا ہوں مراجعان اوسکا
کیا کروں گے دل شکستہ مرا

یا رسے شیشہ ہوں بعید نہیں
عرض یہ ہے رسید و تشدید نہیں
کون سا جانور رمیدہ نہیں
کون سا شعر مستفید نہیں
نالۂ شوق کی رسید نہیں
تیغ ابرو کا جو شہید نہیں
کون چکے مزید نہیں
زہر کھالیں تو کچھ بعید نہیں
کور ہے جسکو شوق دید نہیں
میرے مکتوب کی رسید نہیں
کون ہے تشنہ شہید نہیں
طوق و زنجیر اب مفید نہیں
مال مفلس نہیں مزید نہیں
نہ ہوئی بخت کر سعید نہیں
محتسب کس طرح پہ دید نہیں
بے بصیرت جو اہل دید نہیں
کس جگہ دفن اک شہید نہیں
ہے ندامت بجز حدید نہیں
شیشہ یہ قابل خرید نہیں

کم سخنوں کی بھولی باتیں پر تم عبث بھولے ہو رہے
نام کو طفل دبستاں ہیں مگر اوستاد ہیں

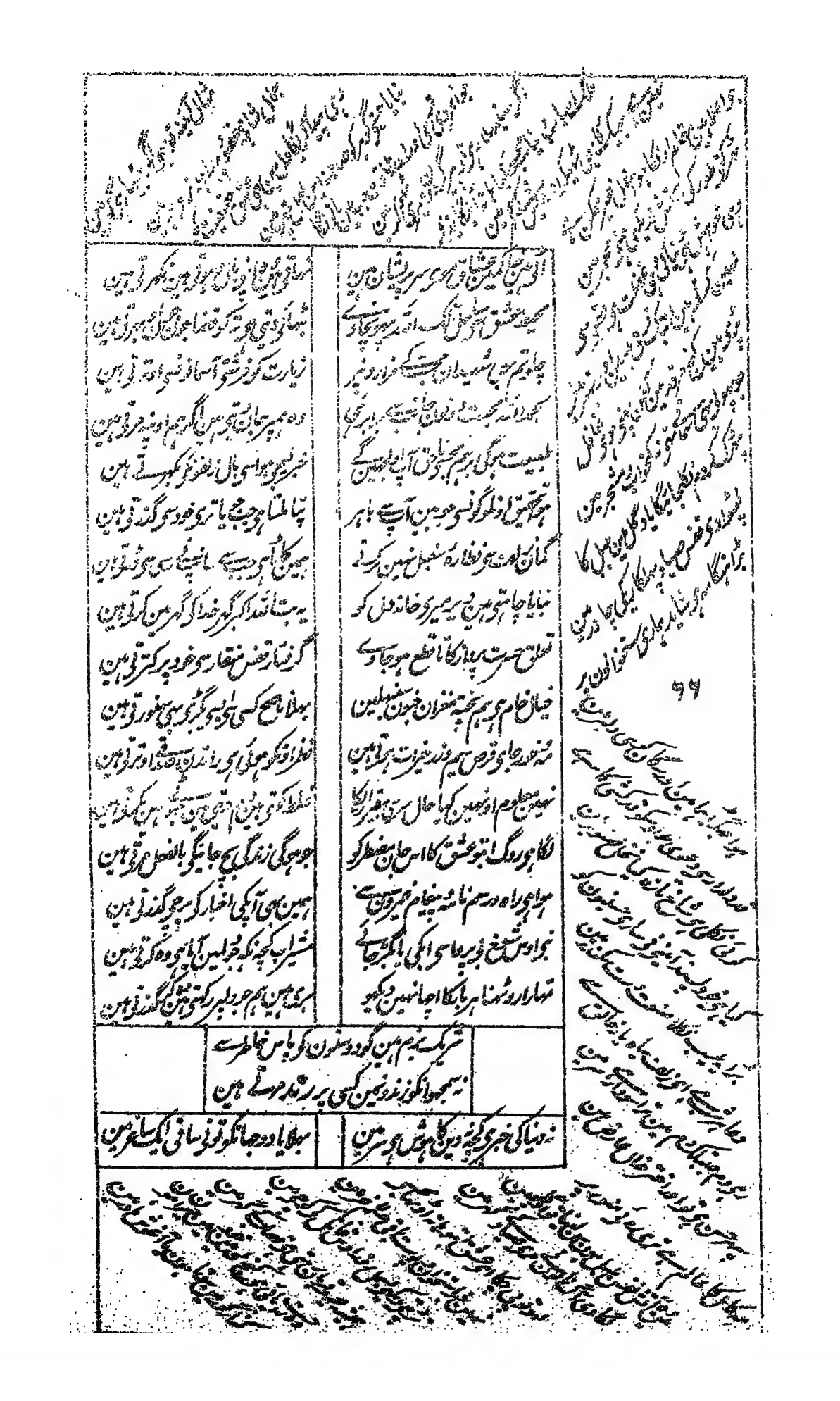

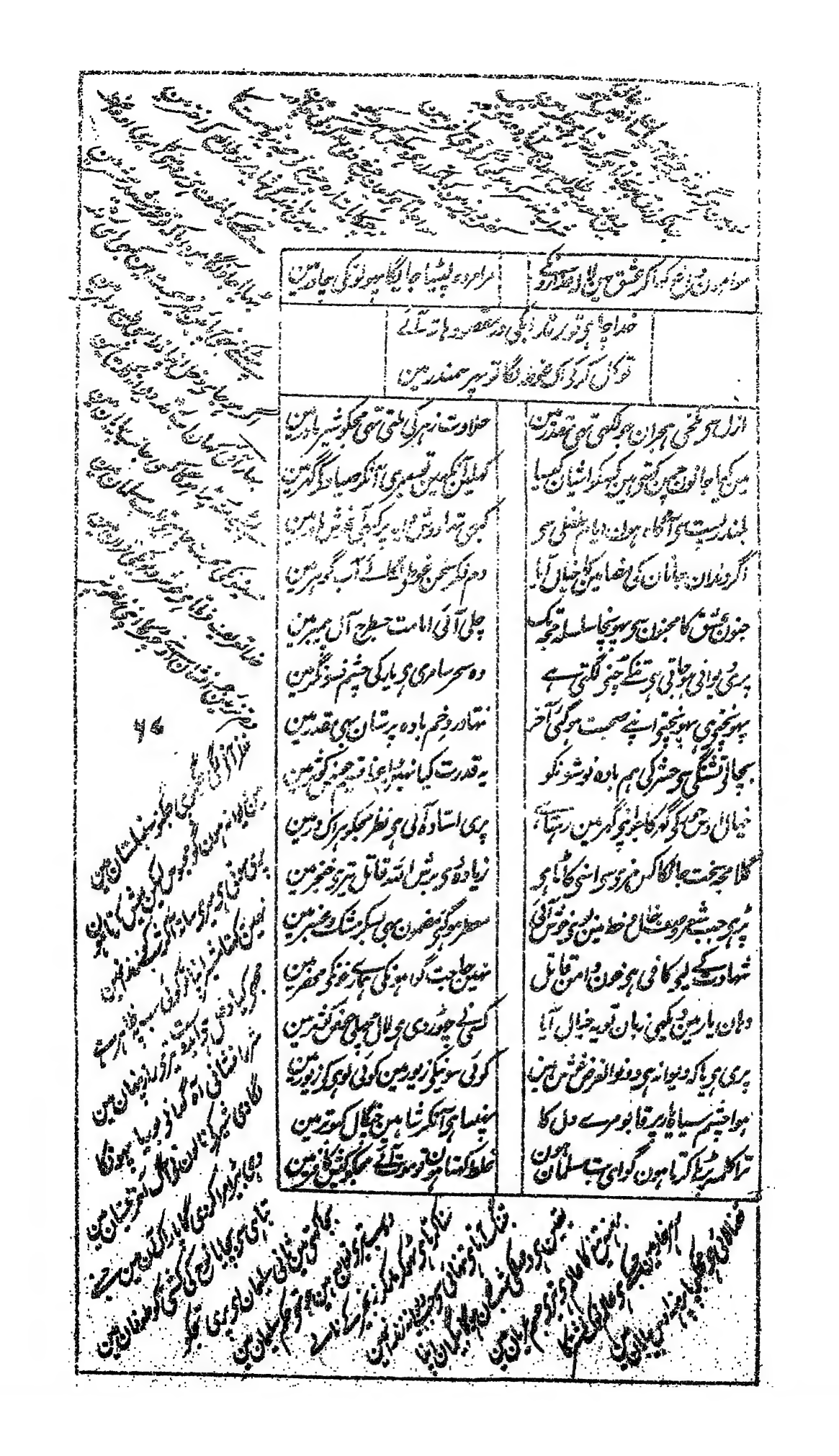

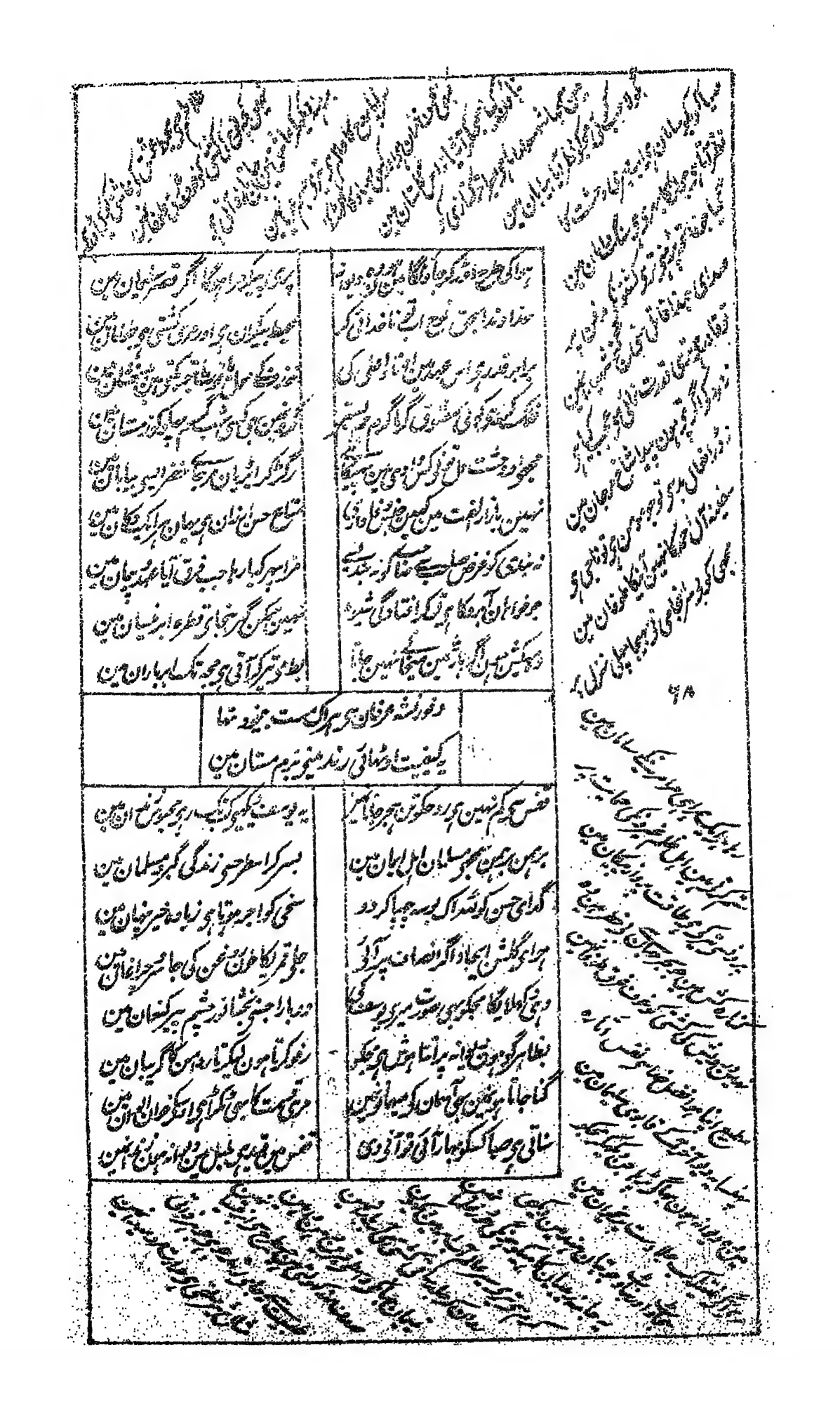

٦٩

[illegible] / اس قدر [illegible] تصویر کی حاجت نہیں
[illegible] / نقش [illegible] ہو تو کچھ اکسیر کی حاجت نہیں
قتل کو [illegible] / یہ کمان [illegible] تیر کی حاجت نہیں
[illegible] / آپ [illegible] تصویر کی حاجت نہیں
[illegible] / سب [illegible] تحریر کی حاجت نہیں
[illegible] / [illegible] شمشیر کی حاجت نہیں
فقر کی دولت غنی کر دیتی ہے انسان کو / [illegible] جاگیر کی حاجت نہیں
بزم ہستی [illegible] / شمع کو تصویر کی گلگیر کی حاجت نہیں
[illegible] قفل در / [illegible] زنجیر کی حاجت نہیں
کام آخر ہے مریض درد ہجراں کا مسیح / چھوڑ دو تقدیر پر تدبیر کی حاجت نہیں
جو لکھا ہو سو لکھا کاتب تقدیر نے / اس نوشتے میں کہیں تحریر کی حاجت نہیں
قتل اگر مجھکو کیا ہے دفن کا تو حکم دے / بیگنہ کی لاش کو تشہیر کی حاجت نہیں
میری وحشت کا یہی عالم ہے اب تک [illegible] / کون کہتا ہے کہ اب زنجیر کی حاجت نہیں
کاٹتے ہیں آپ آہو آن کر اپنے گلے / اور شکار افگن تجھے نخچیر کی حاجت نہیں
کون ایسا ہے نہیں جو عشق کا تقصیر وار / جرم اگر ہے تو کچھ تعزیر کی حاجت نہیں
کیمیا سے جانتا ہوں خاک کو ہے دوست / میں ہوں مستغنی مجھے اکسیر کی حاجت نہیں

کیا لکھوں [illegible] صدمے جو ہجر یار میں
حال اظہر ہے کچھ تقریر کی حاجت نہیں

[illegible] عشق کی درگاہ میں [illegible] / [illegible] سلیمان کو بھی مرتبہ [illegible] نہیں

عالم الغیب ہے جو حالت [illegible] نہیں
[illegible]

کچھ زبانی کہیو مرے شوق سے
خط تو لیتا ہے پر پڑھا نہیں

مستعد مرنے پہ ہوں پر کیا کروں
سب دلِ اجل آئے مدعا نہیں

سوزِ غم سے استخوں اظہار ہے
کب تک کرتا ہے بیا کہا نہیں

وصل کی شب کیوں نہ پھر حیران ہو
تو نہ کہتا ہے میں سُنتا نہیں

جان کا دشمن ہوا ہے اعتدال
مجھکو پاکر وہ چھری پاتا نہیں

مدعا کچھ کچھ جو سمجھا ہے وہ شوخ
شعر بھی اب مجھسے پڑھا جاتا نہیں

کیوں تصور آپ کا آتا ہی یاں
میں تو واں آتا نہیں جاتا نہیں

حوصلہ کرنے لگا ہے تنگیاں
ضبط اب مجھسے کیا جاتا نہیں

ایک عالم حسن کا دیدار ہے
نکلے کس کس سی یہ چھوتا نہیں

مجھکو آنا ہے تو آجا تک اے اجل
جو چلا تیرا مجھے بھاتا نہیں

مینے مرنیکی توبہ کی تو کی
کوئی سافی بھی تو پھوتا نہیں

حسرتیں دلکی نکالوں کسطرح
یار کو تنہا کبھی پاتا نہیں

کوچہ ہے اوس حورِ وش کا یا بہشت
جو گیا واں پھر کے یاں آتا نہیں

کیا مزا پایا ہے تو نے کیوں دلا
غمگساری سے تو باز آتا نہیں

بھولتا ہے کب تصور یار کا
سانپ کب جاتی پہ لہراتا نہیں

ہجر کی شب کروٹیں کیونکر نہ لوں
کوئی پہلو دل کو چین آتا نہیں

یہ پسند آئی ہے اوسکو سادگی
مانجھے پر افشاں بھی چھوتا نہیں

جانتا ہوں دل سمجھتا نہیں
اسلیے ناداں کو سمجھاتا نہیں

ق
کیا سمجھکر مجھے فرماتے ہیں آپ
میرے گھر میں کیوں تو اب آتا نہیں

گلشن نہیں بہار ہو کنج قفس سے تنگ
ہستی ہے بحر اب ہمیں اک حصۂ حباب

سودائیوں کو عشق میں کرتی ہیں مشورت
جیسے ہیں آپ ویسے ہمارے مشیر ہیں

کہتا ہے سرو عبرت شمشاد سو تمر
آزاد ہیں رہی تو تمہاری اسیر ہیں

بلبل تمہاری پھبکی کہیں ہو جیسے جان
اوسدن سے اوس کی کھرکے اوپر غصہ ہیں

رکھتی نہیں خبر کہ ہے ذات و صفات کا
واللہ عیاں ہیں وہ بڑے نظیر ہیں

ہر طرح خاکسار ہیں رحمت کے مستحق
ہم کشت خشک ہیں نہ وہ ابر مطیر ہیں

نام خدا جہاں ہے اوسکا کمال پر
چودہ برس کا سن ہے وہ بدر منیر ہیں

یکساں ہے مرتبہ میاں اکسیر خاک کا
ہمت فرہاد شاہ کی ہم کو نقیر ہیں

صحبت برار ہو کہ نہ ہو رفد دیجیے
ہم پیر ہو چکے ہیں وہ طفل شریر ہیں

عیر نے لاکھ جوڑ مارے ہیں
پر ہم اونکے ہیں وہ ہمارے ہیں

اوڑتے ہر آہ میں شرارے ہیں
چرخ نے کج کئے ستارے ہیں

جیتے جی چھوڑتے ہیں کب یہ قدم
اجنبی ہم تسے فول مارے ہیں

تو ہے مہر سپہر حسن و جمال
اور سب ماہ رو ستارے ہیں

اختیار آپ کو ہے حضرت عشق
سب کرشمے غرض تمہارے ہیں

ہجر کی شب گزند دیتے ہیں
نیش عقرب ہیں جنبو مارے ہیں

جگر و دل جلا کے خاک کیے
تپ ہجراں کی کیا حوارے ہیں

ہجر غم میں اک آشنا کے لیے
منے کیا ماتہ پاون مارے ہیں

چھوڑا و حسرت ہم آغوشی
الگ گئی گور کی کنارے ہیں

ا ے

اپنے سنگ کو پکارے ہیں
ہر اک سرح وال دل جناون کا

ہو کلنگ ہیں سو اشارے ہیں
ہم ہیں اور غم ہے داغ ہے دل ہے

دوسے لاگی گشت ہے نظارے ہیں
رشتہ ساختہ ہیں کیسو یار

نقطے ہیں رسوا سے ہیں
شمع تربت ہری جلاتے ہیں

روح کی ہی فرض جلاتے ہیں

نرسے ہے حوصلہ رقیبوں کو
خشک کیونکر نہ ہو گہن کیطرح
زندگی میں بھی ہے فشار قبر
گرے شیشہ نہ دست ساقی سے
چلے تیر ہیں کتے ہیں گل کہا
یاد آتا ہے گشت کوچۂ یار
پھوٹیں یہ آنکھیں خون ہو یہ دل
لطف ہجر بغیر کا کہیں شاید
جیب و دامن ملا جو وحشت میں
شوق دیدار و حسرت گفتار
حال دیوانگان عشق نہ پوچھ
آپ کو کہتا ہوں اوسے پاکر
کرتے ہیں زلف یار میں شانہ
دھو چکا ہوں میں اپنی جانب ہاتھ
دردِ دل جب بیان کرتا ہوں
دانت میری زبان پہ لیتے ہیں

جاوے صحرا سے عشق کے اے رند
سانپ بنکر مجھے ڈراتے ہیں

ہے ہجوم رو و غم تشویش پر دل میں نہیں
آتش افروزی کی گرمی داغ ہائے دل میں نہیں

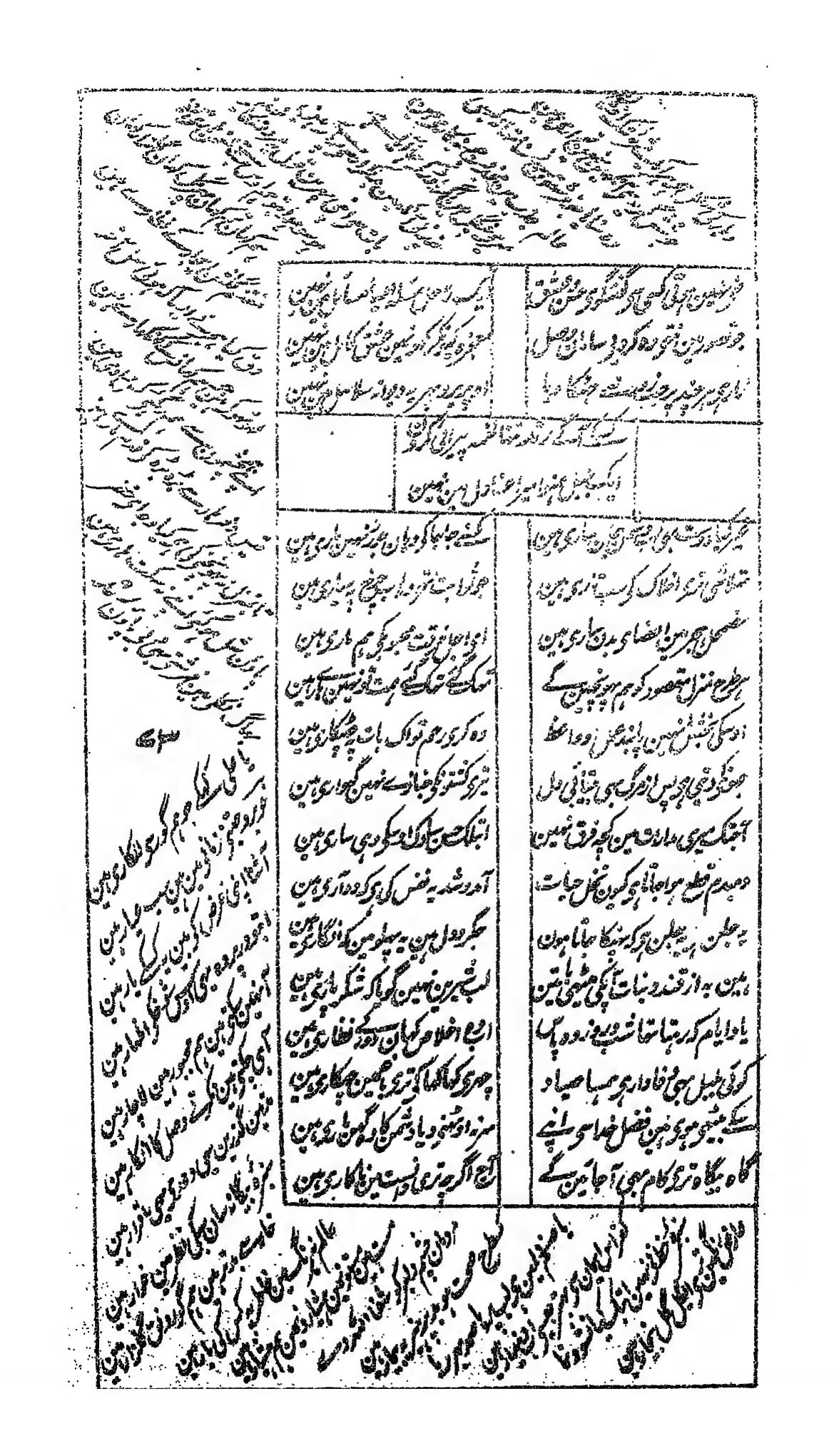

[illegible]

گستی [illegible] ساقی ناخدا
[illegible] ہم
یا تو [illegible] تھا [illegible]
[illegible] نہیں
اک [illegible] جال
[illegible] کا ہوا
[illegible] غنچوں [illegible]
[illegible] مشتاق ہیں
یوں [illegible] کا جہاں کا انتظام
خذر تیری کر چکا ہوں میں گریباں کو یاں
دوستانہ گفتگو بھی [illegible] پہلو نہیں
مختلط ہو [illegible] نام [illegible] و عار
ہر رگ [illegible] دست [illegible] جمال یار ہے

[illegible]
[illegible] رفتار ہیں
[illegible]
حسرت آمدہ [illegible] ہیں
موئے گیسوئے بتاں بساختہ [illegible] ہیں
کل ہی [illegible] آج جو مختار ہیں
یادگار [illegible] کچھ تار ہیں
ضمن میں [illegible] انکار ہیں
آگے ناحرم [illegible] سرار ہیں
صورت [illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible] گھر نہیں

[illegible] — [illegible] خبر نہیں

[illegible] — [illegible] جگر نہیں

[illegible] — [illegible] کمر نہیں

[illegible] — [illegible] اثر نہیں

[illegible] — [illegible] نہیں

تاریک تھا [illegible] نظر میں جہان ہے — [illegible] جگر نہیں

ایام [illegible] پیری کے جا چکے — ناسور [illegible] ہو گیا داغ جگر نہیں

[illegible] — کیونکر کہوں کہ حال کی میرے خبر نہیں

تشبیہ کیا [illegible] — [illegible] کمر نہیں

صاد [illegible] عشق ہو غرض — [illegible] نظر نہیں

کھویا گیا ہوں آدمی الفت میں کس سے [illegible]
برسوں گذر گئے مجھے اپنی خبر نہیں

گلی لگائیں بلائیں لیں انکو پیار کریں — جو بات انکو نوشت ہزار بار کریں

یہ ہاتھ کیسے ہیں بیکار کچھ تو کار کریں — بہار آئی گریبان تار تار کریں

[illegible] اب اوسکو جو ہمکنار کریں — تسلی کیا تری اے جان بیقرار کریں

[illegible] وہ تکو پیار کریں — ہزار طرح سے کیے جبر اختیار کریں

گرا جو سیل عناصر کی چار دیواری — خراب خانۂ تن چشم اشکبار کریں

[illegible]

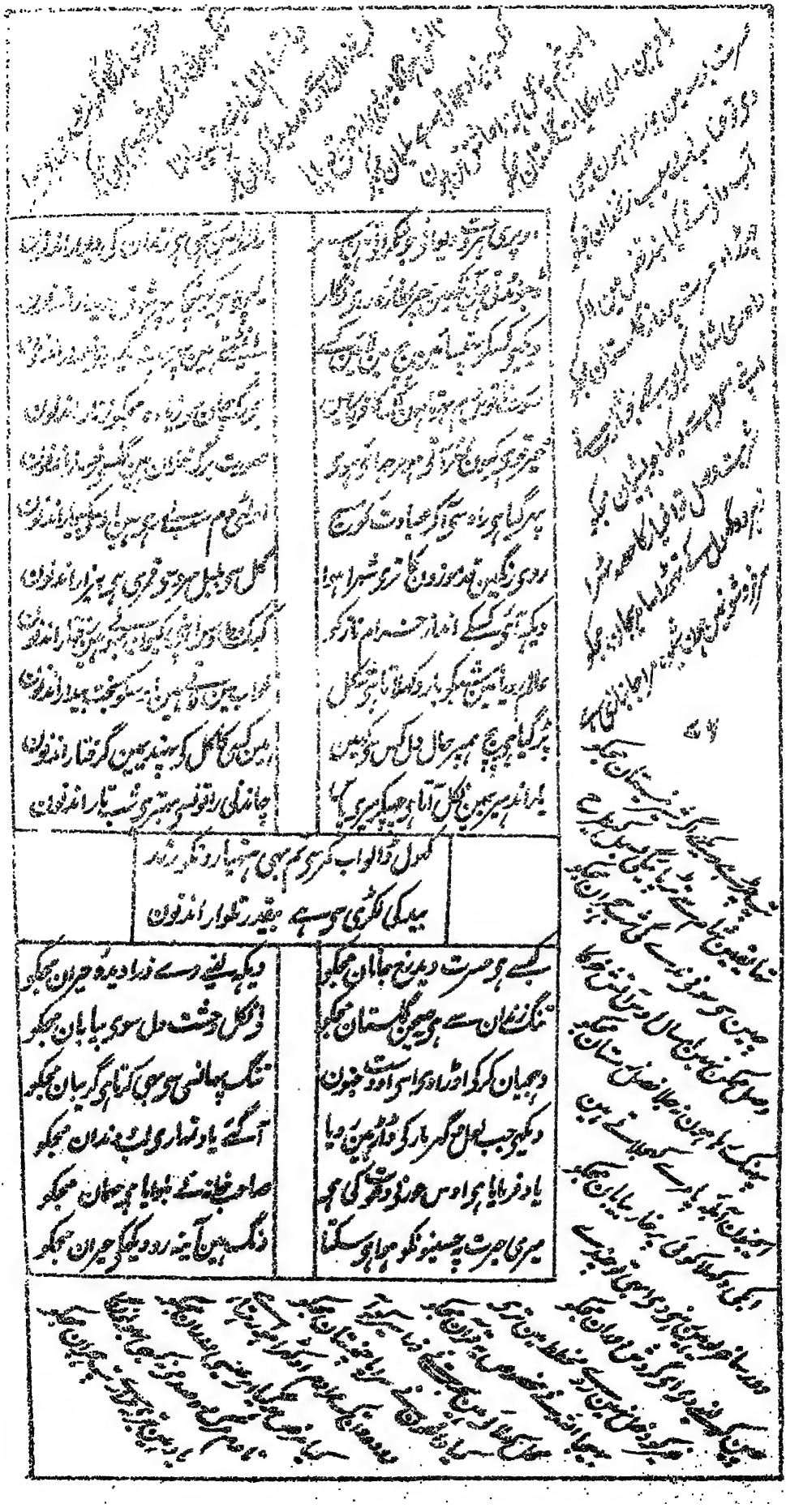

چاندنی کا لطف کرتی ہو دو چند دل پر
زلف کی ٹھنڈی ہوا کھاؤ بہار باغ جنت

یاس ہجر و بیکسی سے اور موت ناگہاں کی
آرزو گیا چھوڑ کے وہ میرا جان مجھکو

پنجۂ مژگاں ہوں نیچے جھکے نگاہیں نیچی
آج ہو جائے تو ہو جائے گا پیمان مجھکو

کھینچ لے عشق و محبت کا علاقہ تری ہر
آج ہو جائے تو ہو جائے گا آسان مجھکو

زندگی ہوگی تو پھر ہوگا ملاقات کا وقت
ابتو لینے ہی بلاتی ہے شبستان مجھکو

گر گیا برف میں کٹ کٹ کے جو سر دشمن کا
ہو گیا ہو گا یہ ہتھیار پشیمان مجھکو

سرمگیں چشم کی الفت سے کیا نا طقہ بند
دین نہ تکلیف سخن رشد سخندان مجھکو

نمود خط ہوا حسن و جمال لینے کو
یہ چور گھات میں تھا کب سے مال لینے کو

ابھی ہو عازم جنت اگر یہ حسن پرست
چلیں جو رشتۂ صاحب جمال لینے کو

ضرور چاہیے مستوں میں اک نہ اک ہشیار
وگرنہ کون ہے ساقی سنبھال لینے کو

تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن میں
خدا نے آنکھیں دیں انسان دیکھ بھال لینے کو

بہت نہ تیز کرا ترک خنجر و شمشیر
نگاہ بس ہے کلیجا نکال لینے کو

کھلا یہ عشوۂ دہر میں سہو پنجۂ حال
ندم ہی آئے ہیں پنجۂ وبال لینے کو

پناہ مانگ دلا آہ دردمندان سے
سنجان مسل کسیکے وبال لینے کو

سفیر تو نے تو کی گفتگو نہ یار سے ملے
میں آپ جاؤں گا اب کی سال لینے کو

یہ مہین نہ ٹالیے آیا ہے دور سے مشتاق
بلائیں آپ کی جنت جمال لینے کو

شب فراق کے ہمراہ روز آتا ہے
ہمارا خواب تمہارا خیال لینے کو

نگاہ دوانع تجھو کب نور مہر سے ماہ
کہ تنگ جانتے ہیں آکمال لینے کو

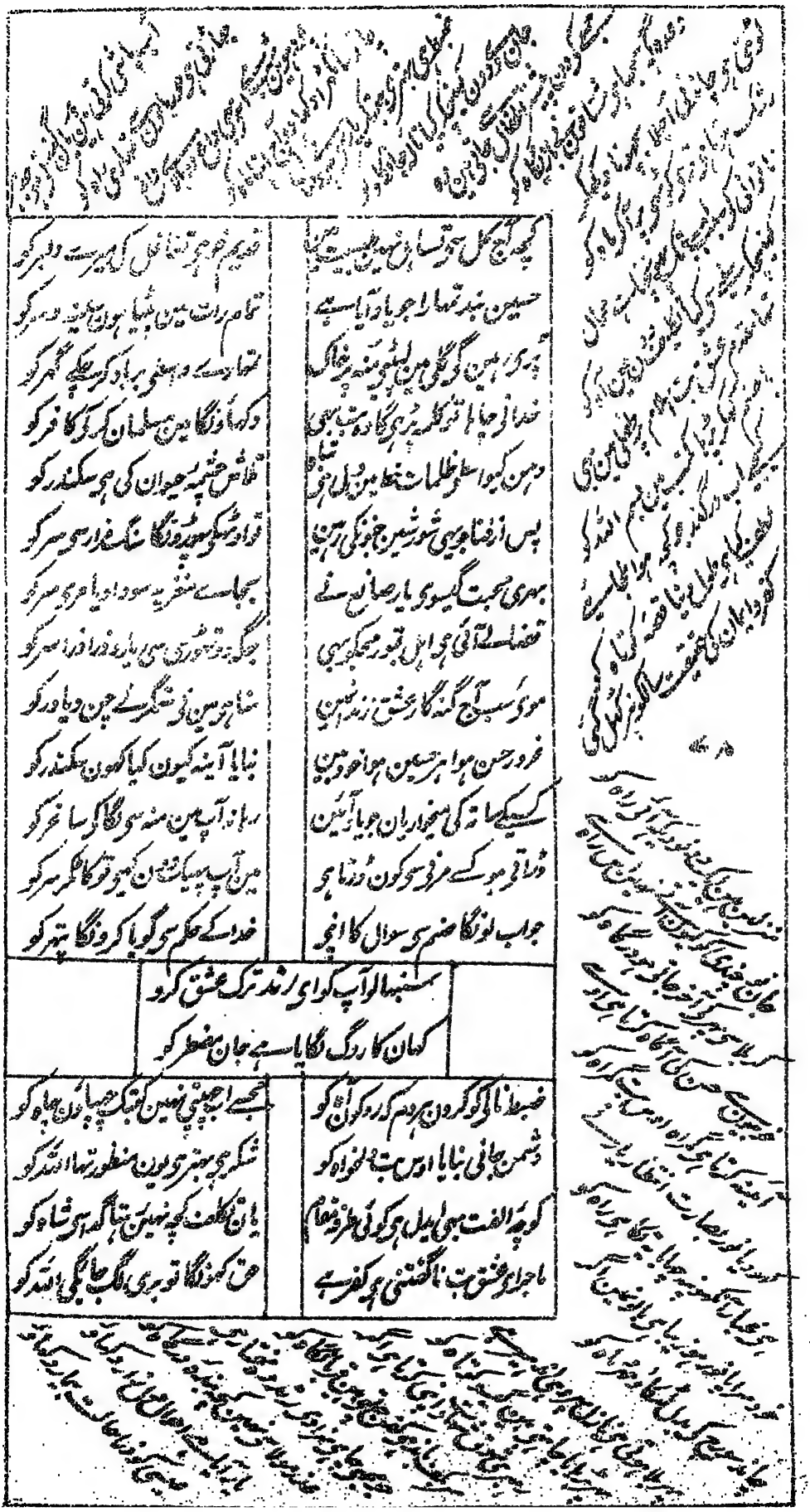

مشتاق ہوں دیدار دکھاؤ

اوس ترک مہ رو کو جو ذوق شراب ہو
ساقی بنے مسیح قدح آفتاب ہو

آمادہ میری قتل پہ تمامی شتاب ہو
چھوٹوں عذاب سے میں تجھی بے حساب ہو

اک ترک بادہ نوش کی فرقت میں دی ہے جان
پھولوں میں میری چاہیے جام شراب ہو

نوبت نہ آوے اور کوئی ہو وہ گناہگار
پہلے جو سب سے محشر کے میرا حساب ہو

ساقی پلا شراب جو کیفیتیں اوسمیں
مجکو بھی ہو سرور وہ بت بیحجاب ہو

رسوا کیا اوسی نے مجھے متہم کیا
اوعشق پردہ در ترا خانہ خراب ہو

چلکر چڑھاوے قبر پہ عاشق کی اپنی پھول
روح اوسکی شاد ہووے تمہیں بھی ثواب ہو

مرجاؤں میں تو گار پہ سب سے جدا مجھے
بیچین ہوں مری جو مجھے بیعذاب ہو

مجکو سبی یاد مین نظر و صبا
جوشہ مینا پہ جبہا یا نہ کرو

خود مین دیوانہ ہون ہر ہر مژہ پر
مجکو نظرون مین اٹھایا نہ کرو

ہر نفس مین آہ پر زیادہ دم
مجکو دیوانہ بنایا نہ کرو

ہم اسی نوک سے مر جائینگے
لاش پر نشتر جبہا یا نہ کرو

لوگ سودائی ہر ہر جا کہین
دہری مستی کی لگایا نہ کرو

ہیزہ انگشت نمائش ہلال
جان نو چندی مین جایا نہ کرو

اے ابر اپنے خدا کو مانو
کبھی دل کو دکھایا نہ کرو

مین تو حاضر ہون ہر زہ مین
تم کرو مجھے خفا یا نہ کرو

دھوکے دریا مین ہمیشہ کھاتے ہو
آگ پانی مین لگایا نہ کرو

مجھے خلوت کی ملاقات رہے
روز جلوت مین بلایا نہ کرو

واسطے بندے کے خدا ملتا ہے
جان صحبت مین ٹھکایا نہ کرو

دیکھنے والون کی جانب دیکھو
اسطرح آنکھ چرایا نہ کرو

شرم بیجا ہے ہر اک تے ہو
اچھی صورت کو چھپایا نہ کرو

جاؤ دریا پہ نہ تم غیر کے ساتھ
ایسے پنڈے پہ تو نہایا نہ کرو

دانت پیسا نہ کرو عاشق پر
جان یوں ہونٹ چبایا نہ کرو

چارون وصل مین ہیں بیٹھے دو
آٹھ آٹھ آنسو رلایا نہ کرو

لوگ بد وضع کہین گے تمکو
میلے ٹھیلے کبھی جایا نہ کرو

جان کس کام کا ہے بھولا پن
دم مین ہر ایک کی آیا نہ کرو

عاشقون کی بری گت ہوتی ہے
تم ستاری تو سیکھایا نہ کرو

خون ہو کر تو جگر آنکھ سے ٹپکا ہوتا
اور دو کھلنے ہی فرقت میں ابھی کیا کیا دیکھو

لے تو کو چہ جاناں کی فرشتے نہ تھا ل
کھولکر گور سے تختے مرا مردہ دیکھو

سب یہ عبرت کا محل اہل بصیرت نکلے
جو کبھی آنکھ ذرا تک نہ میں کھولا دیکھو

صورت کرکٹ شب نظر آئیں گی
مشعلین میرے جنازے میں جلا دیکھو

واری عشق میں کیا کام ہر نامرد و نکما
بیشۂ شیر میں روباہ و خرگوش کا دیکھو

بیدؔ یار کے کوچے میں نہ جاؤ اب رہنہ
اور گھر تاکو کوئی اور محلا دیکھو

چشم و عدت سے اگر یار کا تماشا دیکھو
سمجھو خورشید جہانتاب جو ذرا دیکھو

یہی کہتا ہے پھر وہ رخ زیبا دیکھو
پھر ہوا اس دل دیوانہ کو سودا دیکھو

سرو پا کا نہ ہے ہوش یہ صحبت ہو
چشم انصاف سے اوسکا جو سراپا دیکھو

میں ہوں مارا ہوا اک آفت بالائی کا
مجھکو کیا دیکھتے ہو وہ قد بالا دیکھو

پھر اوسی دشمن جان ہی یہ ملا ہر پھر کر
دل ہمارا نہ کسی اور سے بھلا دیکھو

خاکساری کی حقیقت سے اگر ہو آگاہ
تم مٹا ڈالو جو اکسیر کا نسخا دیکھو

ہے بلا الحذر اے چاہنے والو مانگو
اژدہا سمجھو اگر زلف چلیپا دیکھو

زبہ کفر ہے کس بات میں کم ایماں سے
شوکت کعبہ تو ہے شان کلیسا دیکھو

منتظر آپ کی جانکنی ہے یہ جان حزیں
ہے یقین اب کی جو آؤ مجھ مردا دیکھو

نبد انکھیں ہوں تصور ہو اوسی کا ہر وقت
کچھ دیکھو جو کبھی وہ رخ زیبا دیکھو

ہو نہ اوس صاعقہ طرز کو مشتاق بہت
بہر غش آجائیگا یا حضرت موسے دیکھو

دل یہی کہتا ہے اوس مہ کی جو جاں کے سوا
میں نہ بھولونگا کسی اور سے بھلا دیکھو

کون سی صورت کہ جو تیری نہیں ہم راز عجب
شنا ہو گئی نرگس کی جگر ... ہے

ترک کیجئے ابھی کہیں شوخ خود ناز سے
نہ کہنا چونکہ نرگس بیمار کو بھی چین دیا ہے

خون دل آخر آنکھوں سے ... رشک
ہے یہ سختی مرگ کی انسان پہ دشوار ہے

چشم میگون صنم کا ہو جو کوئی شیفتہ
تو ہی اے ساقی بتا دے کیا ہشیار ہے

ترک خوش چشمان کیا دونو سے کچھ مطلب نہیں
نرگس شہلا ہو یا نرگس بیمار ہے

کفر و ایمان ایسی دنیا سے ہیں اے یار شیخ
عشق کو انسان اگر سمجھے تو دشوار ہے

کس میں ہے یہ تیرے سوا اے جز نوازی کی صفت
کون ہے مشکل میں جس نے بندے کا اغیار ہے

قید کفر و دین سے ہیں آزاد ہم زندان عشق
دونو یکساں اپنی آنکھوں میں سبحہ و زنار ہے

کوئی غفلت میں جوانی پیری میں کر یاد حق
رات بھر سویا کیا اب صبح ہے بیدار ہے

پھول بھی پھلنے نہ دیا شاخ کو تلوار کی
یہ زمین سبز ہوتا جو غریب آزار ہے

پاس اظہار محبت بھی مجھے انسان کو ضرور
یا صنم ملتے ہیں لیکن یہ استغفار ہے

یار کی بھی ہو بہن کیونکر نہوں عالم سفید
خوبصورت ہوتی ہے پیدا جو تلوار ہے

خاک چھنتا ہی مجنوں کے لیے او کجرو شہ
آسمان لیلے اگر بیٹی مری ... کا ہے

سنتے ہیں ہوا زبان شور عشاد آنکر
گل سے رنگیں باغبان تیری ... گلزار ہے

زورق تن کیسے ہو دریائے ہستی میں تباہ
ناخدا ہے خدا اپنی کشتی پار ہے

تیرا قصہ اے صنم ہے خدا کی ہے دلیل
ڈھونڈتا ہے اس کو جس سے خدا بیزار ہے

تو ہی کر دشمن یہ صفت منظور سکاوہ
فتح ہر اوس کی لڑائی جس کا جیلے وار ہے

۸۲

[illegible]

وہ [illegible] سنگ کی [illegible]

[illegible] کہ [illegible]

[illegible] گرفتہ [illegible]

[illegible] پاسے [illegible]

[illegible] ہجر [illegible]

[illegible] اگر [illegible] نام [illegible]

[illegible] کو [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں [illegible] نام [illegible]

[illegible] عاشق [illegible] نام [illegible]

[illegible] سے [illegible] ستمگر [illegible]

[illegible] سمجھ کر [illegible] نام [illegible]

وہ [illegible] ہوا تھا [illegible] جسکا ہو غم اہل عالم کو

[illegible] عالم کو

کہیں [illegible] عصمت [illegible]

مثال [illegible] محبت

کیا [illegible] آتش کو [illegible]

[illegible] سراپا [illegible]

[illegible] جسکو

[illegible] کی طرف [illegible] کو

مثال [illegible] جان [illegible]

[illegible] اقلیم کی زیر نگین [illegible]

[illegible] ابرو میں

[illegible] ہم [illegible]

[illegible] اپنی [illegible] کو

کیا مطعون [illegible] کو

خدا [illegible] یا گدا [illegible] مریم کو

دیا کیا حوصلہ [illegible] فرزند آدم کو

گل و گلزار کر سکتا ہے [illegible] کو

[illegible] محرم کو

سلیمان [illegible] خاتم کو

[illegible] تعظیم کے خم کو

خدا سے [illegible] محبوب عالم کو

[illegible] سلیمان کی انگوٹھی [illegible] خاتم کو

اگر تشبیہ دیں [illegible] کو

اگر گل سے بہتر جانتی [illegible] شبنم کو

کیا سمجھائی ہو اور تو جلوہ گری نرالی دیکھو
ہیچ مدان اسان کی کچھ ہو یہ نرالی دیکھو

خندہ زن ہے شمع شبستان میں ہر اک عشق
کیا سفت کیا دل جلا بھی نرالی دیکھو

خندہ جبیں ہے وحدت شوخ کو پیدا کیا
نقشہ جمنکا یا نسیم سحری نے دیکھو

صبر و قرار و طاقت و ہوش آنی زد یا بیخبری نے دیکھو

جو کہ شناسائی پر شانی آنی ہی پڑی
وہم خالی مری شوریدہ سری نے دیکھو

عرصہ حسرت پرواز نہ نکلی دل سے
جی کی جی میں رہی کسی نے دیکھو

دیکھکر اپنی گلی میں کئی تہ مارے
مجکو دیوانہ بنایا ہو پری نے دیکھو

جان مشتاق ہو عاشق کی کیا برق کا کام
کیا غضب ڈالا ہو یہ جان نرالی دیکھو

آنکھ پر گئی ہو نیند سی تالوک زبان
بھون ڈالا مجھے سوز جگری نے دیکھو

کھل کھلا کر نہ ہنسو میں نہ کہا کرتا تھا
قہقہہ سیکھ لیا کبک دری نے دیکھو

بہر گلگشت چمن میں اوسے آنی ہے
گل کھلایا ہو نسیم سحری نے دیکھو

پا بزنجیر ہو ہے طوق پڑا گردن میں
قید کر دا دیا شوریدہ سری نے دیکھو

چھوٹتا مجکو نظر آتا ہو اب بخط قدیم
نئے انداز سے اوسکو تری نے دیکھو

تا چمن لائی صبا دوش پہ مانند نسیم
پر نکالے مری فریاد رسی نے دیکھو

بند ہوں باب اجابت جو دعا مانگوں رند
کیا دکھایا ہو اثر بے اثری نے دیکھو

چلتی رہی اوس کو چمن میں ہوا ہمیشہ
لالے ہی نکلتے رہیں دو چار ہمیشہ

گل کھلتے رہیں چہچہے کرتا رہے بلبل
یارب رہو آباد یہ گلزار ہمیشہ

ہم زندہ ہوے شاہد مقصود سے واصل
جگر میں رہی کافر و دیندار ہمیشہ

جلوہ ہے تا تو نظارہ کا طلبگار کب ہوا
کعبہ ہے جبرا ہی تو تجھ سے رخصت بیمار آنکہ

باغ ہین برگ و صفا ہی روش گل پہ کیا نثار ہو
برسون دیکہا کی ہی تری چشم خمار آنکہ

بات ہی تو ہے ٹکٹکی تو چند دیر ہی بہی بندہ
شرط ہارنیگا جیتیگا جیتیگا ہارنیگا آنکہ

دوست ہے شمن کی آنکہ مین پابند غیر ہے فیض ہے
کہتی ہین ہر کرم پہ کہ فرد دنیا دار آنکہ

ابر ہو باران ہو موج ہو دریا ہو ساقی ہو مین ہون
بے تکلف بانده دے یہ مے میکا تو ہی اٹھا آنکہ

تیغ مین ہے ہمرہ داد خاتمہ سمجھنا ہمکو تو
دانتی ہی ہاتی ماندین پر ہی طوار آنکہ

دیدار فردای قیامت پر ہے ملتوی
روز محشر تک کہولین طالب دیدار آنکہ

بیچی کر لیتے ہین سر ہاکر دم گفتار آنکہ
بات بہی کرنے نہین مجہ دیکہ کر چار آنکہ

رات دن ہا ہو مثال دیدۂ بیدار آنکہ
پہوڑ دالیگا تو کیا ای انتظار یار آنکہ

کیا عجب ہی جو جہکی رہتی ہی تیری یار آنکہ
بیشتر کم کہوتے ہین ہم دم بیمار آنکہ

مے پلا ہر ایک کو اوسکے بقدر حوصلہ
ساقیا پہچان لینا مست اور ہشیار آنکہ

حسرت عید اوسنے پیدا کیا حال زدی
پہیر دیگا اب کوئی دم مین تڑپ بیمار آنکہ

جان قربان ان اشارونکی بلا ابرو کو تو
صدقے اس چشمک زنی کی بے تکلف مار آنکہ

صورتا سور کیون ہر دم مہا کرتی ہی تو
مجکو بتلا دی کہ کیا تجکو ہوا آزار آنکہ

خشم مین تہا ہون پڑا اکثر کبی آنکہو تکر مند
کہولتو دیتی نہین ہی حسرت دیدار آنکہ

دیکہ لیجا ہی جو اکر ایک پر ثابت نہ ہو
کام کر جاتی ہزارون مین تری عیار آنکہ

حسن کی طلاب اگر وہ ہی تو جانے دی دلا
تجکو کیا مطلب ہے اپنی فعل کی غمخوار آنکہ

منہ دکہا سہر صدا بس ہو چکا شرم و حجاب
کب تلک تر سوتر و دیدار کو ای یار آنکہ

[illegible]

ترسو رہے نیند کو اور دیدۂ بیدار پڑے
کیوں نہ ہر بار قدم جانب کہسار پڑے
کوئی تقصیر کرو گر کی ہمیں [illegible] پڑے
پھر گلا تیرا نہ او بلبل گلزار پڑے

اس میں ہیں نہیں [illegible] محمد [illegible]
حسرت اتنا ہی ردیف اسکی نہ بیکار پڑے

[illegible] سے گذر رہے ایذا گذری
ہجر میں تیرے کیا کیا گذری

تب میں جان ہی پا گذری
[illegible] کہو تم پر کیا گذری

کیا کہے حال فرقت
گذری جو کچھ جانا گذری

الفت نے کر دیا کافر
یہ کیا بار خدایا گذری

آتے نہیں تم عرصہ گذرا
منع کیا کسنے کیا گذری

گذرے جس دم ہم دنیا سے
ہمیشہ جانا دنیا گذری

بحر جہان میں زیست ہماری
شکل حباب دریا گذری

کس سے کہیں کون سنے گا
کیا کیا گذرا کیا کیا گذری

کہتا تھا میں عشق سے باز آ
دیکھا جو دل شیدا گذری

مر بھی گئے ہم وا رے غفلت
اون کو خبر بھی نہ اصلا گذری

اب تو ہے شغل خون آشامی
نوبت جام و مینا گذری

کافر پر بھی نہ گذرے ایسی
ہم پر جو بت ترسا گذری

وقت مرگ یہ جی میں گذرا
زندگی اپنی بیجا گذری

۸۷

[illegible]
دیکھا ہمیں نگاہ حیرت سے
[illegible] قیامت سے

[illegible]

تم پہ جو کچھ ہو اسدؔ داغ تمنا نہ کرو
کیوں برہمن پہ ستم ایسے بزرگوں پہ روا

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

شکن زلف عنبریں کیوں ہے
نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

ہم کو اس کے سوا نہیں کام
حسن کیا شے ہے اور ادا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں جو بولا کہا کہ یہ آواز
اسی خانہ خراب کو کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

۸۸

جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

شکن زلف عنبریں کیوں ہے
نگہ چشم سرمہ سا کیا ہے

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

ہم کو اس کے سوا نہیں کام
حسن کیا شے ہے اور ادا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں جو بولا کہا کہ یہ آواز
اسی خانہ خراب کو کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

رند موقع ہے عرض حال کرو
یار تنہا ہے وقت غنیمت ہے

کوچے سے تیری عاشق شوریدہ سر گئے
سب پانچ دم کو ساتھ لئے شور و شر گئے

مانند برق چشم زدن میں گذر گئے
یہ بھی نہ سمجھے ہم کہ ہوا کیا کدھر گئے

ثابت ہوا جو کشتۂ چشم سیاہ یار
آہو ہری ہزار کی سبزے کو چر گئے

رو کر کہا جو میں نے کہ مرتا ہوں میری جان
ہنس کر دیا جواب کہ پھر کیوں نہ مر گئے

دیکھو جو ہوشیار ہیں سو سو طرح کے رنج
غفلت کدی سی دہر کی ہم بے خبر گئے

احوال کس سے پوچھیے یاران رفتہ کا
وہ بھی نہ پھر کے آئی جو لینے خبر گئے

سنیو سیانہ بھی ہے یار و شنیدنی
لے لیکے خط جو میری کئی نامہ بر گئے

کہتا ہے کیا وہ شوخ کہ جیتے ہیں رند کیا
مدت ہوئی کہ میں نہ سنا تھا کہ مر گئے

کوشے پہ جب چھپے کہ وہ رہرو ہیں چڑھا
شمس و قمر نظر سے ہماری اتر گئے

گلزار روزگار میں وہ خوش نصیب ہے
دامن میں جو بھر گل امید بر گئے

ہم حشر میں جو لیکے یہ داماں تر گئے
سب پیر ہے اسکا ابر کرم سب گناہگار

آیا نہ آج تک کوئی لیکر جواب یار
قاصد گئے سفیر گئے نامہ بر گئے

غرقت ہیں نیل اشک کا عالم جو ہے سو ہے
دریا ہزار بار چڑھے اور اتر گئے

بخشے کیا نہ گلگلی روش باغ دہر میں
نکہت نسیم ہم ہوا آئے ادھر گئے

ہم آفتاب بام ہیں یا ہیں چراغ صبح
کیا اعتبار شام کو یا سحر گئے

پہلے نہ آگے گلستان دہر میں
ہم وہ شجر ہیں باغ سے جو بے ثمر گئے

اب تک وہ ایک ایک سے کرتی ہیں تذکرہ
ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے

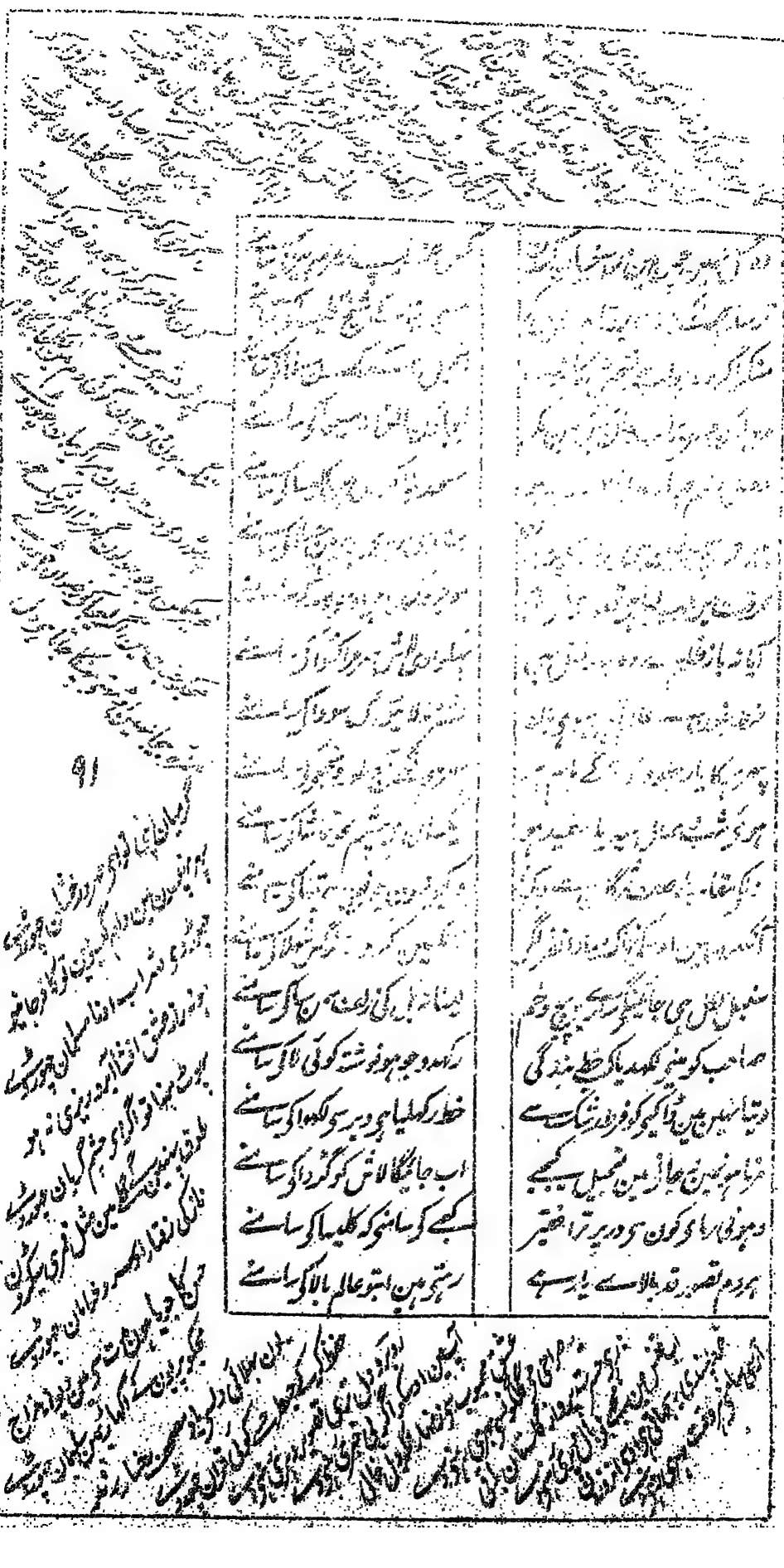

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
منصب کچھ [illegible] چشم [illegible]	[illegible]
خاک [illegible]	[illegible]
[illegible] آیا [illegible]	دست [illegible] لباس [illegible]
اوکمان [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] سو بار [illegible]

دل [illegible] محبت سو [illegible]

تم تو [illegible] دامان نکل گئے	ہم چاک کر کے اپنا گریبان نکل گئے
تم آئے [illegible] گریبان نکل گئے	[illegible]
سیلاب اشک [illegible]	[illegible] گریبان نکل گئے
ثابت [illegible]	اقرار کر کے آپ [illegible] نکل گئے
دست جنون [illegible] قدم رکھا	دامن تو [illegible] چاک گریبان نکل گئے

۹۳

[illegible]

جسطرح چھوڑ جاتا ہے سانپ اپنی کینچلی
سجاتی ہے تجھ بن تری حسرت میں جان نکل گئی

پر نوچتے ہی تیرے ہوئی ہیں یہ رفعتیں
شہپر ہے تیرا یا رگِ شہ رگ جان نکل گئی

تیرے ہی دیکھنے کی محبت سنی نہ تھی
ہر کوئی تجھ پہ ہو کے فدا سو زبان نکل گئی

دیکھا جو تو نے آنکھ سے بھر کر پلٹ کے پھر
حیران ہو کے تیری پریشان نکل گئی

ایجاد تو نے آ کے جو انگیا غضب کی کی
دم خیز و ماشقوں کی مری جان نکل گئی

عشاق تیرے کوچہ میں سو سو تو ہو گئے
بسمل تجھی تو ایک گل خندان نکل گئی

تاریک ہے جہان ہماری نگاہ میں
تجھ آج کس کے گھر سے مہ تابان نکل گئی

معلوم تھا کہ آج تو آئیگی اس لیے
ہم شام ہی سے تا سحر و شب ہجران نکل گئی

عشق بتاں میں مفت شتاب دنیا ہی کی
تم دن سے کیا ہو خاطر مینان نکل گئی

ہر گھات پر چڑھی ہیں ترے ہر محال سے
قابو سوا ہے اور دل ناداں نکل گئی

ٹھہرا نہ کوئی سر کو میں تیرے سامنے
سنگ سے واں اصل در جان نکل گئی

عاشق تمام لعنت کو جانے ہے ہم سے
سن سنتے ہی گفتگو سے پریشان نکل گئی

دیکھی جو دست برد تری ترک چشم کی
خرقہ ریا و کاٹ کی جانان نکل گئی

مدت ہوئی کہ تجھ میں سلسلہ نہیں
پہنچی ہے تیرے گیسو پیچان نکل گئی

کیسے رفیق آہ پہ تری میں چل سکے
منہ میں زبان رہ گئی ندان نکل گئی

گر انقلاب دہر یہی ہے تو دیکھنا
روباہ ہے کہ شیر نیستان نکل گئی

فرقت میں خوش نہ آئی میں سیر پنج زدہ
گھبرا کے سوئے کوچہ جانان نکل گئے

کیونکر کہے گی ہمسے ملاقات آپکی
واللہ کیا ذلیل ہے اوقات آپکی

یہی قول و اقرار باہم ہوئے تھے — قرار اپنے جی بھی ہمارے تمہارے
نکل جائیگا دم جو پہلو سے ہم کے — مرینگے زندگی بھی ہماری تمہارے
تبرقع سے اپنے پھر آ ہو فاحش — غرا دو جہان ہی ہماری تمہارے
سہے تیغ ابرو تو کاٹوں سے گلے کو — سمجھنے لگا ہوں اشارے تمہارے
نہ رانوں گا ہرگز نہ مانوں گا ہرگز — تو بس اب بھیجا بھی ہماری تمہارے
یہیں بس چکا ہوں بدر جگر چھینے — جو ہیں شغل ہدیا کنارے تمہارے
مرا جذب الفت تمہیں کھینچ لایا — اثر کچھ ہوا دلنشیں بار بے تمہارے
قسم سرگلیں چشم کی کھا چکا ہوں — نہ بولونگا میں ورنہ کلمے تمہارے
ہوا ہوئے پردہ راز محبت — چھپاکر چھپاؤ ہی پیارے تمہارے
ہوئی عشق مشہور شہروں میں جانی — تمہاری ہماری تمہارے
ادا ناز غمزہ تبسم تکلم — سب انداز ہیں چاہ پیارے تمہارے
وہ انس ہو تم کا کل و گیسو یار — نہیں بھنگے پانی ماری تمہارے

وحسن کی کیا ہو میں وہ نرنگین
نشے رندو سب اتاری تمہارے

جب صبا راز الفت کی اوس کی چھپاتی ہے — کو بکو عنبر فروس کی بو آتی ہے
ساقیا جو کے بدلی جو کبھو آتی ہے — حسرت ساغر صہبا و سبو آتی ہے
کر دیا غنچہ دہن کر گیا کلی آکر — بوئے گل تجھ جواب بے جو آتی ہے
سال آئندہ تلک زیست اگر باقی ہے — میکشو فصل مے جام و سبو آتی ہے
یاد کرنا بھی ترا ہے ہو عاشق کو لیے — دم اکھڑ جاتا ہے جی کی جو کبھو آتی ہے

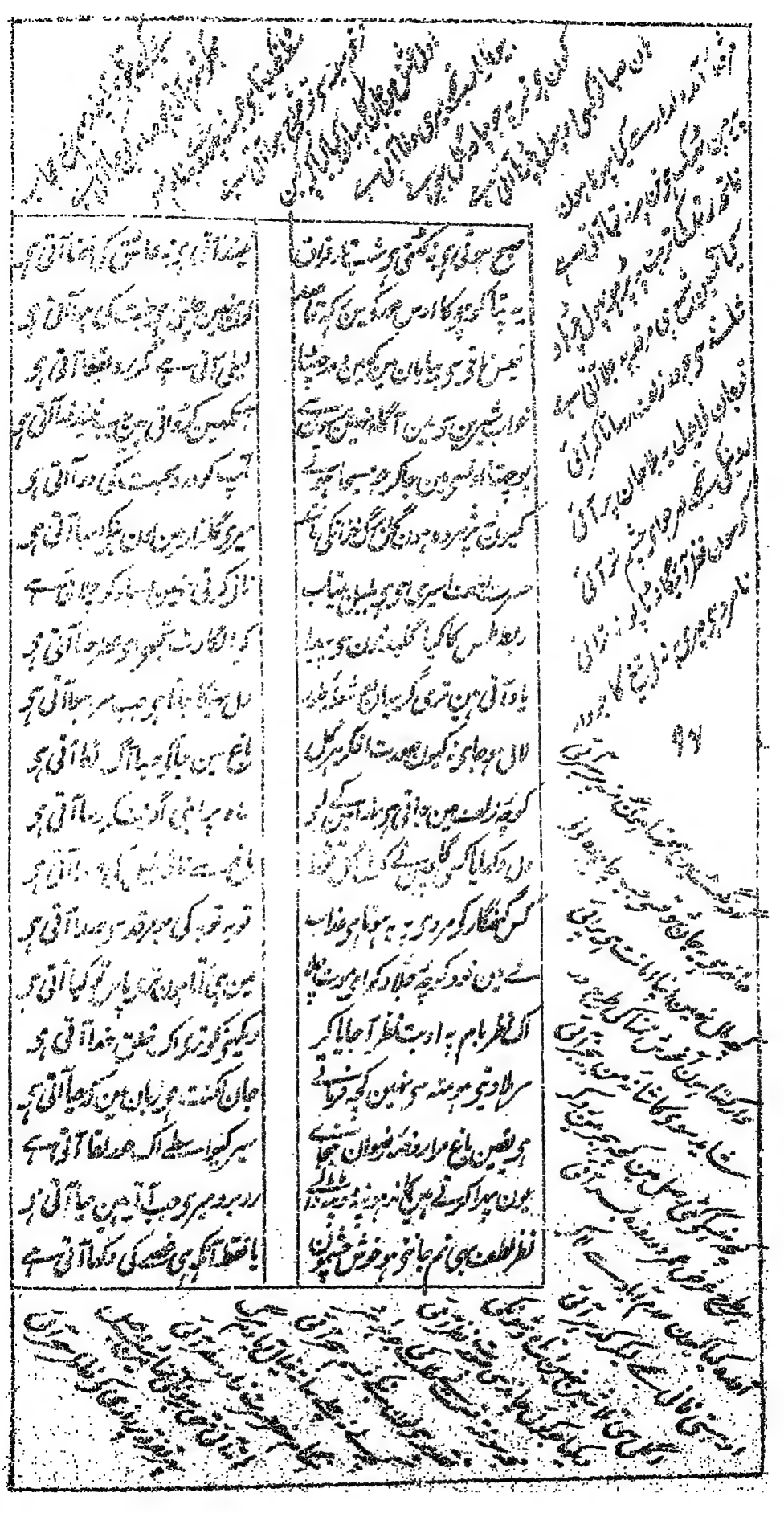

یار آتا ہی بار آتا ہی دل کہ چاہا مجھے
یاں تجھے خبر ہے شب زندہ دار آتی

اعجاز جنوں ہی جو چلا میں ہو صحرا
ہر خیر مرے پاس ہے از خود ادھر آتی

دولاب کا عالم ہے فرقت میں ہمیشہ
خالی ہوئی اک چشم تو اک چشم بھر آتی

ہمراہ جو تھی نخبت کی ہر گشتگی بخت
تا باب اجابت گئی اور اثر آتی

اخفت تری ہی موج روان سیاہ ہے
آمیز صبا کی خوں ہیجا ہے کدھر آتی

دل ہے صبا کا سو تو دوست تماشا یک شعبدہ ہے
اندھیاری بھی ہے خیرت نمسر نظر آتی

پوچھو نہ کوئی مجھ سے کہ قاصد تو کہا کیا
کچھ اپنی خبر بھی نہ رہی وہ خبر آتی

دل کہتا ہے کہ میں ہے ہوں تم گھونٹ لہو کے
خالی کرو رو رو کے اگر چشم بھر آتی

دل پہلو میں جلتا ہے منافق کی طرح رند
سینے میں بھی کیا آگ مری نار سقر آتی

برسوں میں مری یاد کی لیکر خبر آتی
مدت میں تو اد باد صبا راہ پر آتی

رکھتی نہیں رو کے سو کسی پہ اگر آتی
آندھی کسی طرح آئی طبیعت جدھر آتی

دوں اس دل مہجور کو کیا خاک تسلی
خط یار کا آیا نہ زبانی خبر آتی

جو چہ ہر اک بات میں ہر کرتی ہو صاحب
کچھ خیر تو ہے آج طبیعت کدھر آتی

الفت نہ ہوئی وصل کے سامان سے شاد ہو
دل مت ہجراں میں صبر آتی

رکھو نگاہ فرزاد و سکو رنگ جانفزا زیادہ
جو اثر مری وصل کی شب دیدہ کر آتی

نیچ و خم و اندوہ کی شب میں ہیں یارب
کس کس سو اکیلا میں کہ ان عہدہ برآتی

بچتے ہیں گنہگار اگر رحم کرے تو
پھر قہر ہوا طبع اگر عدل پر آتی

ہشیار ہوئی ہیں کہ وہیں بیخبری ہے
کچھ بیخبر و نکی نہ تمہارے خبر آتی

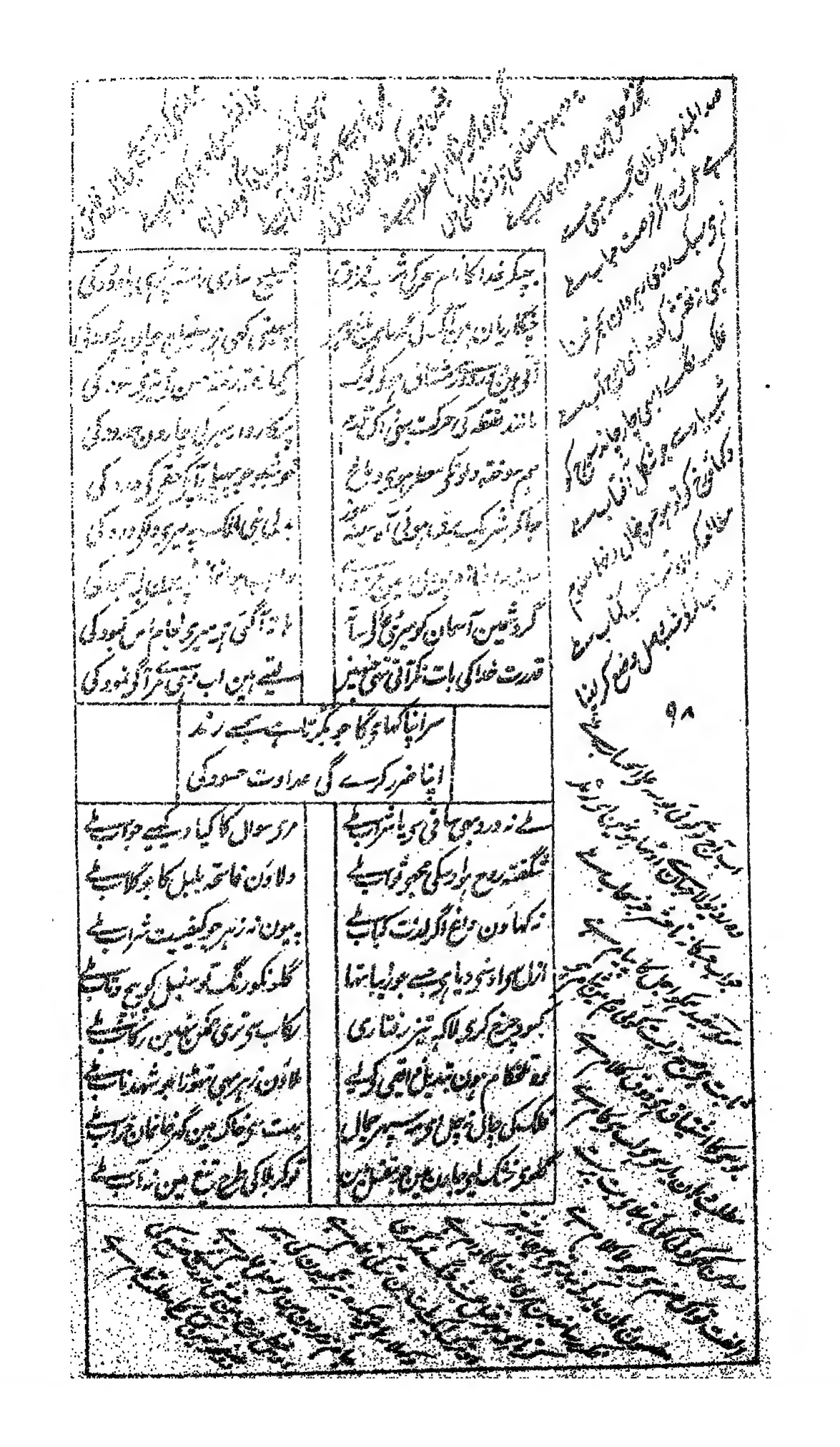

۹۹

پھرن پھتی ہی الفت بت دیر کی طرف — [illegible]

[illegible] — [illegible]

ثابت ہو اکہ خلوت خاص اوسکی کو [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

سرو چمن بھی بندہ آزاد اوسیکا ہی — جس رشک گل کا لالہ فدائی گلفام ہے

لینا نہ ساتھ بھی کدھر بھی ہو رہے — زاہد اگر شراب کا پینا حرام ہے

بھٹکا کوئی غریب نہ صحرائے عشق میں — ہر منزل میں خضر علیہ السلام ہے

یاں ہر گدا کو آگہی معنی لطیف — [illegible] بہشت کا ہی جا بجا کا نام ہے

دو نگا ترا جواب نہ اید دست خر سلی — آگے جو قول تھا وہی اب بھی کلام ہے

مشتاق خط اب اسیری ہی تو اگر — صیاد دیکھ لینا یہ مجنوں تہ دام ہے

مرجانا ہے کہہ کے وہ قصہ مختصر — انجام کار عشق بہت سر فرام ہے

سجدہ ہی جا سعو نکا دران جہاں رو نہ — کعبہ جہاں نہ یار کی گھر کا نام ہے

دشنام ہر سخن میں ہی ٹھوکر ہی ہر قدم — وہ گفتگو کا طور یہ طرز خرام ہے

دل ضبط غم کریگا مگر قدر حوصلہ — اترتی ہی جو سمائیگی چھلکا یہ جام ہے

جانے نہ دیگا ہمیں خدمت رندان سے بھی عطا — نقل شراب غیبت اوس میں حرام ہے

الہام غیب ہی مرا ہر شعر طبع زاد — قول بشر ہے یہ نہ ملک کا کلام ہے

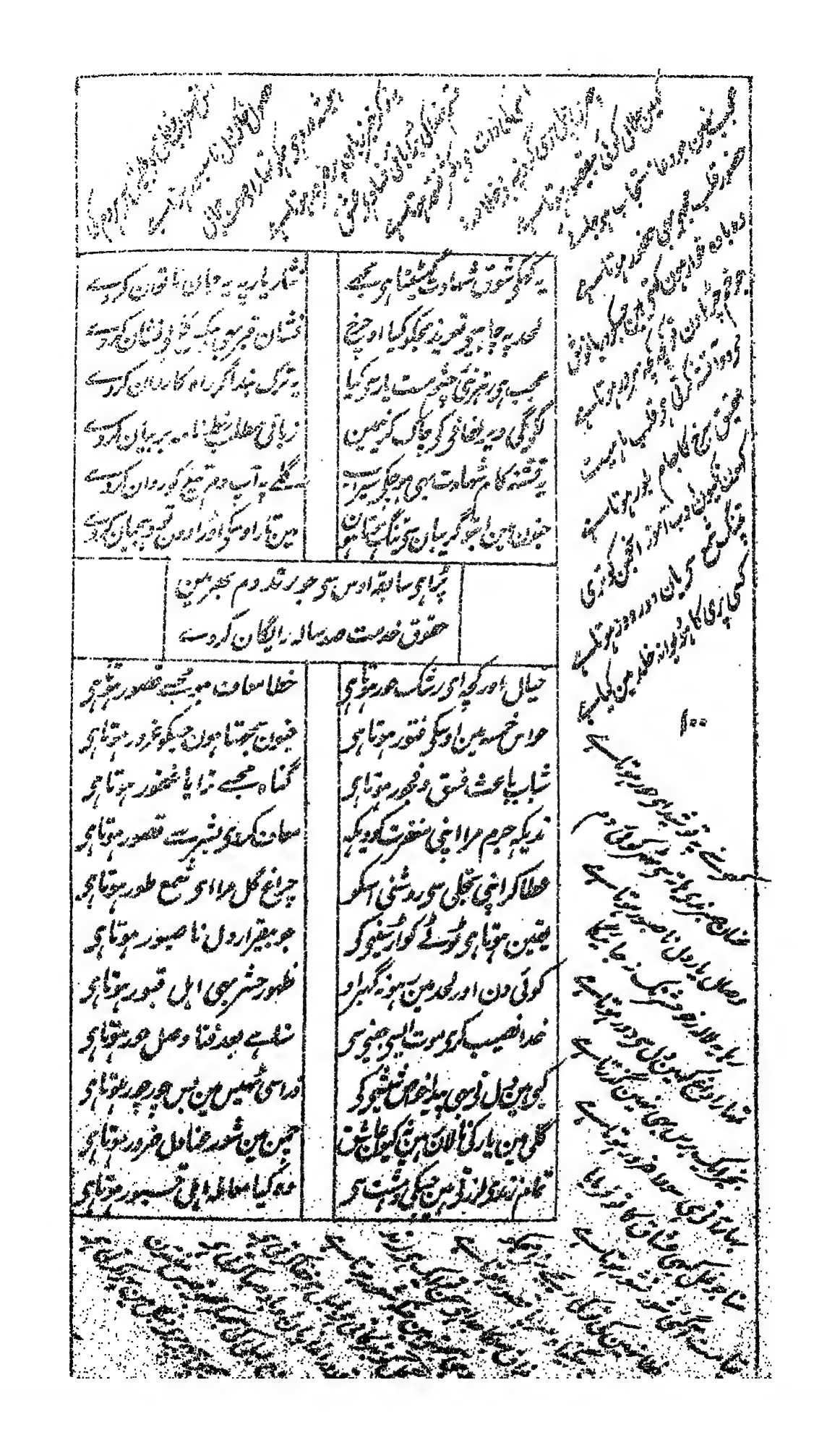

مضمحل ہو فنا ہو جائے ہو ہوس کیجیے

رنگ گل ہو نگاہ گر چمن میں ہر سو

نیچی نظروں ہی ہو کرتا ہو دو عالم کو تباہ

ایک مضمون نہیں زیبا ہے کا بند تجھے

تیغ بران ہے کے برابر ہو اثر سیخی کا

کیوں لبھاتی ہو مری دل کو تو اوضد ہے یار

شمع ساں ٹھیاں جلتی ہیں پہ مرون بھی

دل ہمارا شفا ہو گی ہر اساں نہو

گرد باد اپنی گلی میں سمجھ نا قاتل

بیزبان ہو گیں بیت کی مرتے میں جنوں

پیرہن پہاڑ کی ہے رشک سے عریاں ہوتا

نرگسی یہ ہوا باغ کی دیکھ اے نرگس

باغباں شمر جہاں گھات میں ہر دم صیاد

وہ ہی آئینہ ہے جب دیکھو اور آرائش ہے

شوق نظارہ دیدار میں تیری ہر دم

تنگ کرتی ہو مجھی کو شب ہجراں ہر روز

بدتر از مردہ تو فرقت نے بنایا اوسکی

ہو مری سر میں جو سودائے بیاباں گردی

چشم سب خس و خاشاک جہاں ہو اسی نصیب

عقدہ مرواریدیاں کا فکر کی اوا کرتی ہے

آتش افروزیاں کی یہ ہوا وصا کرتی ہے

شعبدہ بازیاں آنکھوں میں جا کرتی ہے

کیوں تو کوتاہیاں ناخن کی رسا کرتی ہے

کار شمشیر زباں حضرا کرتی ہے

کیوں جہاں بیچ ہے جو تنگ نما کرتی ہے

کام گلگیر کا منقار ہا کرتی ہے

بال کھولے ہو ہے وہ حور دعا کرتی ہے

روح ہے طوف مزار شہدا کرتی ہے

ہر برس پاؤں میں زنجیر بپا کرتی ہے

گل کو بھی تنگ سی چست قبا کرتی ہے

چار دن کر لیے کیوں نشو و نما کرتی ہے

بلبل اس باغ میں کیوں تہی ہے کیا کرتی ہے

زلف بگڑی ہوئی ہر وقت بنا کرتی ہے

جاں انکھوں میں مری جان رہا کرتی ہے

سامنا آ کے مجھی سے یہ بلا کرتی ہے

کیوں پس و پیش آب و زمیں قضا کرتی ہے

خود بخود پاؤں کی زنجیر بلا کرتی ہے

آشیانی پہ مری برق گرا کرتی ہے

[illegible]

تیغ ابرو نے کیا ہے دعویٰ ... کا	شعر ... تو ... نرگس ... کیجیے
... چشم بیمار ... کا	... کیجیے
کیوں نہ ... چشم ...	... کیجیے
... بیماری	... کیجیے

... رند خرابات ...

... میں ... کیجیے

سنی ہر گوشیاں ... اشارہ دیکھو	آج آنکھوں سے ... سارہ دیکھو
رنگت چشم فلک نے بھی ... ہو گے	سب ان آنکھوں ... بیمار دیکھو
قرار کی ... کو خوشی	... دیکھیے
رہ صحبت ہوا ایک ... فرقت	... کو کنارہ دیکھیے
... کس طرح ...	... جان ... دیکھو
بوالہوس ... عاشق صادق	... دو چار ... دیکھو
خدا ... کیا ... کی ... حسن	وصل ... ہی میں ... دیکھو

... سب برعکس

قول ... خلاف آپ کے سارے تو دیکھیے

گزشتگی عمر ... میں بیچارہ زندگی	پوچھتی کیا ہو مصیبت سے گرفتار زندگی
... گل ... خار زندگی	مستیاں ... میں ... زندگی
مرتے ہیں ... جان پہ بیچارہ زندگی	خوب ... تمہیں خبر اپنے گرفتار زندگی
تیغ ابرو کو ... تلاش	راہ چلتی ... تلوار زندگی

۱۰۴۳

[illegible]

[illegible]

کیون تجھ پہ جو مردہ تھا ہو خیر تو کل خیر تو ہے
کیون مجھ سے ہی ہر بات پہ تکرار رہی کی

یارب اعمال کی پوچھ نہین ہو جاوی جو ترا
حشر مین کیسے نہ تعریف کرونگا رہونگی

لب شیریں ہو ترش ہو کہ کرے تلخ کلام
قدر ہر بات کی خوب شکر اوروں کی

کل تو درویش بھی تاک چڑھا لیتا ہے
جنسی ہو سنگدلی تر ہو ادھر ہو ہر بار رہی

تو خراماں ہو تو ای رشک چمن سایہ چلین
پھال چیا ہو ثوابت مین بھی سیارہ رہی

رند کہلتا نہین کچھ حال تمہارا کیا ہے
زرد سے ہو گئی ہو شکل سے بیمار رہی

ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی
تو بنا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی

کیا عجب ہو جو گرادون مین شیشہ لاکر
وہ شجر ہون جو امید نہین پھلنے کی

ہجر مین بسکہ ملی دست تاسف ہر دم
خو ہوئی ہو کف افسوس ملنے کی

ایکنون خانہ زنجیر ہو وحشت ہو مری
فصل آبھونچی ہو صحرا کو نکل چلنے کی

یار سے وعدہ ملاقات کا ہو لیکن وال
دو پہر آج کسی طرح نہین ڈھلنے کی

عہد طفلی سے لگا ہو مجھے الفت کا روگ
بل گیا اسکو توقع تھی مری پلنے کی

مات ہو بازی شطرنج محبت نہ ولا
مین کہو رکھتا ہون یہ چال نہین چلنے کی

نور کر میری سیہ خانی سے رہتی ہو گریز
شمع روشن کرون پر چند نہین جلنے کی

سنگ دشنام تو کیا یار نے مجھ عاشق کا
پان کھانیکی قسم کھائی سی ملنے کی

قرص کافور سے کب بجھتی ہو سینے کی جلن
مہر کی طور سے عادت ہو مجھے جلنے کی

بیخبر عشق ہو کیا منزل ہستی مین رند
کوچ درپیش ہو تیاری کرو چلنے کی

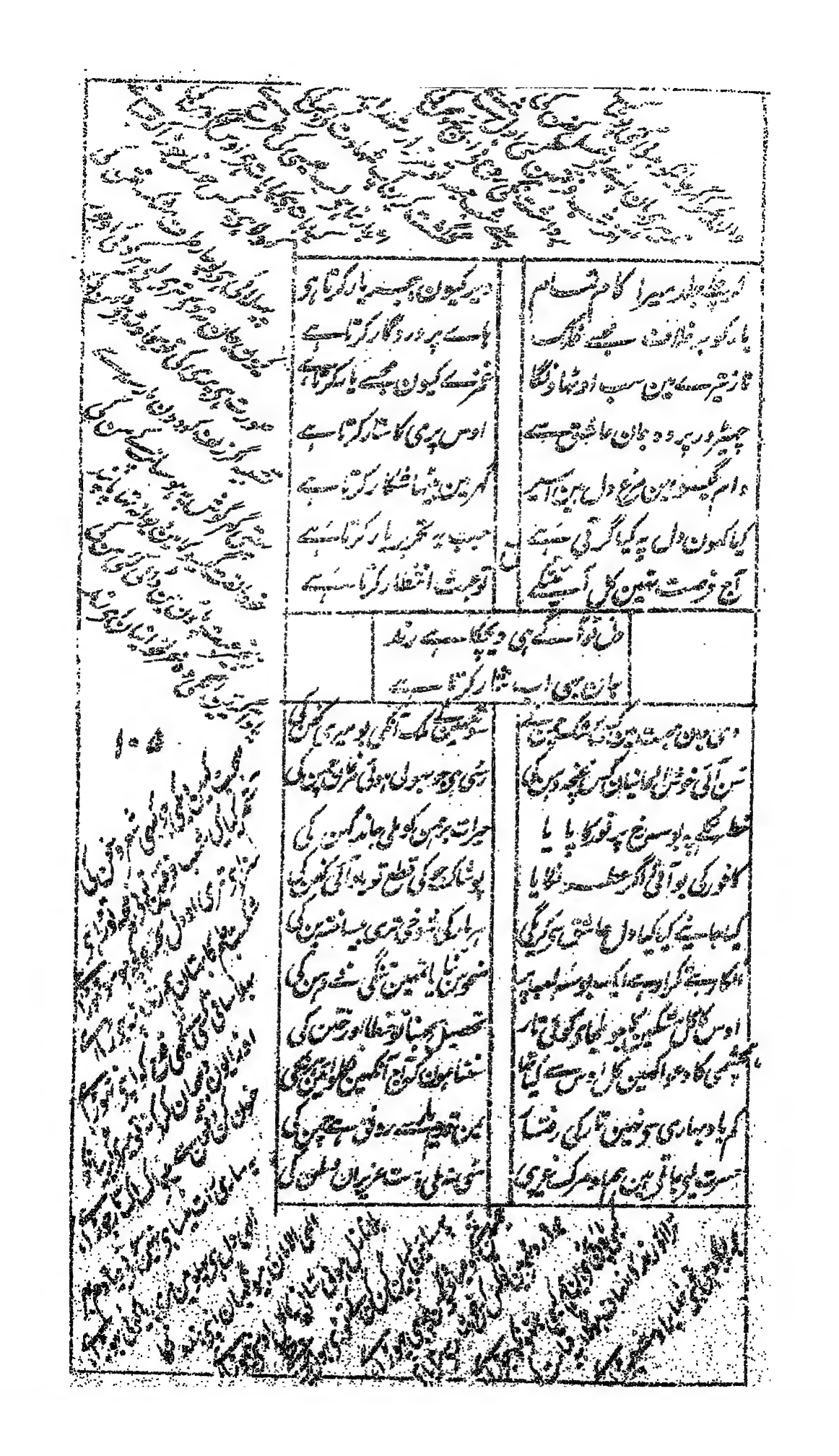

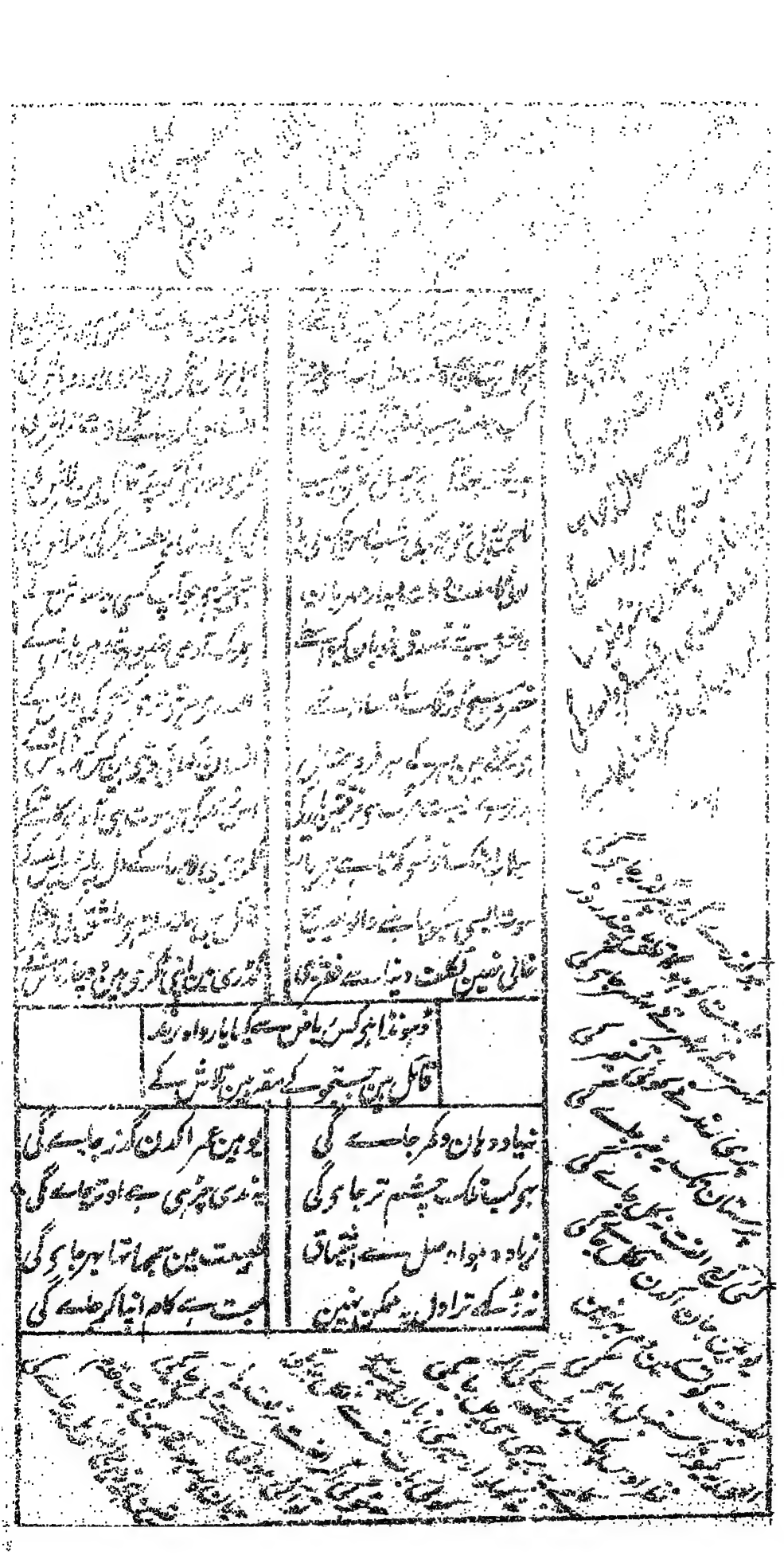

سر اڑے قدم پہ ترے سر کا ور نہ
کہیں تیغ قاتل ہی کل جائے گی

رگ گیا اوس پہ جی ہی تو ہے
نہ نہی جیسے وہی ہی تو ہے

نہ رہا ہوش بیخودی ہی تو ہے
سا تیا شغل میکشی ہی تو ہے

للہ الحمد کیا نمود ہوئی
بن پڑی جیسے عاشقی ہی تو ہے

راہ پر آپ کا اچار ایسا
ہم بھی انگلیں کے کھلی ہی ہے

وجہ آزردگی بتاؤں کیا
آگیا بیچ دوستی ہی تو ہے

کیا کہون کس طرح گذرتی ہے
دن کو کرتا ہون یاد شب کو نالا ہے

حیرت زلف کہتا ہے
فکر کیا آپ سے نکالا ہے

اور کہ آتی ہین قاتلہ سے پلٹ
کیا مدد ٹیڑھا ڈالتا ہے

وہی زلف یار سے بچنا
ڈس گیا مجکو وہ کالا ہے

لگے پڑتے ہین آنکھ سے لہو
کسکی زنجیر کا یہ تالا ہے

مار زلفون کی پرورش ہے
جینے ان موذیون کو دیا لا ہے

کس شہ حسن پہ فقیر مہو ہے
رشک کیا یہ مرگ چھالا ہے

اپنا محبوب اپنا دلبر ہے
خواہ جلاد یا ستمگر ہے

جسے رنجیدہ مے دلبر ہے
تاڑ لے زہرہ دل بکدر ہے

حال درد جگر سے ابتر ہے
کچھ نہ کہہ کوفت میرے دلبر ہے

اوسکے درویس باکمال ہین سب
ایک اک بوعلی قلندر ہے

قد دلدار کو کہون طوبے ؟
سرو شمشاد یا صنوبر ہے

ہوش وقت دوپہر نہین آتا
بیخودی بیشتر سے اکثر ہے

ہے تعلق سا تعلق مرے دلکو
دلکی مہمان جان مضطر ہے

ماتم دل مین یون گندتی ہے
دست اور سینہ شانہ سر ہے

زخم ہر من دل مین یا جگر مین داغ
شکر ہے شکر جو ہے بہتر ہے

کیا کہون تجھ سے حال زخم جگر
چار دن خشک چار دن تر ہے

صاف رکھ دل کو ہم فقیر دل ہے
خاکسار دان سے کیون کدر ہے

جس دن سے ہوا ہوں میں ترا وصف سرا ہیں ہی
تب ہی سے ترے ذمہ مرا ذمہ ہوا ہیں ہی

گلوگیر کب یہ نالۂ بیداد جس سے آسماں
تسلی تری ہی اہو قاتل ہوئی

قدم رنجہ اوس نے کیا بھی تو کیا
یہ دولت مجھے بھی کبھی حاصل ہوئی

طبیعت رہی اپنی وقت پسند
وہی بات کی جو کہ مشکل ہوئی

دکھایا جو خون شہیدان ناز نے
ہلال شفق تیغ قاتل ہوئی

کہو کچھ نہ لیجائیں اپنی طرف
یہیں بات کرنی ہی مشکل ہوئی

تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا
خطا جیسے تھی تو قاتل ہوئی

یہ ہیں تینوں بیماریاں جان گسل
محبت ہوئی قلق ہوئی سل ہوئی

میں دیوانہ مجنوں رہا اوس کا ورنہ
پری جو کہ لیلےٰ شمائل ہوئی

نہ کہ نظارہ تری کی عطا پر تو حیا سے پہلے
خوف کو دخل نہ دی دل میں رجا سے پہلے

نیست نابود ہوا ہوں میں فنا سے پہلے
مر چکا ای ملک الموت قضا سے پہلے

سلسلہ تا نہ کسی لغزش پا سے پہلے
میں نہ آگاہ تھا اس دام بلا سے پہلے

یوں نہ ٹھکرا تو ستم گر خبر جا کو کبھی
بچکے چلتے تھے فرار شہدا سے پہلے

کون کہتا تہا تری قد کو بلا سرو رواں
کہتے تشبیہ یہ دی تھی شعرا سے پہلے

اسطرح پہیل کرتے تھے شب وصل میں کب
شور تھوڑے ہو جاتے تھے حیا سے پہلے

کوئی جیتا کبھی بلغ سے آجاتا ہے
پہنچ لیتا ہوں خبر گل کی صبا سے پہلے

استخوان بعد فنا بھی مری ہونگے تلف
اوڑ کر آئیگا سگ یار ہوا سے پہلے

تھی نہ پیدا ایسی عشاق تہیں مد نظر
راہ کب چلتے تھے اس نقش ادا سے پہلے

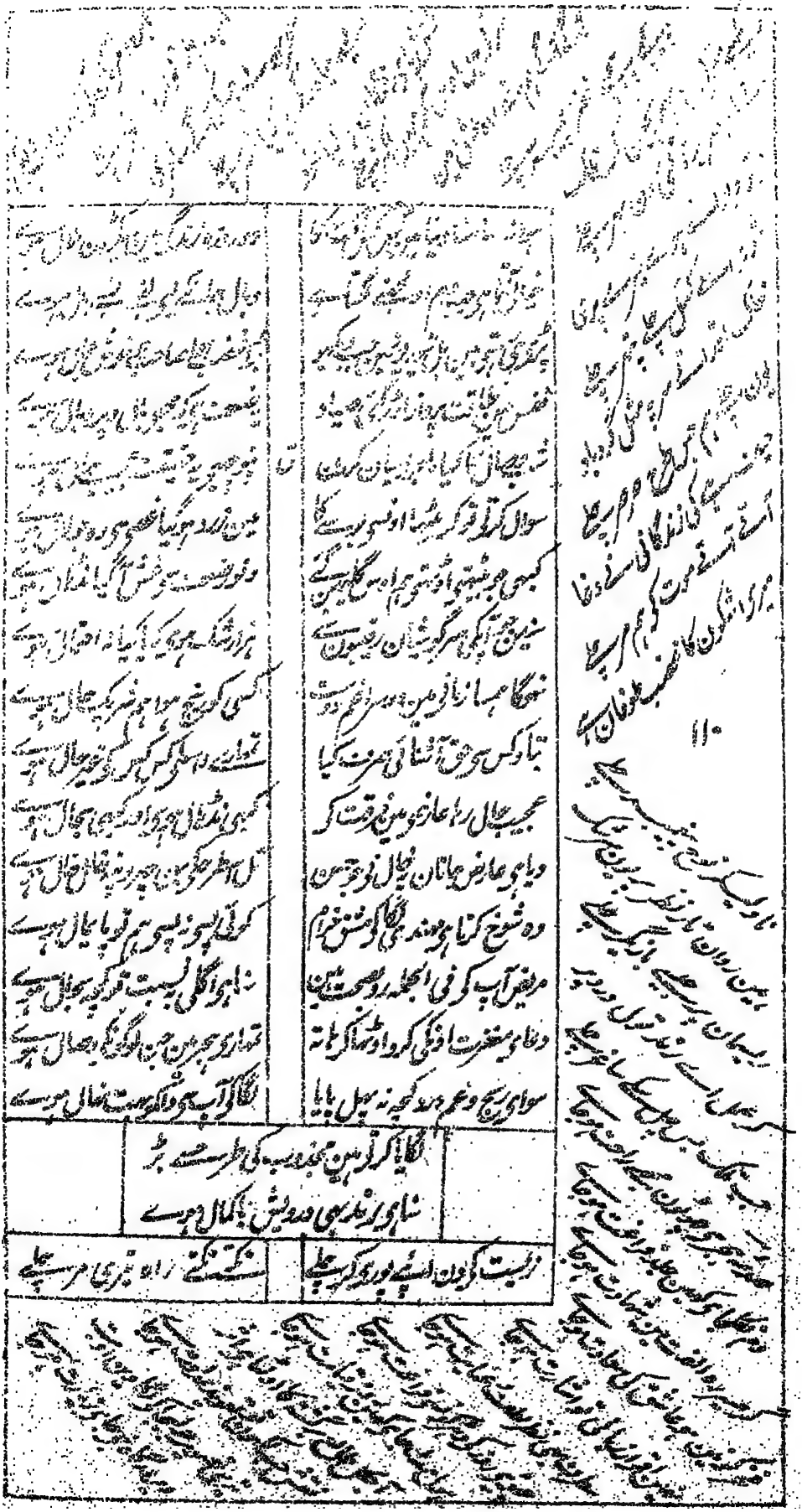

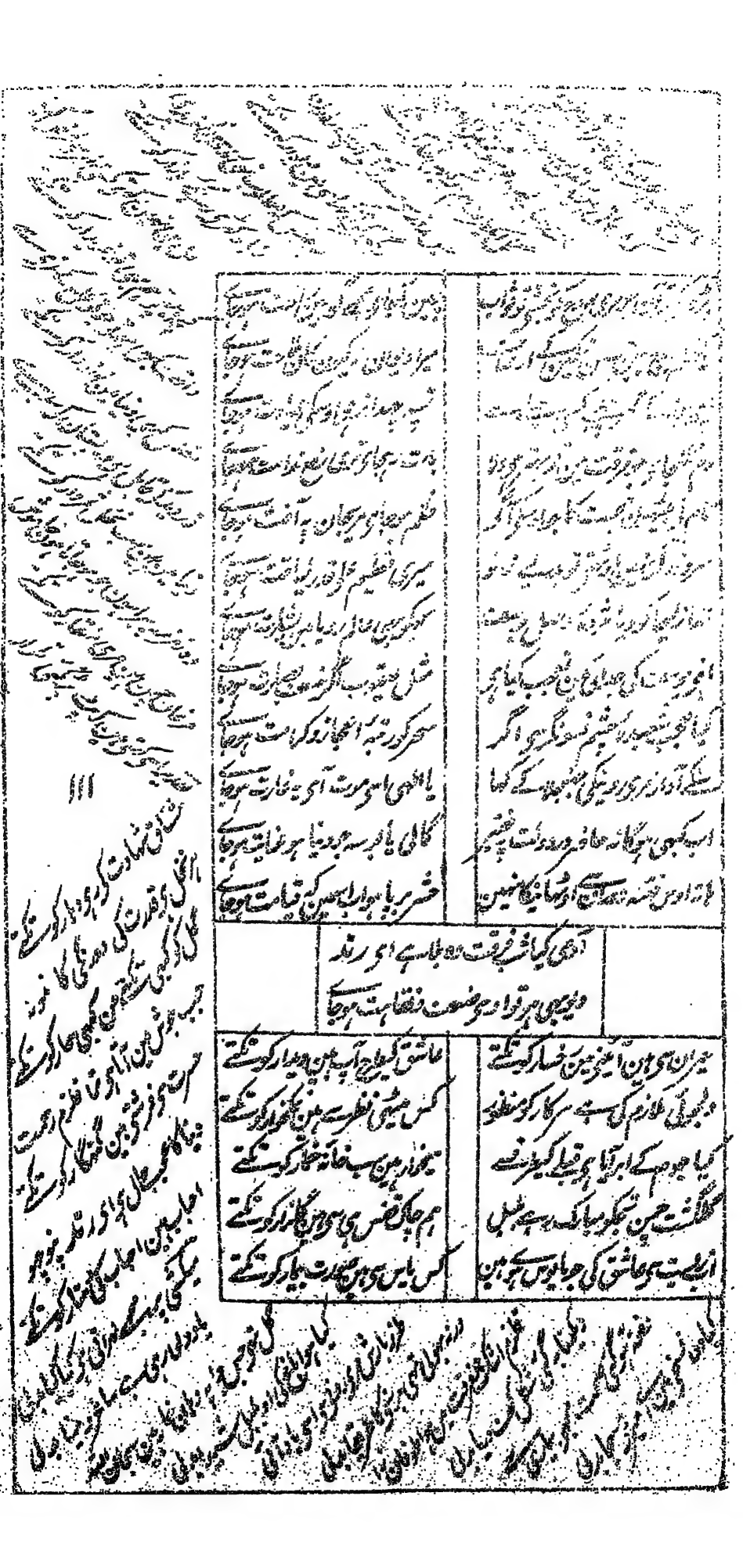

بڑی یہ صف کہ ہے صبر ہی کیا لاتی نسیم
اور یعقوب کو قاصد کوئی ہونات تھی

فخر کرتا ترا بحث کہ کنی پر فرہاد
صحبہ شیشہ کا تنہا اوسکی کرامات تھی

یہ بھی ہمدان ہے تیرا بھی دیا روز بھی
میرے اعمال کی قبہ بھی مکافات تھی

صرصر دی ہے مشرقی کہ رستے گذری
ہنسنے گلجانی سو ایسی کوئی برسات تھی

نشے ہے میرے تصور یہ نہا جیو ہر ہست
تمام قیچ کا ورق بزم خرابات تھی

وصل کی شب جو تمنا تھی اوس کی حسرت دل کو
تب وہ بیدار ہوی نیند ہی جب رات تھی

ایک کلمی میں کیا تو نے دو عالم کو مطیع
اسم اعظم ترا مہر جان تری بات تھی

چشم بد دور نظر بھر کو نہ میں دیکھ سکا
نور کی چیر تھی یا شوخ تری گات تھی

ہاتھ سر پہ رکھا ہے وساطت ہو خدا کی ورنہ
پاؤں کو ہاتھ لگانیکی کوئی گھات تھی

کیا سبب آپکے تشریف نہ لانیکا ہوا
رستے بند تھے مگر کہ برسات تھی

کیا تعجب ہے جو دو جام دیا سب سے سوا
کب مے و حال پہ ساقی کی عنایات تھی

چار دن زیست کے جو چاہے سو کھوا لے رند
پیش ازین خاک کے پتلے کی کوئی ذات تھی

پر یکا منہ ہے تیرا عمر کا سا چیر پایا ہے
خدا لو ہاتھ سے اپنے تجھے دیوت بنایا ہے

شب مہتاب میں وہ صروش جب یاد آیا ہے
تو بیکل صبح تک اختر شماری نے جگایا ہے

مجال غیر کیا ہے وہ نگار یکتا تو بگڑوں گا
مجھے جسنے کہ مشت خاک سے انسان بنایا ہے

کبھی جو جو رش اوسکے کوچہ سے گذر اہوا
سہارا بخت کا مزدور نے اوسکو سہایا ہے

کیا ہے خواب سے بیدار اکثر اوس پری رو کو
کہ رخنہ خوابیدہ کو مینے جگایا ہے

جلائی میں نے محبت کی جو ہاری سیکڑوں گلشن
وہ اب بجلی گری ہے آشیان جسنے بنایا ہے

[illegible]

مشکل [illegible] | [illegible] کسی کی [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible] سے [illegible]
[illegible] حیرانی [illegible]

[illegible] سلسلۂ جنبان [illegible] | یارب آباد کہیں خانۂ زندان [illegible]
[illegible] | اس طرح [illegible] خنجر مژگان [illegible]
رشک [illegible] | پان کی سرخی [illegible]
[illegible] عجب [illegible] | کیوں نہ [illegible] گشتہ [illegible] خنجر [illegible]
[illegible] اگر [illegible] | [illegible] سورج کی کرن [illegible] افشان [illegible]
[illegible] چشم [illegible] | یار [illegible] اگر [illegible] خرامان [illegible]
[illegible] آزادی اسیران [illegible] نسبت [illegible] | خط کہیں یار کو عارض [illegible] پنہان [illegible]
[illegible] اوراق [illegible] صبا آئی [illegible] | باغ میں بلبلوں کو درس گلستان [illegible]
[illegible] نام [illegible] دست جنون | [illegible] جیب [illegible] دامان [illegible]
دیدۂ [illegible] کیا عشق [illegible] | راز کس طرح تنگ ظرفوں سے پنہان [illegible]
[illegible] فقیروں کو [illegible] | یا الٰہی [illegible] شام غریبان [illegible]
[illegible] تلوار لگائی [illegible] قاتل نے | دہن زخم [illegible] خندان [illegible]
شوق نظارہ [illegible] چاہیے [illegible] دم تک | جان لب پر [illegible] سو جانان [illegible]
چاہتی ہیں [illegible] صنم [illegible] کار ثواب | ہاتھ [illegible] اگر [illegible] مسلمان [illegible]
نرگسیں چشم کا [illegible] | چاہیے سارا جہان [illegible] خموشان [illegible]

١١٥

[illegible]

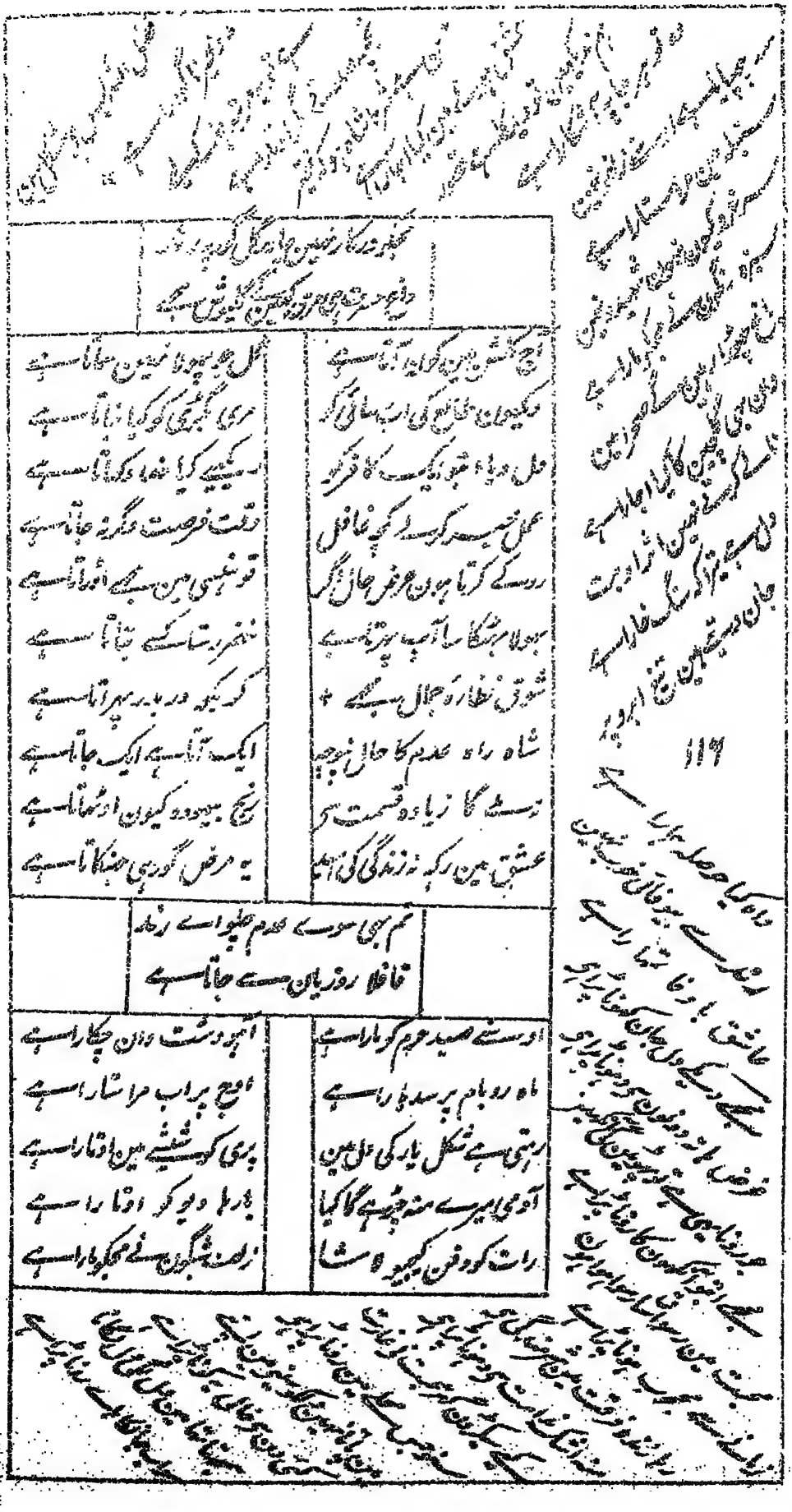

[illegible]

[illegible]

ہے کون کہ جو تیرے ... یارب | تجھ سے بھی ادنی مانگتا ہوں ... ہے

... کاکل مشکیں | دل منتظر آفات ... ہے

جانبازی کی ... عشق میں ... | میدان میں ... چار قدم آگے ہی ... ہے

امید ہے بخشش کی تو ... ذات سے تیری | اور خوف بھی ... ہے

... شکوہ ... آتے نہ زبان پر | انسان ... ہے

... ہم ... میں کیا یاد کریں گے | ... ہے

دم بھر ... | ایذا ہی ... پیدا ... ہے

دکھلائیگا دن وصل کا ... محبت | اللہ بچائے ... ہجر کی شب ہے

آدم کو بھی ... سے پیدا کیا تھا | دیوانہ ہوں ... ہے

... چلنا ... نہیں ... | باہر ... ہے

... | سائل ... شہنشاہ عرب ہے

١١٥

[illegible]

[illegible]

رنج و غم کا سبب [illegible] وحشت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کرتا نہ تھا [illegible] میں اور [illegible]
[illegible] دولت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
اہل زمین چل بسے کے آسمان سے [illegible]

کیا ہوا یار جو آنکھوں سے نہاں رہتا ہے
حسن اور عشق میں آخر یہی [illegible]
اثر عشق رہے ترک محبت پر بھی
قول ہے پیر مغاں کا [illegible]
زیست کرتی ہیں بسر خوب رجا میں اپنی
روئے انور پہ محبت [illegible] آپ نقاب
سکہ وہ طفل حسین [illegible] یوسف [illegible] عزیز
رستم زال کو احوال سے [illegible]
اک پری زاد کو دیوانوں میں [illegible]
[illegible] وارستہ کو کیا قید تعلق سے خطر

ذکر خیر آٹھ پہر ورد زباں رہتا ہے
جسکو غش رہتا ہے اونکو خفقان رہتا ہے
زخم بھر آتا ہے پر اوسکا نشان رہتا ہے
تا ابد نام جوان مرد جوان رہتا ہے
ہر گھڑی وسوسہ سود و زیان رہتا ہے
کوئی خورشید چھپانے سے نہاں رہتا ہے
اوسکا مشتاق ہر اک پیر و جوان رہتا ہے
نام سے مرد کا دنیا میں نشان رہتا ہے
عقل کو [illegible] سے ہوش کہاں رہتا ہے
سر پہ [illegible] خزان رہتا ہے

[illegible]

اوسکے رکھتے ہین زندہ جاوید
کیا بستی اوسکی ہمین ہستی ہے

ایک بات سے جواب ہوگو
بے زبانون کی بند بستی ہے

خاکسارون کی ہے یہی معراج
سر بلندی ہماری پستی ہے

کبھی دیکھا ہے گرات مین صیاد
غنچہ لب آج کل ہنسی ہے

اس مرقع کی دیکھ تصویرین
کوئی روتی ہے کوئی ہنستی ہے

منزل عشق کی ہے رہ ہموار
نہ بلندی ہے یان نہ پستی ہے

حسن وہ بلا ہے قدرت حق
بت کو بھی ہو ذوق خود پرستی ہے

جان بھی دیکر ملے تو مفت سمجھ
ہر طرح جنس جان سستی ہے

زلف اوسکی سیاہ ناگن ہے
مار کہتی ہے جسکو ڈستی ہے

کھلین گی آنکھین نشہ اوتریگا
حسن تمکا دوری یہ مستی ہے

ایسے جینے پہ رشک خاک پڑے
موت اس زندگی پہ ہنستی ہے

آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے
جبین ہو دربان ہو اوسکی آشنائی کیجیے

مثل آئینہ مصاحب ہو جیے اوس حور کے
شانہ سان گیسوی جانان کی صفائی کیجیے

میری نظر و نمین ہین یا تاب آپ دو ہی نازنین
پھیر لیے رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے

پاون پھیلا کر شب وصل صنم مین سوئیے
بالش سر ہو ست جانان کی کلائی کیجیے

نالہ و فریاد ہی انکی تبنگ آکے ہین لوگ
فیج ہوئے یا اب اسیرونکی رہائی کیجیے

ترکتاز اُنکا نہین ہر دم کرد ست ہو زیاد
تا کجا آئینہ رویون ہی صفائی کیجیے

خوش جائین لہو ہوتے کوئی صاحب کیا
آپ چندی ملکو ست و پا خائی کیجیے

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

کیا کام نیک و بد سے جو ہے سرنوشت [illegible]
کیونکا گریباں نہ ہمت نہ بند ہے

کس دن زباں تک آئی گو حرف تمنا تھی	یارب تری جناب میں کب التجا تھی
مرتا تھا میں تشنۂ دیدار آن کر	تا قتل گلی تھی آ کے تری کربلا تھی
الفت سے عشق نے بے کیا آگ لگی	الفت سے تری یاد وہ گرم چمن کی ہوا تھی
کس شب میں تصور زلف نہ تھا	کس دن ہماری جان پہ نازل بلا تھی
کہنے کو تھا اگر بے نمود تماشا میں	کس بیت میں شعر ہند کی شان نہ تھی

١٢٠

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کو نہیں [illegible] حنا سے	بہتر ہے [illegible]
[illegible] رنگ حنا سے	یہ سمجھی گئی ہیں کیا [illegible]
اعجاز مسیحا کا ہے [illegible] رفتار	[illegible] گھونگرو کی صدا سے
قمری بھی [illegible] کرے نعرہ [illegible]	گلشن میں ہم آواز اگر [illegible]
[illegible] کیا کر	بیگانہ [illegible] نہیں آنکھ کسی [illegible]
ہیں [illegible] ارباب جہاں [illegible] گویا	بیٹھے ہیں الگ رہگذر سیل فنا سے
[illegible]	ہو ویگا مرا سامنا جنگل میں قضا سے
بیماری فرقت سے گذر جاتی ہیں یہ لوگ	عاشق کو کوئی مرتا ہے کبھی اپنی قضا سے
[illegible] آپ ہی باہر	[illegible] کو خاک [illegible]
عاشق ترے دنیا سے گیا تشنۂ دیدار	لب تر نہ سکندر کے ہوئے آب بقا سے
جاتی ہیں ترا باغ مبارک تجھے بلبل	[illegible] اپنا تو گلشن کی ہوا سے
[illegible]	وحشت میں [illegible] چار قدم آگے صبا سے
[illegible] لیکن	ہرگز نہ [illegible] اجابت کو دعا سے

۱۲۱

[illegible]

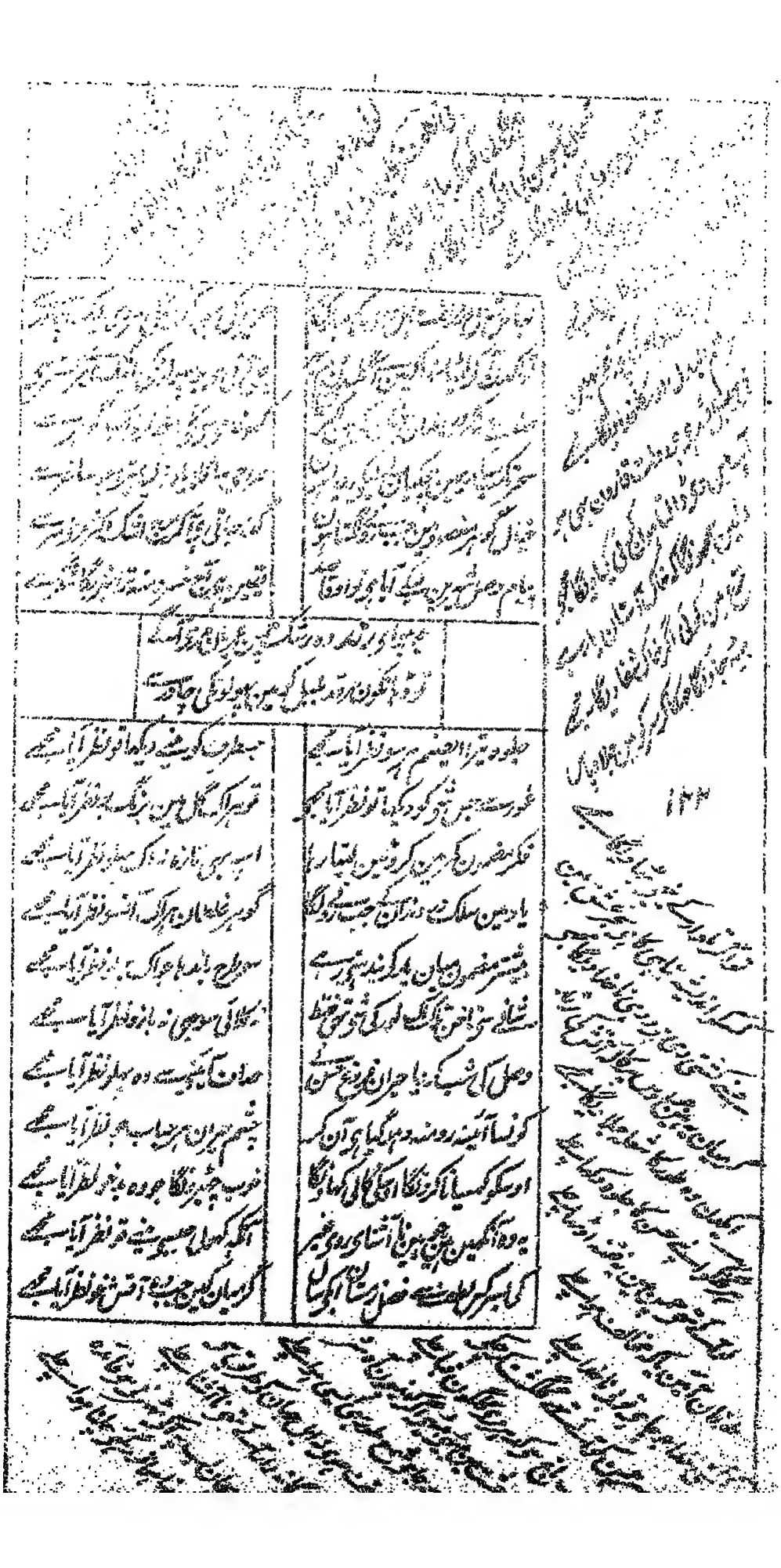

[illegible]

[illegible] [illegible]

کسکو ... [illegible] ... کیا ... [illegible]

کس شوق سے تو [illegible] جدا خستا ہے | کون [illegible] کس پہ [illegible] کستا ہے

اسکو نگاہ [illegible] | یا یہ [illegible] کسی [illegible] جستا ہے

[illegible] راہ دیر و حرم [illegible] دنیا | او بتو تیری جانی ہے یہ بستی [illegible] بستا ہے

[illegible] جانا [illegible] | در جانا [illegible] کوئی کستا ہے

نشہ [illegible] | یا دو گیسو میں جو کالا ہی کہیں ڈستا ہے

جادہ راہ عدم [illegible] | مجکو جانا ہے اسی راہ سے [illegible] رستا ہے

[illegible] | نوجوانی پہ مری پیر فلک ہنستا ہے

[illegible] | ہر گھڑی [illegible] قاتل [illegible] کستا ہے

[illegible] | دل مفلس کا ہی لیلو تو بہت سستا ہے

مرد وہی [illegible] یارب کی [illegible] | شور محشر تری رفتار سے وابستا ہے

مقطع اشعار [illegible] ہو کر [illegible]

کیا کوئی رند بھی یاں شاعر دل خستا ہے

۱۲۳

[illegible]

ہم اور وہ بے سبب روٹھا ہے اے ہمدم کوئی
ہم ہوئے تم جس کے اور وہ شخص کا سارا جگ

کہدو اس بیداد گر سے گر ہمارا جی گیا
ہو سکے تو جلد آ پہنچے کہ پھر کہنا گیا

جی کے جانے کا نہیں کچھ غم ولیکن اے کلیم
اس طرح جانا ہو جس میں ساتھ دنیا جائے ہے

شکر کرتا ہوں کہ اس بیداد پر اس حیرت پر
جو کہ کچھ نیرنگ ہستی ہو وہ آنکھوں سے دکھاتا ہے

اکیلا کیا بلا ہوں میں محبت اپنی جانب سے
مشابہ ہے کوئی بھی اک ہمارا ہی جو آتا ہے

عداوت سے نہیں کم دوستی اپنے علاج کی
جو میرے سر کو سودا ہے تو پتھر کا ہی جاتا ہے

ہوئے جاتے ہیں کیا جرأت بلند و ناتوانی پر
تو قاتل تیغ کو کس آب شیریں میں بجھاتا ہے

عدم آبادی سے نا امید ہوں ملک ہستی تک
وہ ہر سو کوچ کرتا ہے وہ ہر سو کوئی جاتا ہے

نہ ہو آغاز پر ناز آں نہ کار و کد کیجے
یہ پتلا خاک کا کیوں آسمان سر پر اٹھاتا ہے

فلک سے طفل اشک آسا نہ ہم گلبن سے گل سے ہیں
پہ چرخ پیر و ت دور بد کس کو پھر آتا ہے

نظر کرتا ہوں گاہے بام پر گہ در کو گاہے میں
وہ رشک مہ نہ زیں آسماں مجھکو جھکاتا ہے

اور مہا لونگا اسے اک روز سر پر طیش میں آکر
جسکو کہ ناتواں مجھکو فلک سا درہم دہا تا ہے

ترا عاشق ہوں جس پر قابل نظارہ رکھتا ہوں
میں کیونکر نگاہ تجھ تو لن آنکھ کیا سناتا ہے

حباب بحر جاتا ہے مرا کف مطرب کی شیشی
وہ میرا گلبدن دریا میں کر جب نہاتا ہے

یگانہ زندگی تک ہیں غریز و اقربا اپنے
لحد میں سوئے جب جا کر نہ شناسا ہے نہ ناتا ہے

دکھر گوں تنگ گلہائے چمن ہے رو سے گلگوں ہے
کسی جا زیں ہمہ ریو ستانی نغمہ موزوں ہے

مجھے کیا آئے جو شیریں کی بو ہر دم کو خوں ہے
نالیلی کی آواز آتی ہے گو رمجنوں ہے

زیادہ ہوں میں یوزار جنوں سے قیس مفتوں سے
مری کیا بیخبر ہی ہماری ہے نہ خبر مجنوں سے

اور بھی کاہیدہ تر ہو عاشق کو گنوا دیتی ہے
جاگتے جو سکے اور کروٹیں لیتے رہے
تاج دیکھا تیرے مشتاق تماشا بہت سی
عاشق زار کی تیرے ہے تمنا کوئی
پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ہو نیرنگ طرح
جلوہ ہا ہر اک شے میں نظر آتا ہے
عشق بالیدہ ہو تا ہے کیا ہر دل پر
تو ہے موسیٰ کی طرح ہے جو مشتاق جمال
دیکھا ہے تاب فروغ سے جلایا آکر
کوہ پر کوچ الہٰی کا ہے کہنے والا
جب میں سوتا ہوں تو سپلاتی ہے تلوار آکر

اپنا کہنا ہے ہر جائی ہے تو دانی کی
کٹ گئی ہاں مصیبت شب تنہائی کی
مجھ سا تنہا تری خوبی نے خدائی کی
دوسرا مجھ سا تم ہو یہ کجائی کی
راہ تو نکلا کہیں اس سے شناسائی کی
تو نہ دیکھے تو یہ تقصیر ہے بینائی کی
دل بیتاب تڑپنے تری رسوائی کی
نہ ہو جاتی ہے آنکھ اس کی تماشائی کی
سچ تو یہ ہے ہے تو یوسف نے مسیحائی کی
ابر رحمت نے مری خاک پہ فشانی کی
خدمتیں کرتے ہیں ریحان و سوائی کی

دن تو مرمر کے کٹا ہجر میں اور سکے اے رشک
جیلیٰ ہے ابھی آفت شب تنہائی کی

تاب ہر اک کی نہ کر بالا ہے تیرے نور کی
اور بھی سجدہ خدا نے دی ہے صورت نور کی
بار عصیاں سے خمیدہ ہو گیا ہے صورت
کس قدر سجدہ حسین پیدا کیا اور نے
مے چھپی کی مجھے کہنے کرے کاہے میرا خمیر
خط کا آتی ہے جا عاشق کو بوسہ پانے

دیدۂ موسیٰ ہو تو دیکھے تجلی طور کی
تیری ابری پر کہ ان قصد میں مچلی حور کی
بوجھ طوفانی ہے کہ جاتی ہے مزدوری کی
اور بھی بیچ کہ کہنکر ریال سکے حور کی
مجھ کو گھٹی میں پلائی ہے شراب انگور کی
شام کا وقت آیا ابرت لگی خرد کی

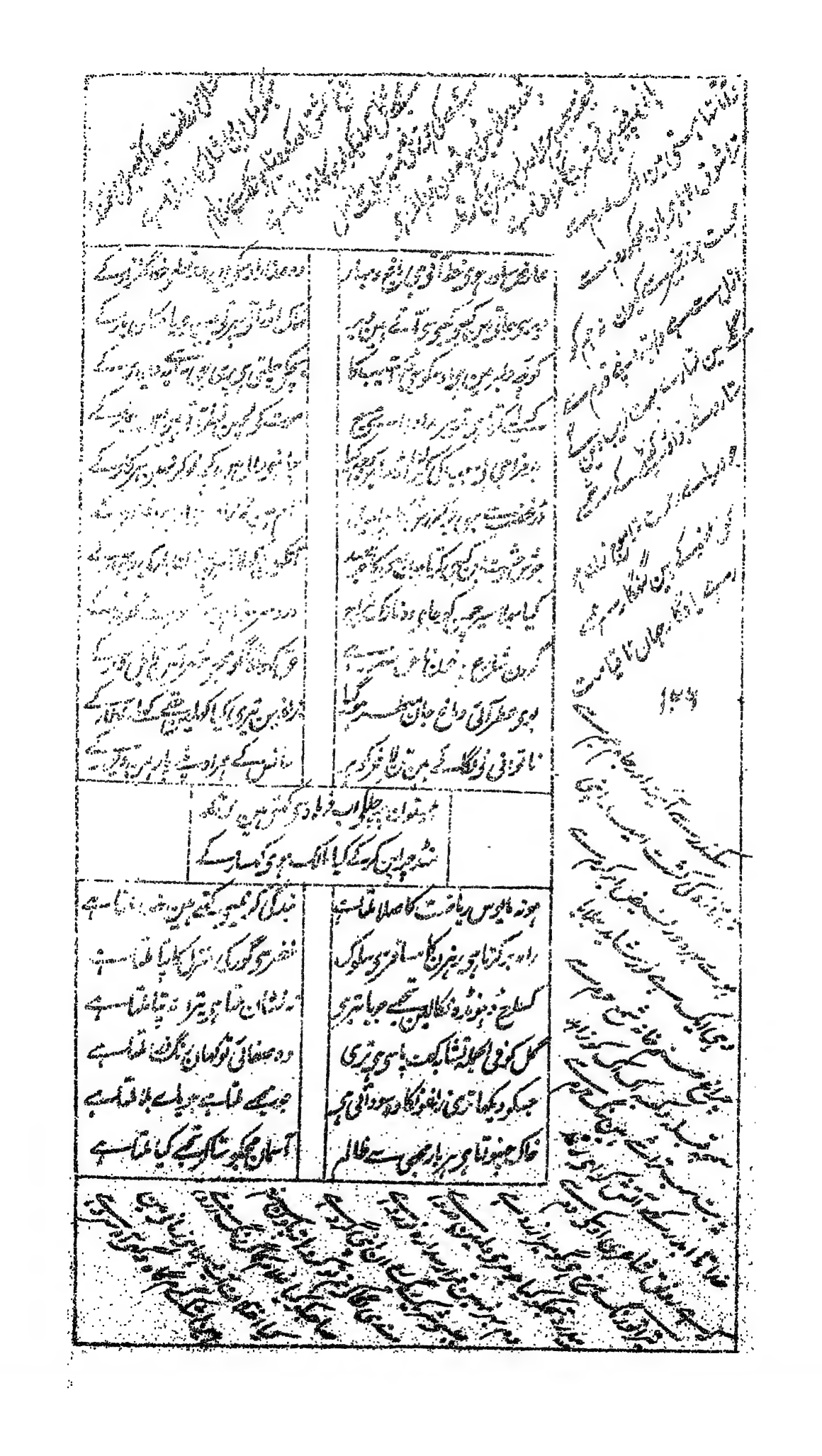

[illegible]

[illegible]	[illegible]

آنزد کیا ہے آنکھیں ... عشق میں
آنکھیں ہیں اشک سرخ میں اور رنگ زرد ہے

ہم اپنا حال انکو دکھا کے چلے گئے
ایسی وہ ہمسے آنکھ چرا کے چلے گئے

شام سحر ... دیکھی ... [illegible]
وہ بات ... لگا کے چلے گئے

کوچے میں ... جب ... [illegible]
ہم بھی ... منہ کو چھپا کے چلے گئے

[illegible]
تربت پہ حسرت پھول چڑھا کے چلے گئے

آنسو ... [illegible]
لو آج پھر بغیر بلائے چلے گئے

[illegible]
بیٹھے کچھ گھر ... آئے چلے گئے

[illegible]
آنسو مثال ابر بہا کے چلے گئے

[illegible]
بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے

[illegible]
اپنی طرف سے بات بنا کے چلے گئے

[illegible]

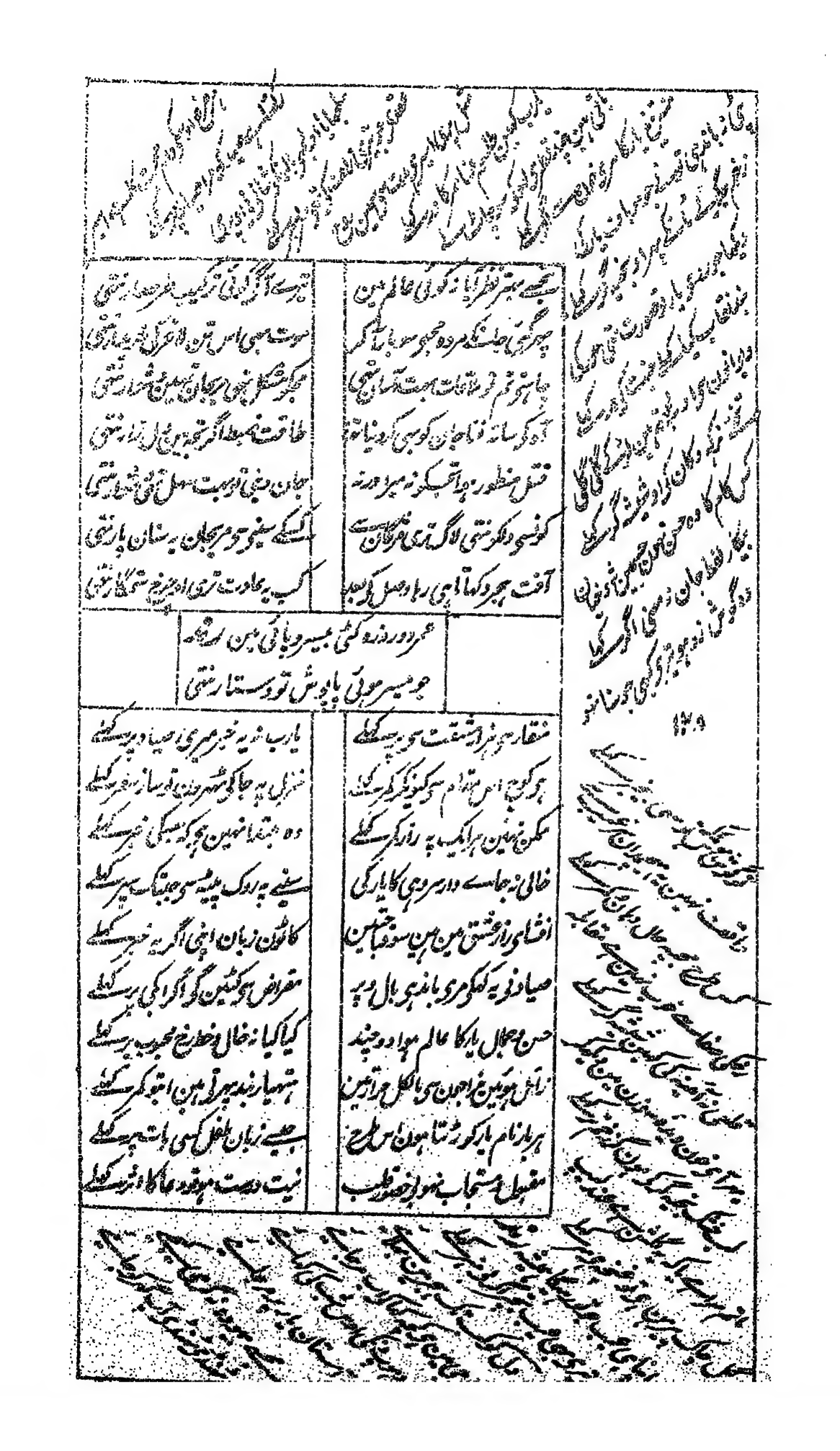

ہم تو سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم اس تیر پہ گھاؤ
تجھ سے بچا ہے آپ جو فرہاد کیجیے

اڑتے ہوئے ہوا سے یہ شیدا ہے بہر کے
گر سچ یہ اب یا مجھے بلوا کیجیے

دشنہ تو نشتر ہیت تم لاتے ہو روز
شب کو بھی اک دن کرم فرما کیجیے

ترک عشق اور ہیں کریں
کسک کسک کے رات کو کل کیا کیجیے

کفر کہیں سب کہتے ہیں تو یہ ہی کیجیے
جھوٹی جھوٹی بس قسم کیا کیجیے

کچھ کرو فکر میں بھی اب تو تمہیں ہے فرض
سب چھکے رہے نہ نذر کیا کیجیے

دیدۂ خونبار میں بھی ہے مژہ میں اشک
زخم سینے کے اگر دکھلا کیجیے

کی ہے جیسی رسوائی آپ نے
بالفرض اسکا خدا ہے پاسیے

ہاتھ پاؤں تو ہوتا ہوں نزع میں ق
مشکل آسان ہو مری جاں آسیے

سب سے قطع آنکھیں میں دم باقی رہا
اتو صورت آنکر دکھلا سیے

باغ میں دیکھ گل تو نظر آیا گیا
خون بلبل سے تجھے نہلا سیے

باغباں دشمن ہے گلچیں برخلاف
آشیانہ باغ سے لیجا سیے

وصل کی شب جو دی وہ شمع تو
اور سے تجھے رلوا سیے

بن چکیں زلفیں بھی سر سے گندھ چکا
آئینہ آگے سے اب ہٹوا سیے

کوہ و صحرا کی بھی وسعت خاک ہے
وحشت دل اب کدھر کو جا سیے

دل لیا ہے جان بھی گر درکار ہو
کیا کروگے یار لیتے جا سیے

خوف رسوائی جو پیدا ہی میں ہو
محراب میں صورت مجھے دکھلا سیے

تکتے تکتے آنکھیں بھی پتھرا گئیں
اتو پردہ غیب کا اٹھوا سیے

نذر روز سے جلد حل مشکل ہو رند
آج چلکر اوسکو گھر لے آسیے

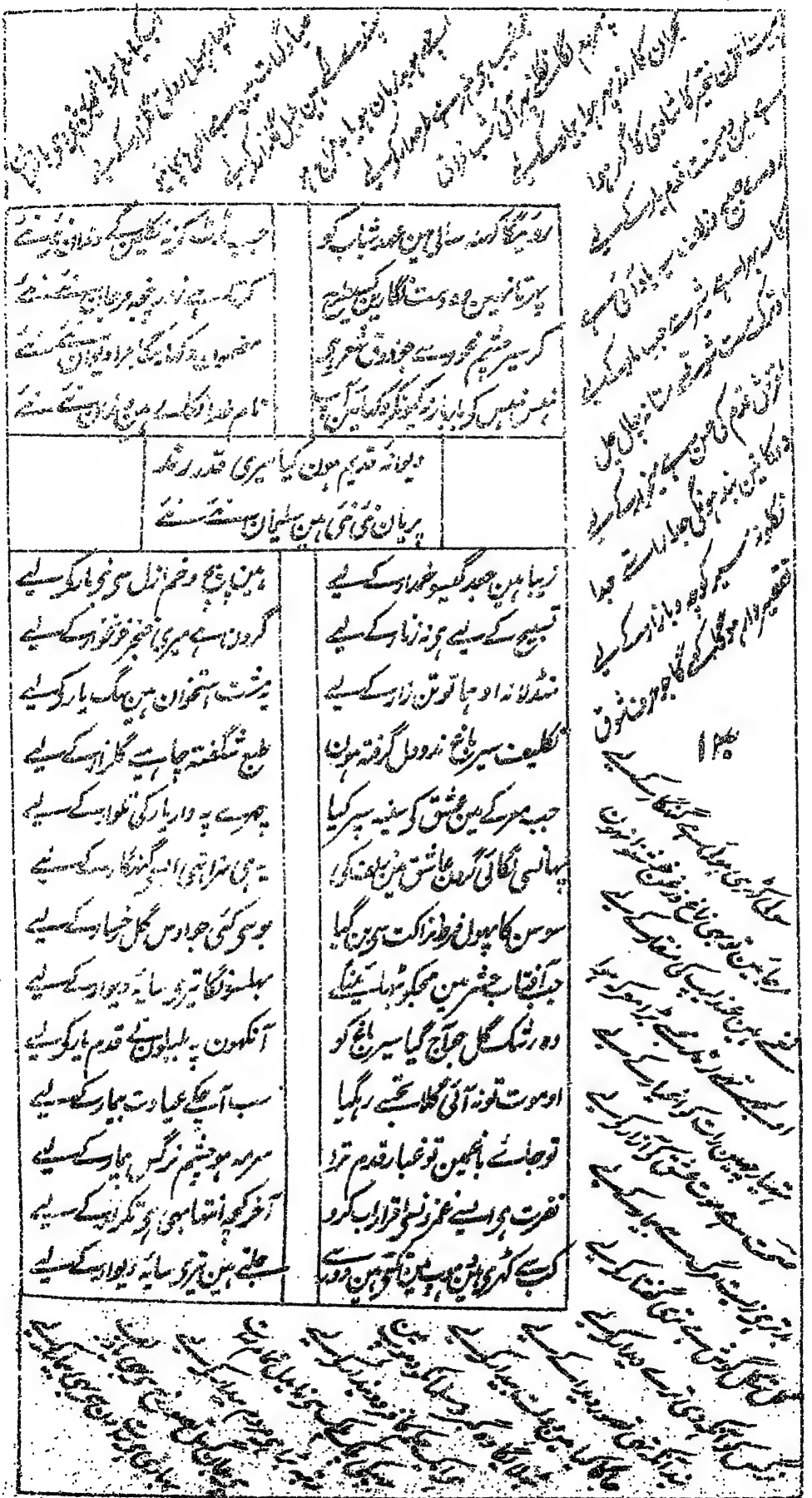

ازبسکہ ہوئی صفائی بازار حسن میں | یوسف کو جو تلاش خریدار کر لیے
ہر روز [illegible] نگہ [illegible] کی بازگشت | ہر صبح تو بھی ہجر کا [illegible] دیدار کر لیے
[illegible] | چہرا [illegible] کا ہو [illegible] تلوار کر لیے
[illegible] دولت دنیا کے واسطے | [illegible] کی طرح [illegible] کر لیے
روز قیامت آج ہی [illegible] شکل | [illegible] حشر کا دیدار کر لیے
جو [illegible] کرے عمل پر یہ یاد رکھ | اک دن [illegible] گنہگار کر لیے
شیخ [illegible] | ساقی [illegible] ہموار کر لیے
کرتا ہے نیک و بد کی برابر [illegible] پرورش | واں ایک مرتبہ [illegible] انکار کر لیے
مضمون عشق کو ہے عبث پند و وعظ | سب ہے حکم شرع [illegible] ہشیار کر لیے
دوزخ [illegible] جو چاہیے بہشت میں | یہ اختیار ہے [illegible] کر لیے
اک ماہ پارہ کے تصور میں صبح ہو | کیا خوب مشغلہ ہے شب تار کر لیے
[illegible] آسیب کو تری یاد | [illegible] دیوار کر لیے
[illegible] ہوں کرنے کے یاد | [illegible] دیوار کر لیے
[illegible] | کیا مرتبہ ہے سنگ [illegible] کر لیے
[illegible] | ہم چاہیں [illegible] دلدار کر لیے
[illegible] نشین [illegible] | محتاج [illegible] دیوار کر لیے
[illegible] گناہ نہ باندھ اپنی پیٹھ سے | [illegible] رستے میں گرانبار کر لیے
[illegible] | [illegible] بہت [illegible] انکار کر لیے
عاشق [illegible] یار کا [illegible] | جو چاہے حکم [illegible] گنہگار کر لیے

۱۲۱

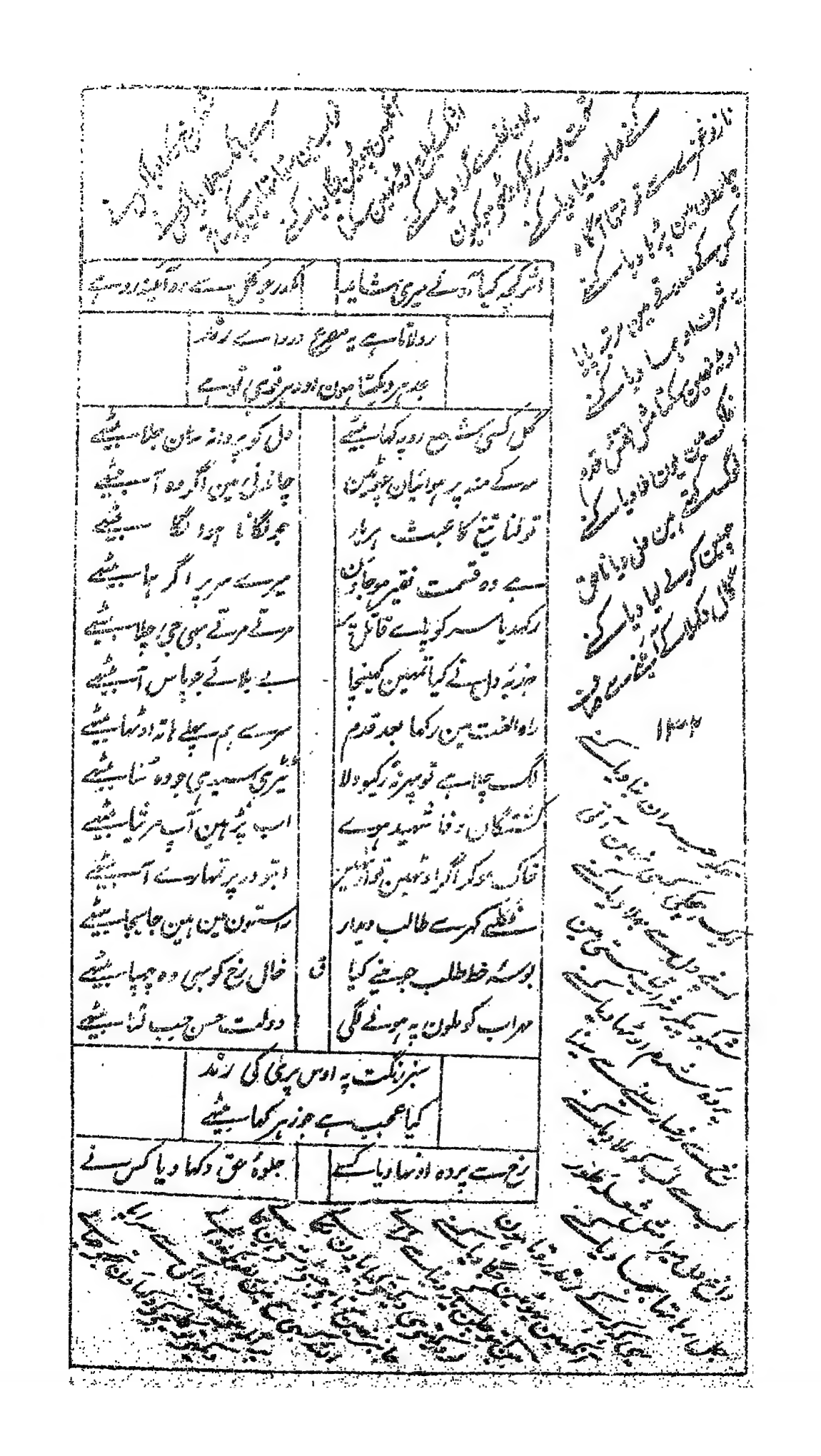

١٣٣

دل میرا [illegible] بیتاب [illegible]
کیا [illegible] تجھے قتل کرینگے گا
[illegible] چاک [illegible] عشق [illegible]
[illegible] تنہا [illegible]
آتا نہ [illegible] میں [illegible] کا بیمار
جا بیٹھے [illegible] آزاد [illegible]
تاثیر [illegible] گا
[illegible]
اوراق میں [illegible]
[illegible] عشق لگا رہا
تیر اس کا [illegible] آنکھ [illegible]
اوس بت کو اثر ہو [illegible]
[illegible] گلبدن [illegible]
حبیب [illegible] کیا ہے [illegible] غیرت [illegible]
او دل [illegible] تیر نگہ [illegible] کیا تو نے
خدمت [illegible]
اک ایک [illegible]
دیندار ہون [illegible] رکہتا تو الٰہی
کیونکہ [illegible] دیوان کی [illegible] عاشق [illegible]

اب [illegible] روگی [illegible] سنبہالے
آ کے جان [illegible] خدا کے واسطے
[illegible]
دوست [illegible]
دل [illegible] جاتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یار [illegible]
تم آپ جاؤ مجھکو کیا کس کے حوالے
جنگل میں لگی آگ [illegible]
او نالۂ دل عرش [illegible] تو بلا لے
قربان [illegible] تیری گلی [illegible]
[illegible] باغ میں [illegible]
[illegible] زخم جگر [illegible]
[illegible] ہوگا [illegible]
یا رب [illegible]
دل [illegible] اک بت [illegible]
[illegible] عالم [illegible]

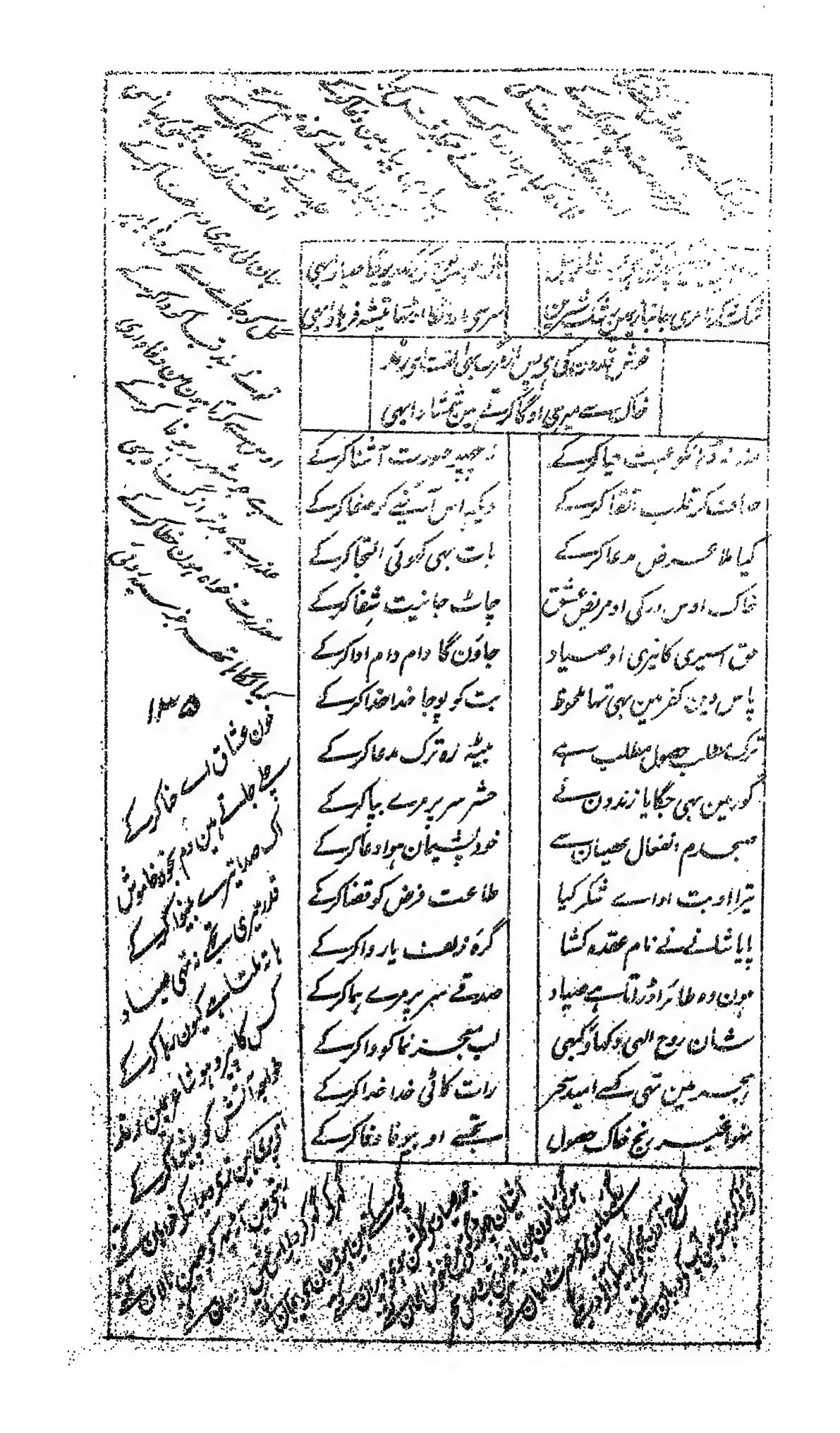

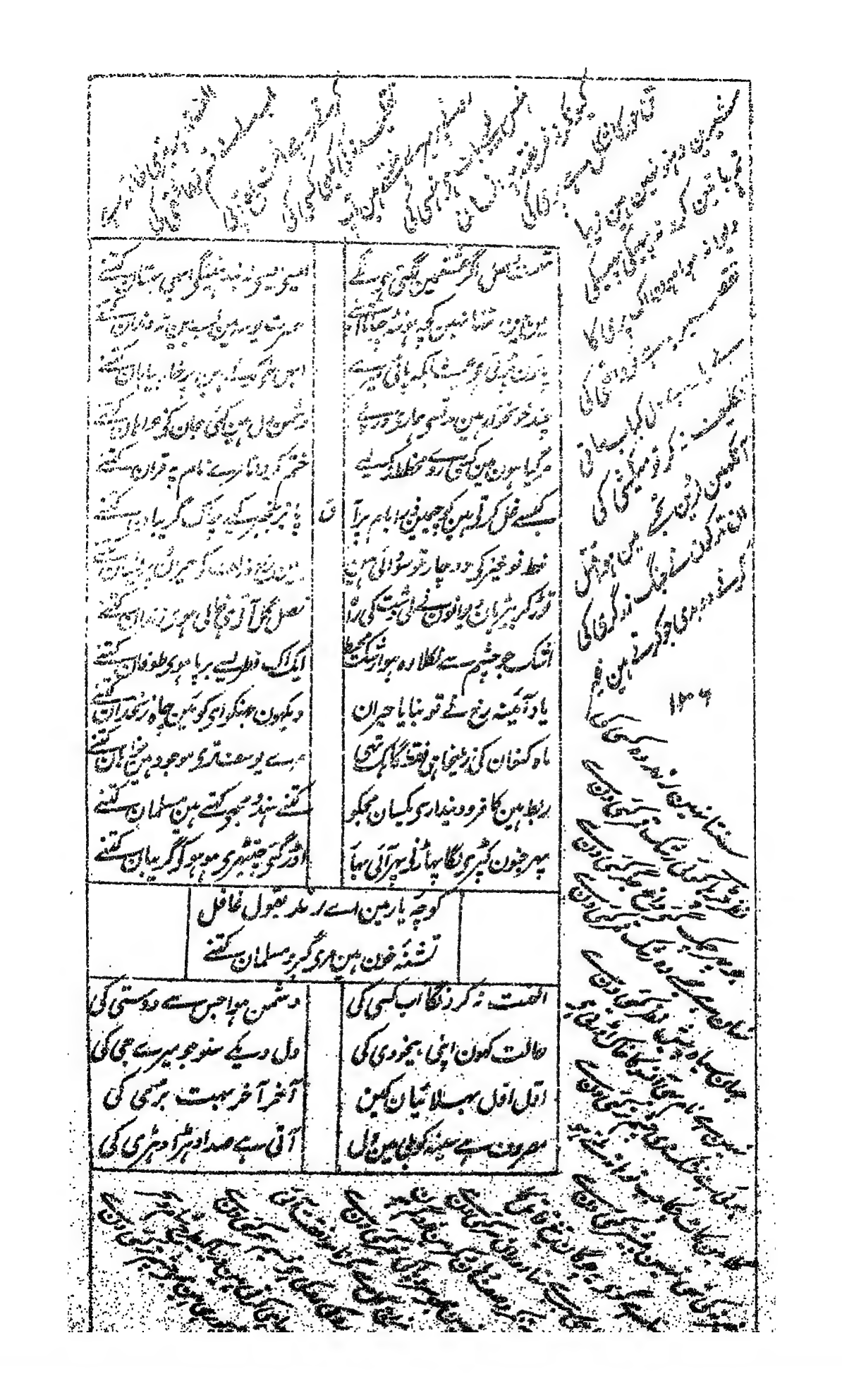

[illegible]

[illegible]

پڑا ہی رہا ... کس کو جو گرد سے کیوں نہ
میں بھی کیسا ہوں تمہیں در بدر کی ... ہے

ناز ... ہے یا اعجاز ہے
سحر ہے افسون ہے یا انداز ہے

وہ ... آئینہ ہے عشق ناز ہے
چشم بد دور اچھا اور انداز ہے

کیا کروں اظہار سر عشق کا
عاشق و معشوق کا یہ راز ہے

میں ... کے نو گرفتار قفس
شوق پر حسرت پرواز ہے

ہجر کی شب تا سحر اور ... ماہ
شکل انجم چشم عاشق باز ہے

خوش آتا اوسکی باتوں میں مزا
جو رہا ہے مکاں ہمدم ساز ہے

حکم ہے ... ساز ...
کیا مزاج دشمنان ناساز ہے

[illegible]

[illegible]

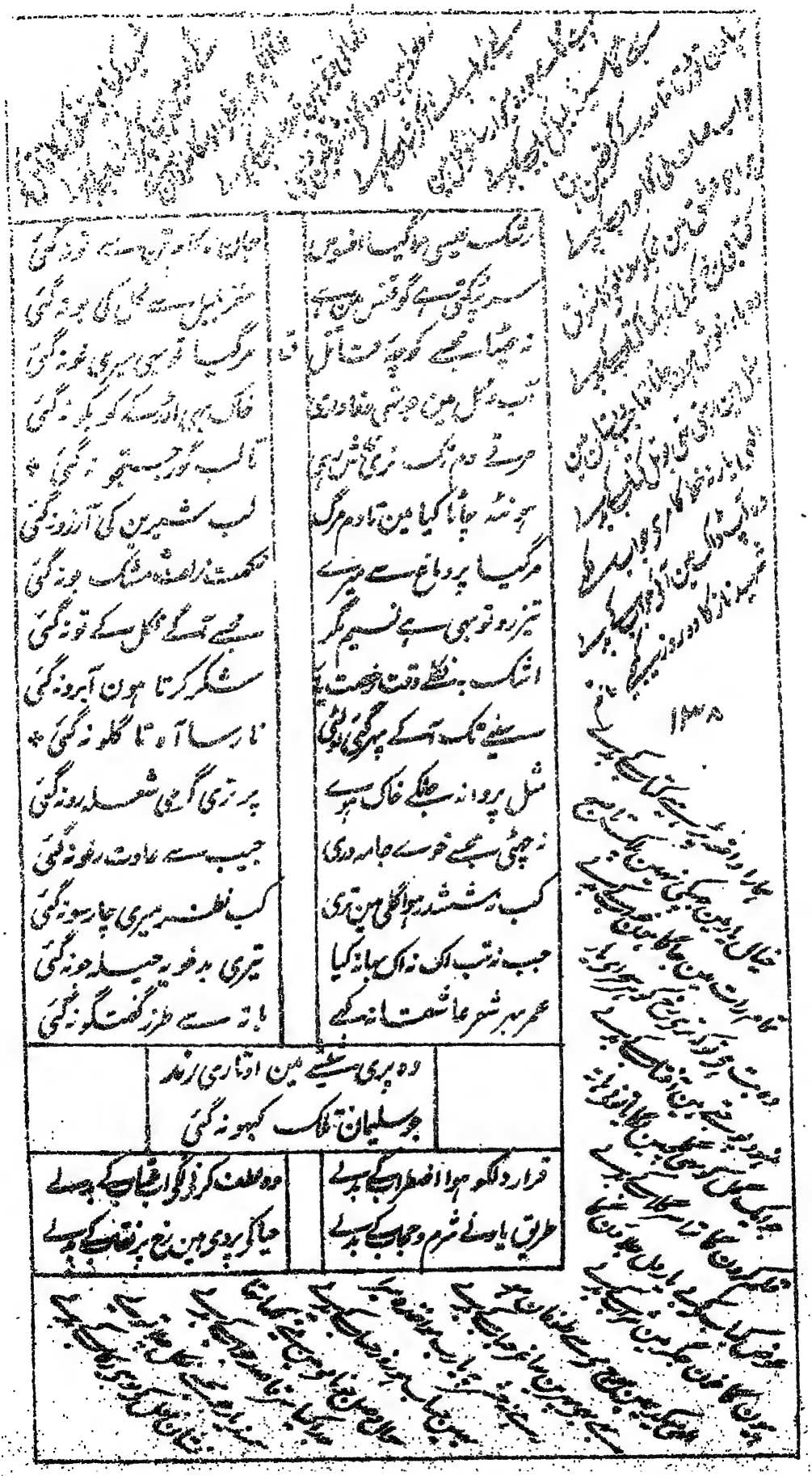

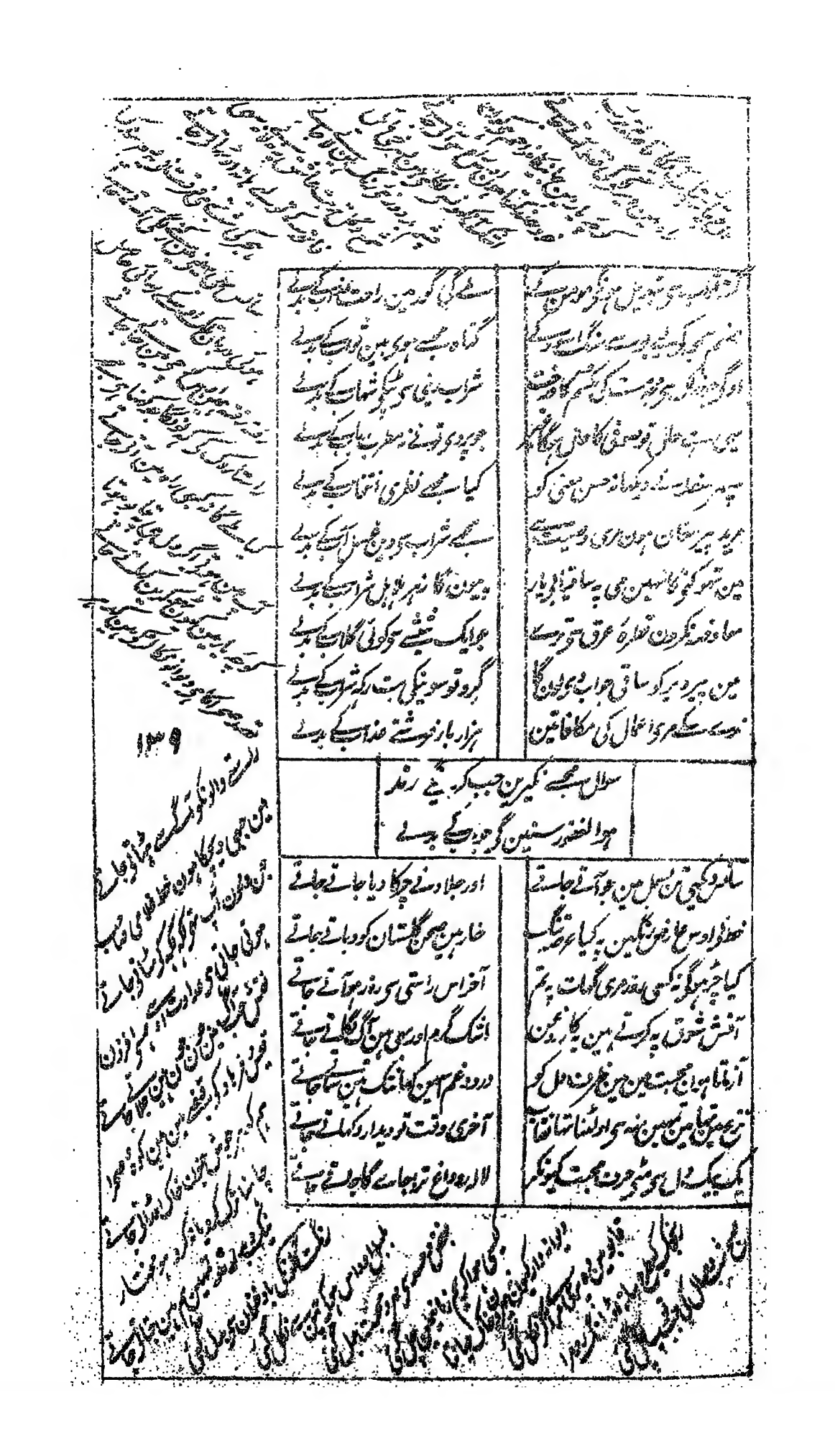

عالم پسند ہو گئی جو بات تیری کی
جو چال تم نے چلنے کی ہم نے وہی چلی

رہ شوخ یار کی کہوں کیا پر شباب کی
صورت سے نا خوب تھی پر خوب تھی بھلی

اس دل میں مژہ کا دل ہو غائب ہو گیا
وہ چھپ گیا جگر میں جو تھا نکلا کچھ نہ کچھ

سخن تم فراق کی رات رہی جو ہم پہ
وہ تو کٹی بجز سے مگر ہاں بلا ٹلی

وقت سحر جو بات کہی وہ تو ہو گیا
ثابت ہوا کہ بخت کی وہ تو خوش بلی تھی

یاد آگئی جو غیض ابرو سے یار کی
بیساختہ چھری ہی سی کلیجے پہ چل گئی

بار سب کچھ ہوا وہ یار آخر آ گئے
مطلب ہر دو جہاں بے مراد بر آ گئے

جب نکل کر رتبہ آگے تو خوار کر گئے
کیسے نکرد غیر مہر تر آنکھوں سے گر گئے

ہرگز نہ رکھ تو مذکر سے خصومت کی چشمداشت
خلعت سے کہن کی اگر تیمور لے گئے

کر دیکھ رہ سادہ تیری کی بھی شیوہ
کانٹوں میں پڑا ہے جو درست نہ رہے

جیسا ہوں ناخدا ہوں ترا ہوں ہوں تو ہے
اب سمت آ لے یا مجھ عیسیٰ نہ لے

کنعان سے تا بمصر کیا اس نے باس میں
طوف حسین کہیں کوئی یوسف نہ لے گئے

لازم ہے ہر قدم کے لیے کبر اور غرور
پہنچو جب تک نہیں جو نہ شان جا سے

رہتے ہے آشیانہ و بلبل کی خبر نہیں
پوچھوں چمن کا حال جو باد صبا سے

سر پر چڑھا یا ملزم کیا ہر حسین نے
کیا طالع رسا تجھے زلف رسا سے

بڑھ جاوے باتوں باتوں میں تیرگی کی طرح سے
اور تری ہو فنا جو باتوں کی تیری ادا سے

مرتا ہوں ہجر یار میں کہ سانا کسی کے
وہ درد دے ہے کہ نہ جس کی دوا سے

ہو بر خلاف جب ترا ہر فعل قول سے
پھر تجھ سے خاک دل مرا ادھیفا سے

کوئی دن میں یہ آتش تاب خبر لیوے گا | اول اب پک کو پھوڑا ہوا جاتا ہے

اور ضبط کر ضبط آہ و فغان کو
تو کیوں رسوا ہوا جاتا ہے

بت کیوں آزردہ خدائی کی | شان ہے تیری کبریائی کی
ہاتھ پہونچے نہ پاؤں تک اوسکے | طالع بد نے نارسائی کی
یار رستے سے پھر گیا آکر | بخت برگشتہ نے برائی کی
ہجر خوں کی ہیں مچھلیاں پانچ | اور انگلیاں پنجہ خانی کی
جو لیں میں سے بیوفا سب ہیں | رسم اوٹھ جا ہے آشنائی کی
موت آوے سے قید میں صیاد | آرزو ہے اگر رہائی کی
لب لعلین کی اگر صفت لکھوں | مزج رنگت ہو روشنائی کی
تیرے کوچے میں بادشاہوں نے | سلطنت چھوڑ کر گدائی کی
نہ ولا یہ اذاسلسل اشک | سمرقند یار کی کلائی کی
رنگتا تک کہیں بدن پہ نہیں | انتہا ہو گئی صفائی کی
دیکھ اوس مہ منجے کو گر واعظ | قلعی کھل جاوے پارسائی کی
نمناک ہو کر نکالا اوس کا غبار | اور صورت نہ تھی صفائی کی
بھولا بھٹکا سا آپ پھرتا ہے | خضر نے کس کی رہنمائی کی
وہم ہے یا سمن عذاروں میں | گوری گوری تری کلائی کی
کاسہ زانو کا جام جم ہے مرا | سیر کرتا ہوں میں خدائی کی
خط کو مسند دو سکے آج اوس گل نے | گلشن حسن کی صفائی کی

۱۴۱

چہرہ رنگین کیا کر رنگ گل کو کیا کیجے
اپنی تصویر اور مری اک نظر دیکھا چاہیے
بیٹھیے جان جو چہرہ پہ نہ چھڑکا کیجے
قتل رہنے کیجیے تسخیر صنم ہوا چاہیے
کیا تکلف ہے اگر شب ہی کو آ کود کن
اور لب بستہ پہ فرمان کیجیے یا نوحہ کر
سر پہ لیجیے ہاتھ میں ہنگو اور اٹھا کر زیر خاک
گر اثر باقی رہے سرگشتگی کا بعد مرگ
ولولہ جوش جنوں کا گر یہی وحشی رہا
اس خرابے میں نہ اصلا جو پڑا ہی چاہیے
وصل میں تا چند بیٹھی رہی یا بند حیا
شوق نے صادق ہے باہر دن کیجیے

بندگی ہم کر چکے تا کر دل آرائش میں ہیں نہ ہم
منتظر کب ہوش اور ہیں بیدا وہ مضمون کیجیے

چشمکی او ہر دش بجکو نہ دہانی چاہیے
سرخ ہو جائی یہ روئی زعفرانی چاہیے
موئی سر کرنی لگین تن پر گرانی چاہیے
رونا کیوں کہو تا ہی ہی یعقوب فرچشم کو
منکشف ہے ہر ہوشبکو فروغ شمع سے
گر یہی ہر دم کا خبط نالہ ہائی گرم ہے
چاند کہتا ہے دو ہفتہ آسمانی چاہیے
رنگ لائی کچھ شراب ارغوانی چاہیے
اب دکھائی زور اپنا ناتوانی چاہیے
پھر لیگا آکی یوسف زعفرانی چاہیے
نام روشن کر نیکو آتش زبانی چاہیے
پھونکدی قلب و جگر سوز نہانی چاہیے

۱۴۳

[illegible]

شہرہ ہے بسمل ہو گیا ... تو ...	جس پہ انسان ہیں ... تیز آبی چڑھا ہے
... آغوش میں ... عشق ...	پھر کہیں طفل کو تیری جوانی چڑھا ہے
پاؤں ... سے ...	پار اس کے کچھ نہاں ناتوانی چڑھا ہے
جان ... انتظار میں ... انجام ...	شوخ ہو طفل ہے ... جوانی چڑھا ہے
دامن ... عالم کو ...	ہو ... تیری شیرین ... چڑھا ہے

ہر بار ... سینے میں ... ہے دو رشتہ
تیغ ابرو کا ... پانی چڑھا ہے

مد نظر جو اک بت بالا بلند ہے	ہر چند آہ صورت طوبا بلند ہے
بخت سیاہ سے پست نہ اتنا بلند ہے	کچھ شاخ گل سے وہ قد رعنا بلند ہے
گو تھا کسی زلف میں رتبا بلند ہے	سید ہیں خاندان ہمارا بلند ہے
کیا پست فطرتوں کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہوں میں دماغ تمہارا بلند ہے
پار سیہ تھی پار کیجیو بیڑا بحق نوح	پل سے بھی آب موجہ دریا بلند ہے
کیا آشیانہ پھونک دیا باغبان نے	جو دود آہ بلبل شیدا بلند ہے
ذرات آہ میں کھینچتا ہوں جس کی یاد میں	قامت کشیدہ اک بت بالا بلند ہے
قمری بحث جیسے ابھی وہ کسی تاب لے	شمشاد سے تر وہ سراپا بلند ہے
نرگس کو سیو آنکھیں ہیں لیے میں شرمندگیاں	گل سے بھی شاخ نرگس شہلا بلند ہے
جلتا ہوں سوز عشق سے خاموش مثل شمع	سینہ سے میرے لب پہ نہ نالا بلند ہے
کرتا ہے سیر کوئی نیزہ بازیاں	بگولوں غبار دامن صحرا بلند ہے
چھالے ہیں پاؤں کے سر انگشت میں ...	اک شعلہ جائے نبض مسیحا بلند ہے

ہر اک مقام زلف چلیپا بلند ہے
دیکھا تار نفس سے بھی ہوگا وہ دراز
طوبیٰ ... اگر دیکھا بلند ہے
سوز فراق دل کو جلاتا ہے شمع سان
... سے بجا ہے ... شعلہ بلند ہے
... جہان ...
فلک ... کا کیسا بلند ہے

[illegible]

خیال آگیا رخ کا تصور خط مین
کھل گیا بہشت مجکو خدا کے بدلے

کیا ہی عیش تو نیمو اوٹھاہی اندا کرین
عشم فراق تو وصل خدا کے بدلے

شب وصال مین کہین مدعا ادا ہوے
لڑ بیان رہین اوس کو ادا کے بدلے

فرصت کسی جاہ دین کا دین ہی مجھ
کونین مین تلاش کرو کھنا فدا کے بدلے

اس انتظار ہی جب جانون کاش آجائے
پیام مرگ ہی مکتوب ادسکے بدلے

بہرایا غیرون ہی اوس طفل شوخ نے راسے رند
لڑا پیادون سے اک نے سوار کے بدلے

اوٹھاہی پردہ فقط اک نقاب باقی ہے
ابھی فراق مین کچھ کچھ حجاب باقی ہی

ہوا ہی مہر تجھے الفت کا حوصلہ اودل
کوئی ستم ابھی خانہ خراب باقی ہی

چٹیا نہین ابھی سر رشتہ عشق کا مجھ کا
ہنوز سلسلہ پیچ و تاب باقی ہے

ہزار شکر جھگڑے قیل و قال دنیا سے
فقط خدا کا سوال و جواب باقی ہی

ابھی خیال زمھرونگا عشقبازی کا
ابھی ہین بولہوسیک شباب باقی ہی

پلادی بادہ کشو نکو اوٹھا کر ساقی
صراحی مین کئی ساغر شراب باقی ہی

حلال کر گردہ کہتا ہی اپنی بسمل سے
تڑپ لو اور اگر اضطراب باقی ہی

جو تکرا تا ہی جلد آو دیکھ لون صورت
فقط دم آنکھون مین مثل حباب باقی ہی

وہ بادہ نوش ہون ساقی بجاونگا جب تک
کباب سیخ پہ خم مین شراب باقی ہے

ابھی تو خوب برستے ہین میکدہ سحاب
چڑھا جام ہوای شراب باقی ہے

وصال یار ہو کیا بے تکلفی سے رند
مجھے لحاظ ہے اوسکو حجاب باقی ہی

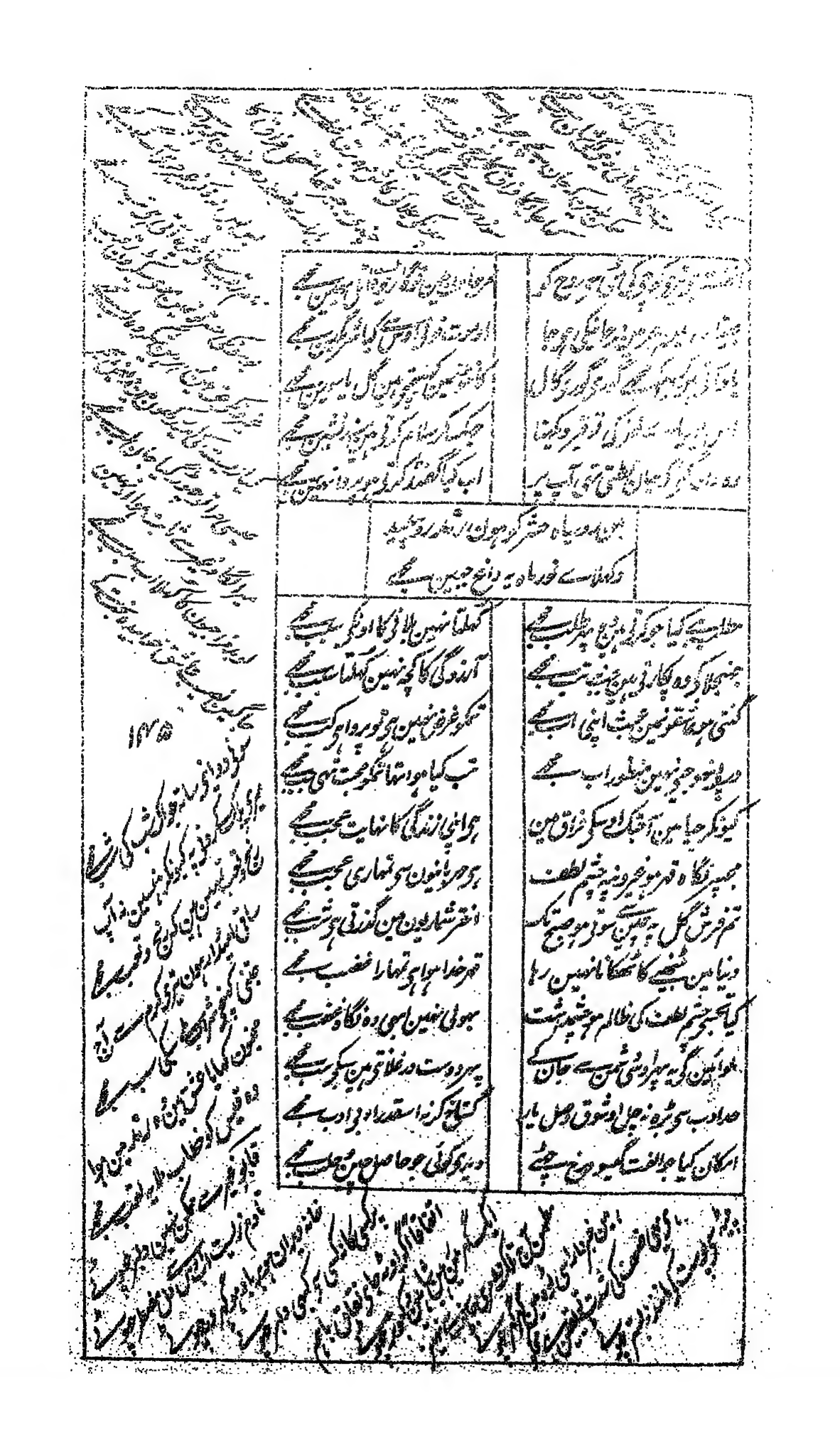

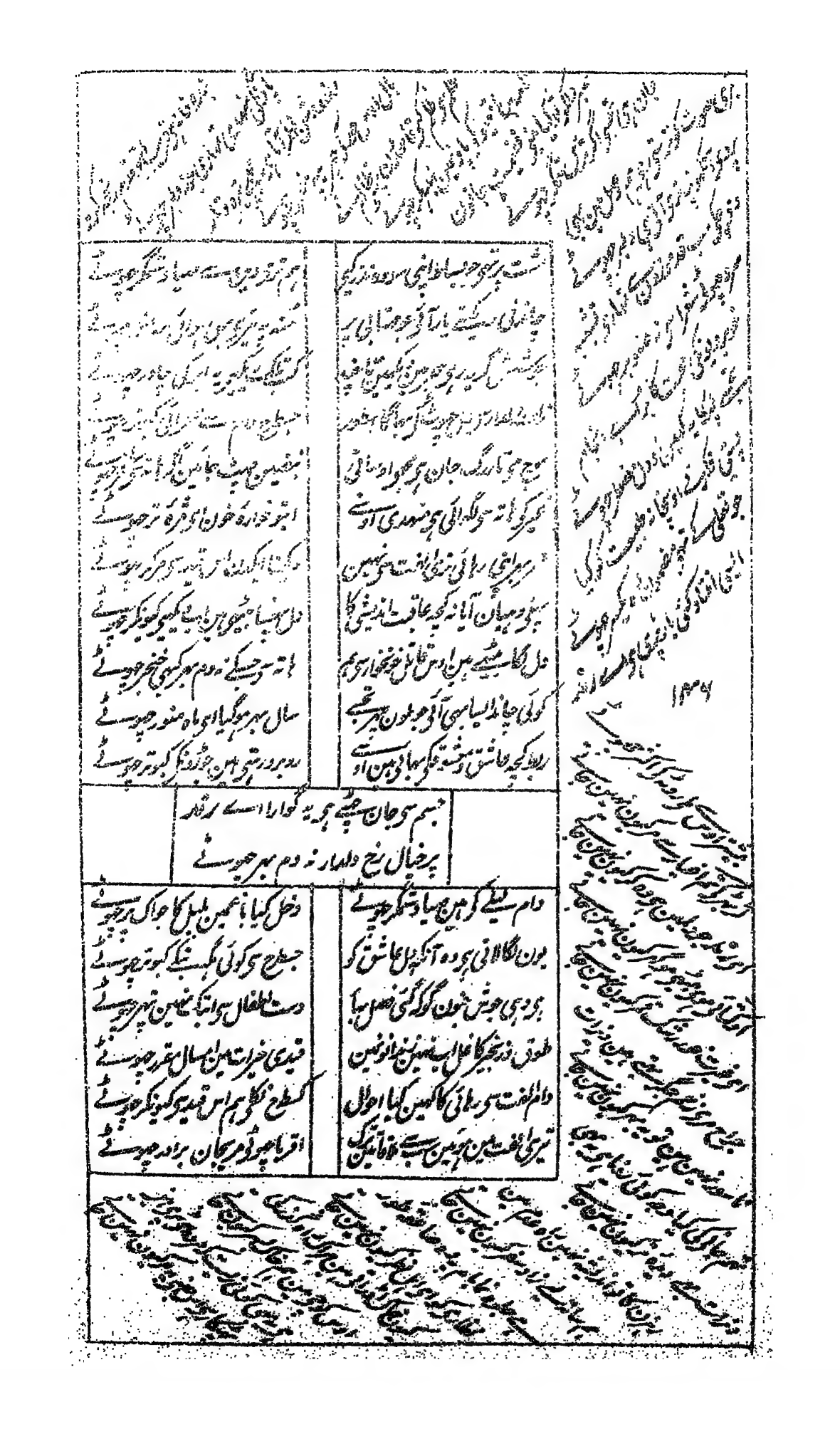

کیا انکی جدائیوں میں ہیچ جانتے ہیں رند
دشمن مری قضا کے ہیں اغیار کیسے ہیں

راہ کیا شکر ہے ہجرت کی شباہت کیسی
آپ تو کیسا ہو صانع ترے صنعت کیسی

دیکھتے ہی نہیں تم چشم پر امید کیسی
پیار کیسا ہو ہر سجان پہ الفت کیسی

کون عاشق ہے ترا یار محبت کیسی
اتنی بے یاد نہیں تجھ کو تری صورت کیسی

ہذیان میری ہے ہمدم ہے ہمہ ہذیان میں
آج پھر کی ہے تپ ہجر نے شدت کیسی

مرکہ پہنچا ہوں میں نکلا ہے پیا چہرہ زرد
سانس لینے کی ہے طاقت نہ ہے حرکت کیسی

جو سبب دشمن جانی وہ ہوا ہے میرا
نبض تک ہے عداوت میں محبت کیسی

ٹال جاتی تھی جو تم میں بھی طرح دیتا تھا
درگذر اب نہیں کرتی تو مروت کیسی

ہاں سے کہ پانی نہیں پی سکتا ہوں کیا ہے کیا
سل کی علامت ہجر ہے طاقت کیسی

کیوں نہ ہوں مستحق لطف و مدارا کرم
کی ہے سرکار میں بندے نے رفاقت کیسی

تم جو تنکے پکارو سر محفل مجکو
فخر ہوجائے مری واسطے ذلت کیسی

مشکل جسکی تمنا میں ہزاروں نقشے
کھینچی تصویر یا صانع قدرت کیسی

تم نہ چندی میں ہے چاند کہ گھڑی آؤ
دیکھو درگاہ میں ہوتی ہے زیارت کیسی

مجھے مانگے تو کبھی وہ شہ خوبی اسے رند
جان تک دیدوں اسی ساعت و عدلت کیسی

تنگ آیا ہوں تری جور کی بیدادگری سے
اور بجھاؤ نگاہ اب تو کسی بے سپری سے

قاصد تو جواب ایک مری خط کا نہ لایا
درگذر میں نہ آیا تری نامہ بری سے

بیچہ جاؤں کہ ہی دم میں اگر میں تو عجب کیا
بدتر ہے مرا حال جو اغ سحری سے

۱۴۷

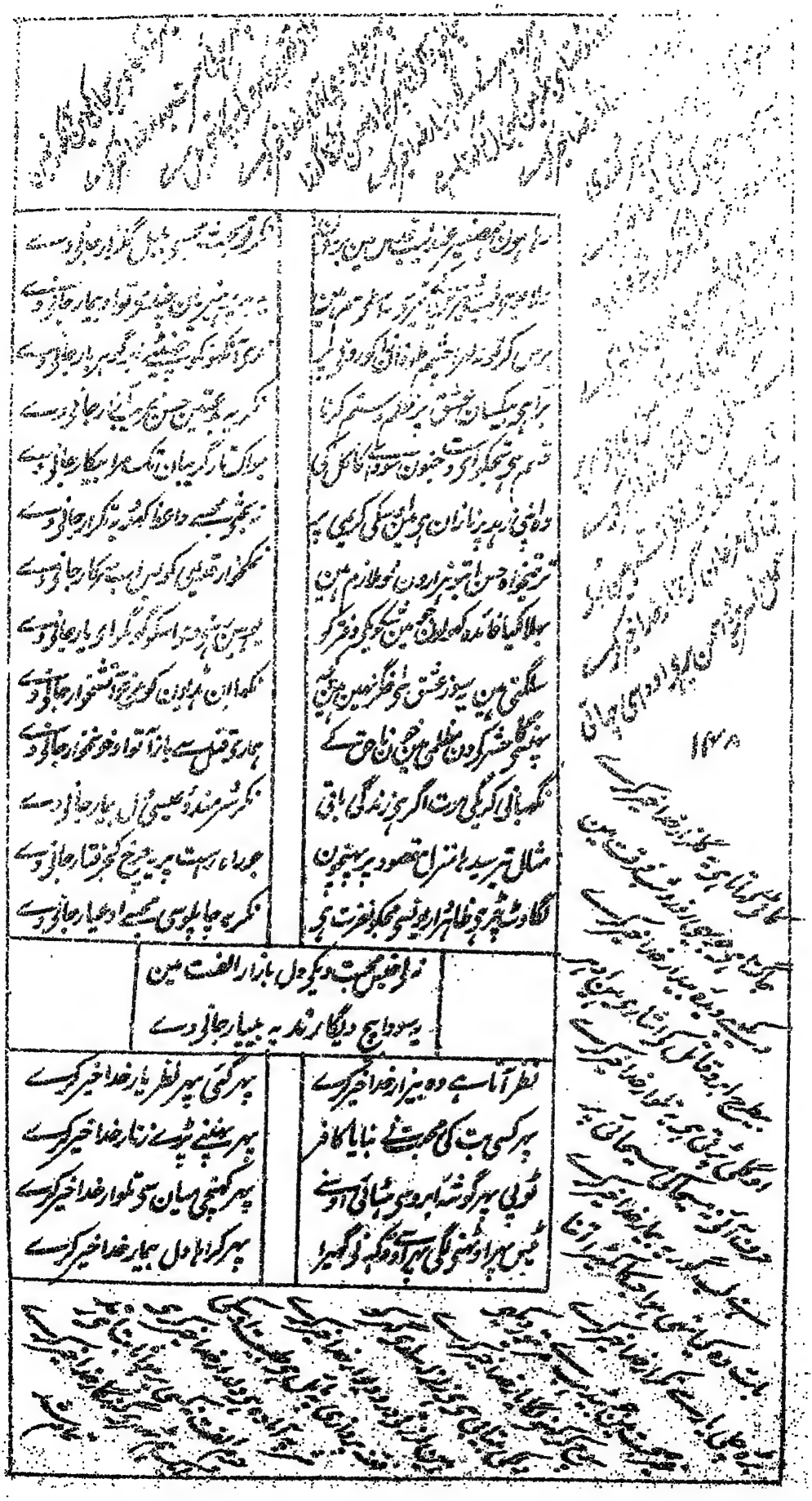

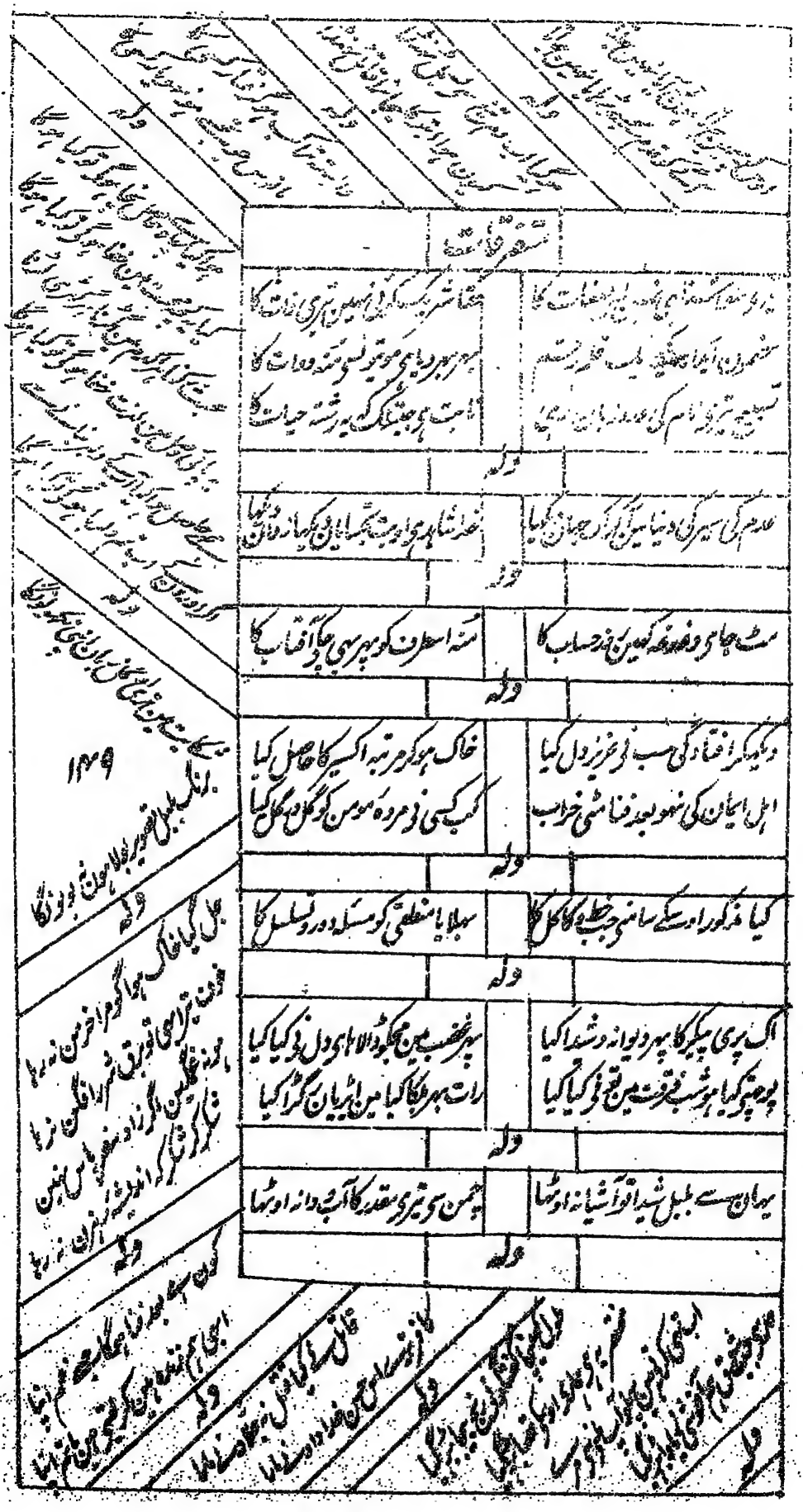

آج درس عشق کو ہمکنار کیا | غرض اپنے بیخودی نے بیڑا پار کیا

وله

دیکھ کر آپ کو بیخود ہوا عالم اپنا | آئینے میں تو خدا جانے ہے عالم اپنا

وله

خضر ان بیاہ رہا جانے گذر کیا | اچھا ہوا خدا سب کا کنارہ سر کیا

وله

کفر ہم جسکو سمجھتے تھے وہ ایمان نکلا | جسپہ پرستی کا گمان تھا وہی قربان نکلا
اب بھی آجا رحم صورت تسلیں کہلاتی ہو | رحم کوئی دم کو مرا رند مرے جان نکلا

وله

دل بیتاب سے گیسو خمدار ہو گیا | یارب میں کس بلا میں گرفتار ہو گیا
دل کا فراق یار میں آزار ہو گیا | عیسیٰ ہوا ہے چشمۂ میں بیمار ہو گیا
رویا جو پھوٹ پھوٹ کے شوق جمال میں | اندھا تمہارا طالب دیدار ہو گیا
مرنے کے پہلے تھے مزے عشق کے بچے | کیوں رند پھر تمہیں بھی آزار ہو گیا

وله

پایا کہاں مکاں میں تو لامکاں پہونچا | ڈھونڈا تلاش میں بھی کہاں کہاں پہونچا

وله

کچھ زیادہ ہے قلق اور بیقراری کل سے آج | ہو گیا غیر دھواں ہجر کی کل سے آج

وله

ہو گیا فطارہ کل میں مرا نقصان صحیح | کھینچکر بیڑا ہے بلبل نے مرا داماں صحیح

پھر ہوئی ہے یاد وہ غارہ نکو ہوا ہے سیر باغ
اب کہاں ایسی ہے رشک گلشن ہر سیر باغ

قدر وہ جانے ہے سرو گل کا کہ نا منظور تھا
اب کہاں ایسی ہے سرو گلشن ہر سیر باغ

ولہ

نہ ہو زبان انہی سوال سے واقف
جہین نہ عرق انفعال ہی سے واقف

خدا کرے نہ تمہین ہو ہی حال کسی سے واقف
نہ ہو مزاج مبارک ملال سے واقف

ولہ

قاصد تجھے نہ یاد رہیگا پیام شوق
خط دیکھیو کہیو اس سے زبانی ہر ام شوق

ولہ

دلکھولی لیتا ہی محبوب جہان ایک ایک
مل جی رہتا ہی مجھ آفت جان ایک ایک

ولہ

پیدا جو آئینے مین بھی ہوتی صفائی دل
سینے مین اپنے رکھتا سکندر بجائی دل

ولہ

کبھی کرتے ہو جن لوگون کی خاطر داریان
خوش نہین آتی ہین ہمکو یہ ظاہر داریان

ولہ

بغیر یار کے لطف مے و کباب نہین
پیالہ زہر کا ہے ساغر شراب نہین

وہ حضور کو نسا ہی جو کہ انتخاب نہین
کمر کا مثل دہن کا تری جواب نہین

زمانہ پھر گیا تیری نظر کے پھرتے ہی
غضب ہے کا ہی کا فر ترا عتاب نہین

کھڑا ہو بام پہ پردہ کر تو حجاب سے
کلیم سے صنم اللہ کو حجاب نہین

خدا کا قہر ہی نازل ہوا ہی بندہ من پر
مراد پر ہے ترا عالم شباب نہین

[illegible]

اے ہم چشم تو ہے [illegible]	[illegible]
[illegible]	دستہ [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ولہ

اپنے [illegible] جا [illegible] ہے	دنیا میں ہوں تو دل کو کیا پاؤں لگاؤں [illegible]

ولہ

رنج کو [illegible]	اچھی صورت کو جو [illegible]

ولہ

بہار آئی جوانان چمن کو کیا ہوا [illegible]	[illegible]
رواج بادہ خواری [illegible]	[illegible]

ولہ

ہو ہم [illegible] قتل کر [illegible] جاؤ	گلے پہ [illegible] خنجر [illegible] جاؤ

ولہ

کبھی [illegible] صورت [illegible] نہیں ہے	سبب کیا [illegible] نہیں ہو

ولہ

ہوئے ہیں [illegible] عبث [illegible] جاؤ	[illegible] آؤ
دل نہیں [illegible] میں اس بات [illegible]	[illegible] بات [illegible] آؤ

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

١٥٢

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

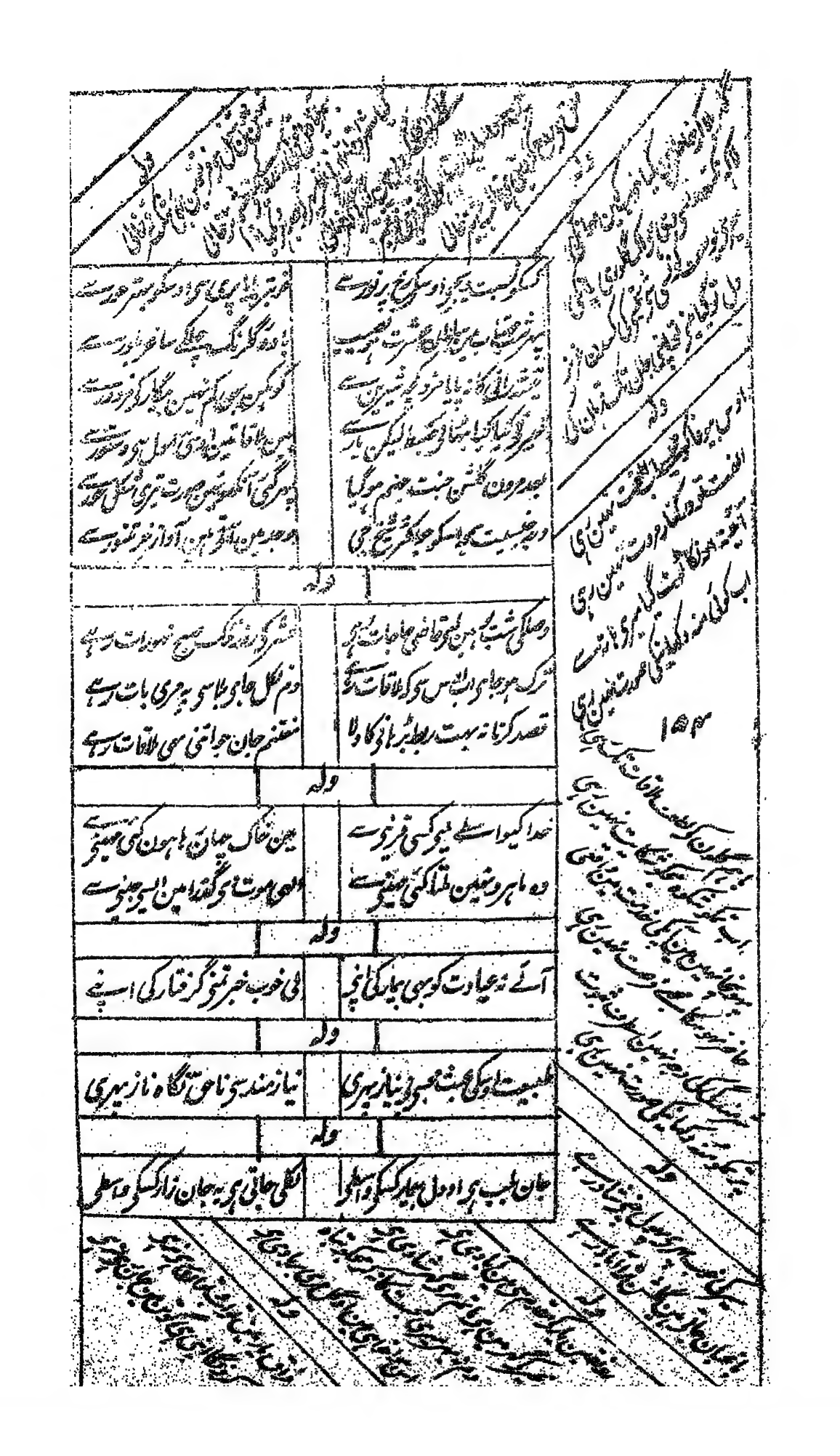

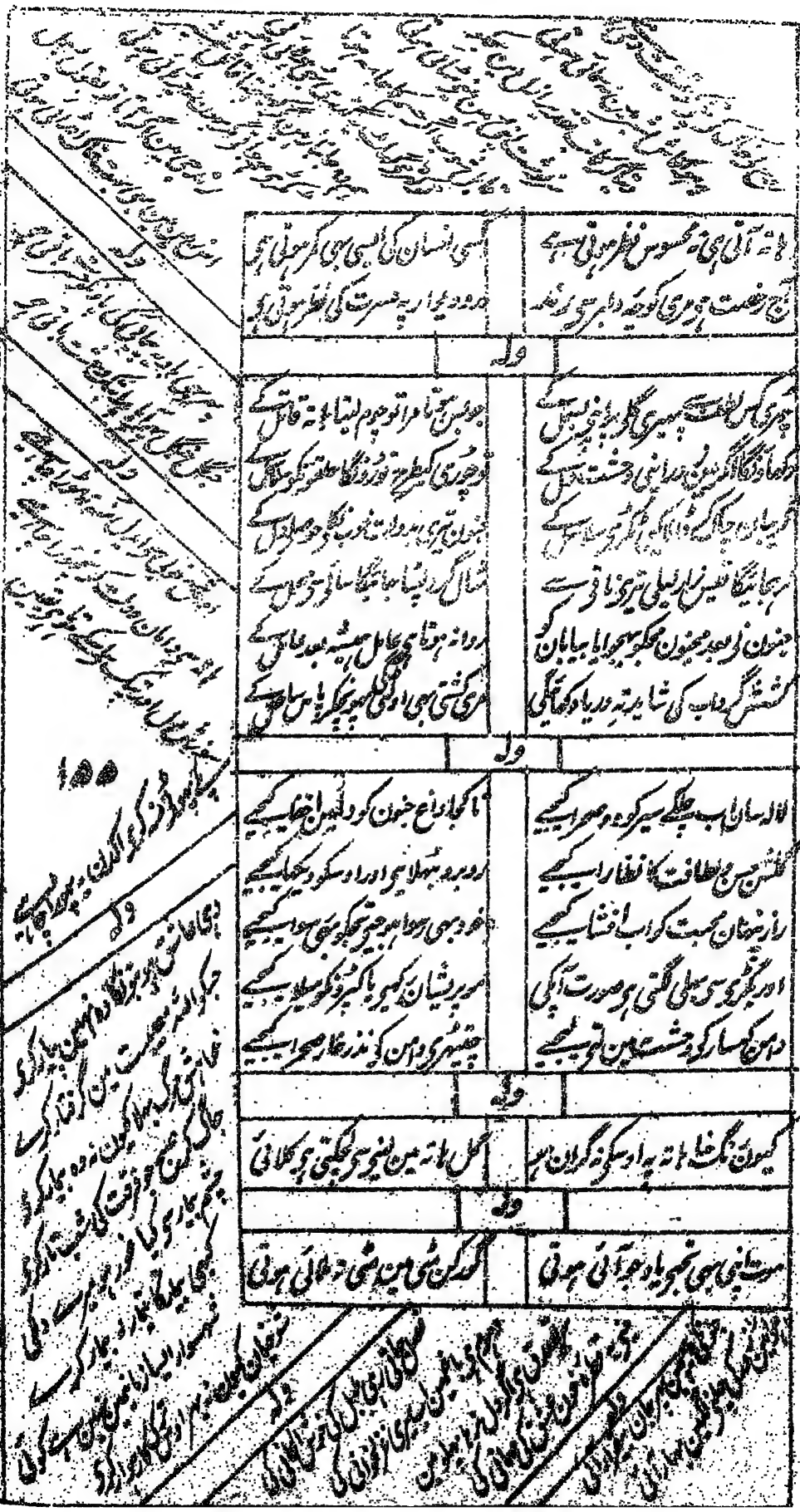

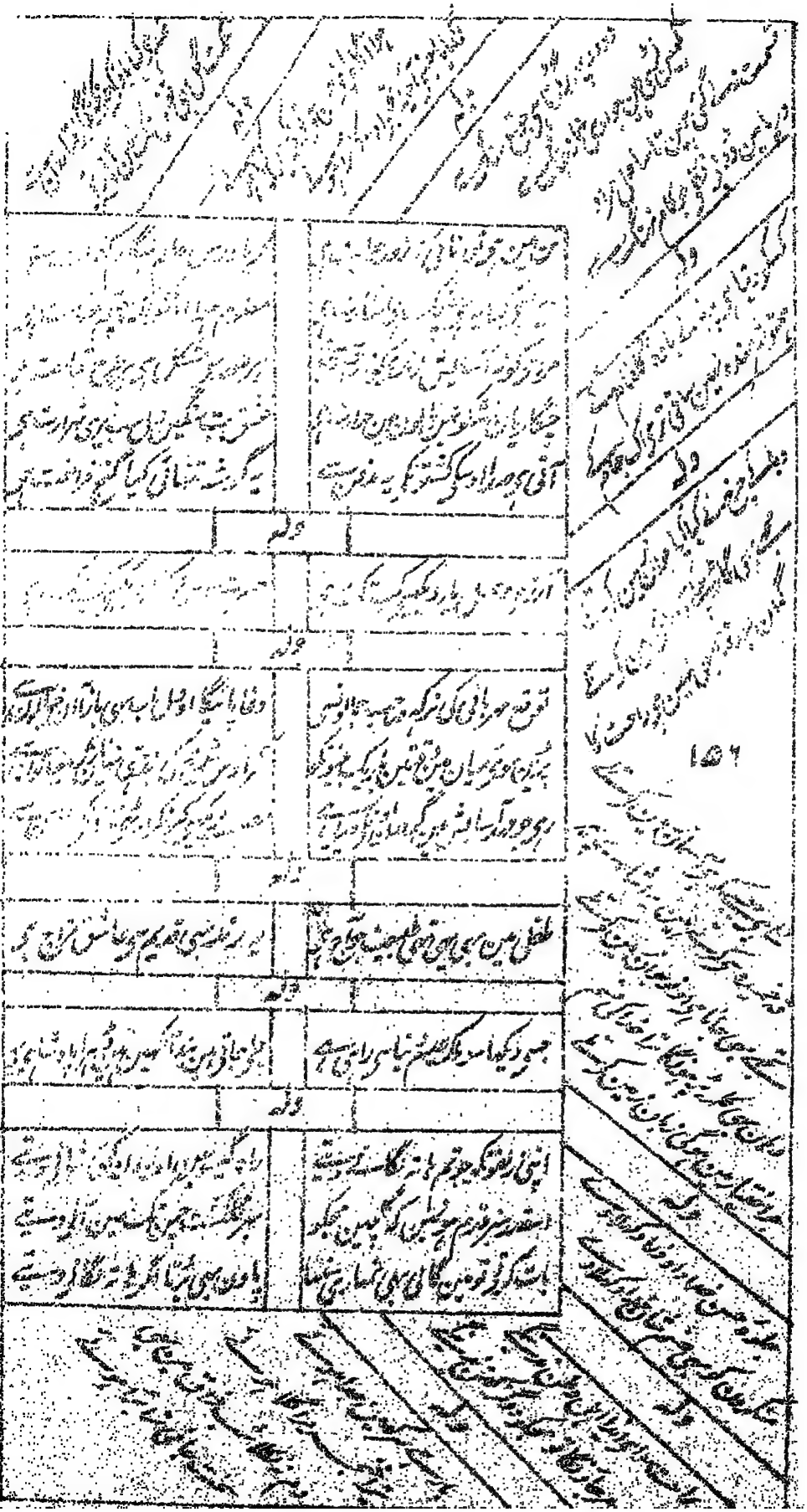

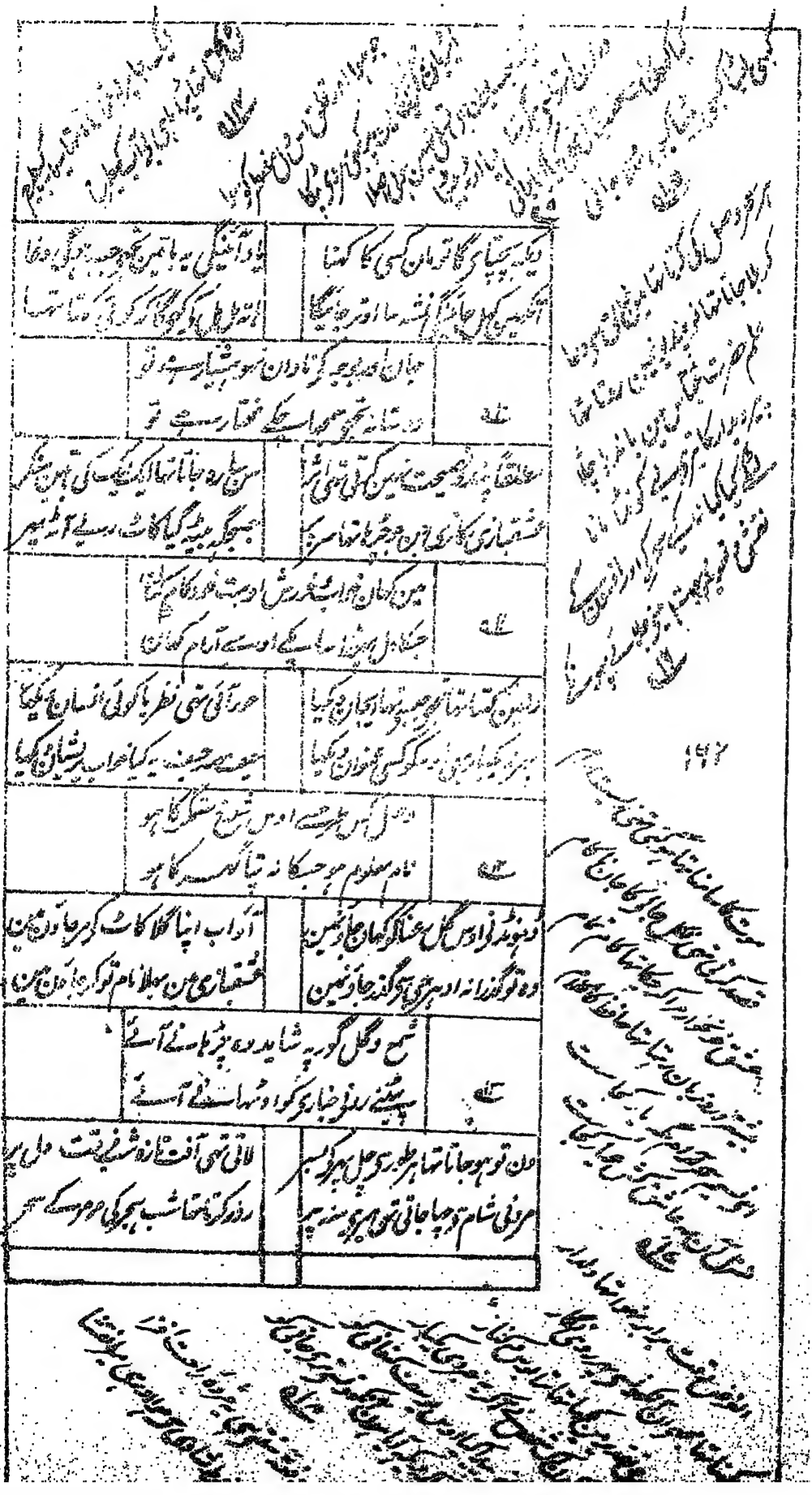

جفر باقی تھی نہ اوقی بھی ہماری ہو چکا | یہ بھی اچھی ہوئی یاری مجھ سے ہو گئی

ق

ہو گیا سینہ مرا خون جگر سے چاک چاک
ہر دو اطراف کا ہے پیرہن صد چاک چاک

دیر کے بعد طبیعت بھی ذرا بحال ہوئی | کچھ تسلی ہوئی کم ہو گئی گو رنج و ملال
دل مشتاق نہ اب بھر ترا جویا جاناں | جان مجبور کو وہ چھند ہوا ذوق وصال

ق

صبا یار کا دے پیغام مرے جان ہو سے
قول و اقرار ہوئے وصل کے سامان ہوئے

شکر صد شکر ہوئی ہجر کی ایام تمام | زندگانی کی ہوئی مجھ کو امید اک گھڑی
گرچہ آغاز برا تھا پہ ہوا خیر انجام | صبح جو کل آئی نظر گذری مصیبت کی شام

ق

لائی تشریف مری گھر میں سرافراز کیا
ہر تصور میں تمنا مجھے وہ انداز کیا

آتی ہی ڈالدیا بانہ گلے میں میرے | خوب سا رو لی مری سینہ گلے مل کے
دامن انچل ہے مری آنکھوں کے آنسو پونچھے | منہ پہ منہ رکھ کے ہے دیر تلک کہتی رہے

ق

سچ کہتا ہوں نہ رو تجھ کو مری سر کی قسم
جان رو رو کے نہ کھو تجھ کو مری سر کی قسم

جشن شادی کا ہے ہنگام نکر حال تباہ | ہو فلک دشمن تو رو میں ہمارے خواہ
مجھ کو بھی رنج جدائی تھا نہایت واللہ | عالم الغیب مری جان ہے گواہ

تجھ کو باور نہیں آنیکا تو کیا واقف ہے
جو مری دلپہ گذرتی ہے خدا واقف ہے

جشن باقی تجھ زادے کی ہی وجہ بنا | یہ اداسی ہوئی غارتی ہو بخش بیا

۴ | آگیا سینے ہو ہر خون پہ ہزار دم گھٹ کر
ہر دو اطراف کا طے ہوا خصومت ہیٹ کر

دیر کو بعد طبیعت ہوئی ذی اجالہ جاں | کچھ تسلی ہوئی کم ہوئی کچھ رنج و ملال
دل مشتاق تہا از بس تڑپ جایا جاں | جان مہجور کو وہ چند ہوا ذوق وصال

۵ | وہ سیاں آمد و پیغام ہر جان ہوسے
قول و اقرار حوصلے وصل کا سامان ہوسے

شکر صد شکر ہوی ہجر کا ایام تمام | زندگانی کی ہوئی مجکو امید آگلفا
گرچہ آغاز برا تہا پہ ہوا نیک انجام | صبح ہوئی آئی نظر گذری مصیبت کی شام

۲۱ | لای تشریف مری گہر مین سرافراز کیا
جو تصور مین تہا مجسے وہ انداز کیا

آتی ہی ڈالدیا ہاتہ گلے مین میرے | خوب سارو دی مری سانہ گلے مل کے
انسو انچل سے مری آنکہون کے آنسو پونچھے | منہ پہ منہ رکہو ہوی دیر تلک کہتی رہے

۲۲ | رنج ہوتا ہی نہ رو مجکو مری سر کی قسم
جان رو رو کے نہ کہو مجکو مری سر کی قسم

جشن شادی کا ہی ہنگام فکر حال تبا | ہو قلق دشمنو کو رو مین ہمارے بدخوا
مجکو بہی رنج جدائی کا نہایت تہا صبر | عالم الغیب مری حالت دلکا تہا گواہ

تجکو باور نہین آنیکا تو کیا وقت ہے
جو مری دل پہ گذرتی ہی خدا واقف ہے

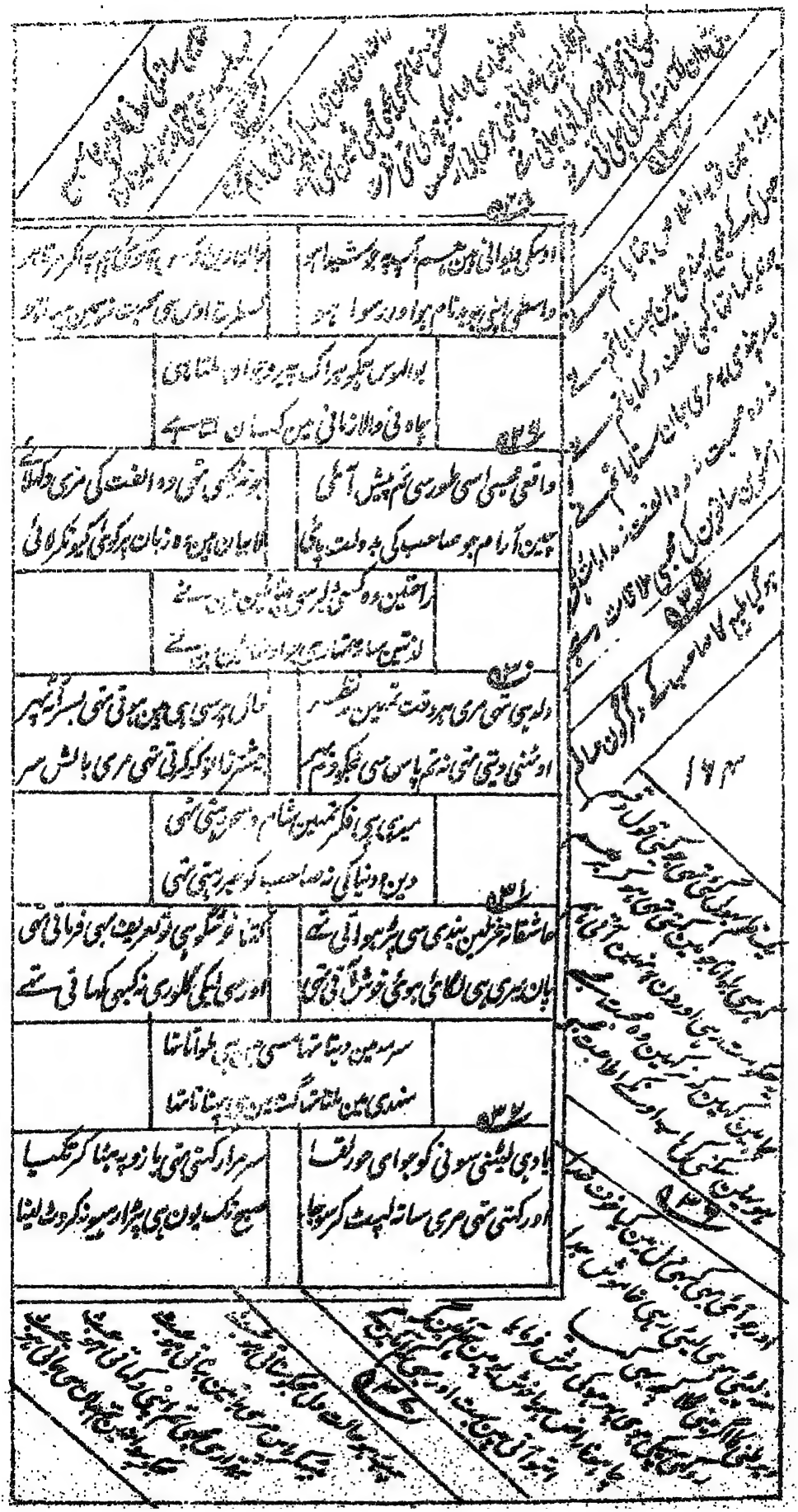

ولہ

اب چھوڑ دے حجاب کو پروانہ وار آ
مشتاق ہیں وصال کے صورت ہی کیا ہے

ولہ

کون راہ ہے جو تو نہ اس کو بتاتا ہے
سب وہی کرتے ہیں جو کام تو فرماتا ہے

ولہ

حضورِ قلب ہو کس دم دعا نہیں ہوتی
تری جناب میں کب التجا نہیں ہوتی
نصیب شربتِ خوابِ طرب نہیں ہوتا
میں وہ مریض ہوں جس کی دوا نہیں ہوتی
مقامِ ضبط کا ہے داد دی شکستِ دلاں
کہ ہے حبابِ شیشہ ہی یاں تو صدا نہیں ہوتی
کوئی غریب مگر قافلے سے چھوٹ گیا
جرسِ بند آج صدائے درا نہیں ہوتی
کدورت آئنے کی دور ہو نہ بے صیقل
صفائی قلب کی بے اتقا نہیں ہوتی
گداز آتشِ غم نے کیا ہے جسم کا حال
جو استخواں کو بھی توڑوں صدا نہیں ہوتی

ولہ

بیخطا ہر ایک کو حکمِ تہ شمشیر ہے
مملکت میں داروگیر کی بڑا اندھیر ہے
ایک سی ہیں مرد اور نامرد اپنی عہد میں
ہر سگ و یوزانہ اپنی زعم میں اب شیر ہے
کوئی کافر پوچھنے والا نہیں اس ظلم کا
بے گنہ خونِ مسلماں ہو یہ کیا اندھیر ہے
میوہ ہائے خلد کا مشتاق ہو نہیں اے کریم
نعمتِ دنیا سے اب میری طبیعت سیر ہے

ولہ

شمیم گیسوئے مشکیں یار آ ہی گئی
تنِ حزیں کی بو ایک بار آ ہی گئی

ولہ

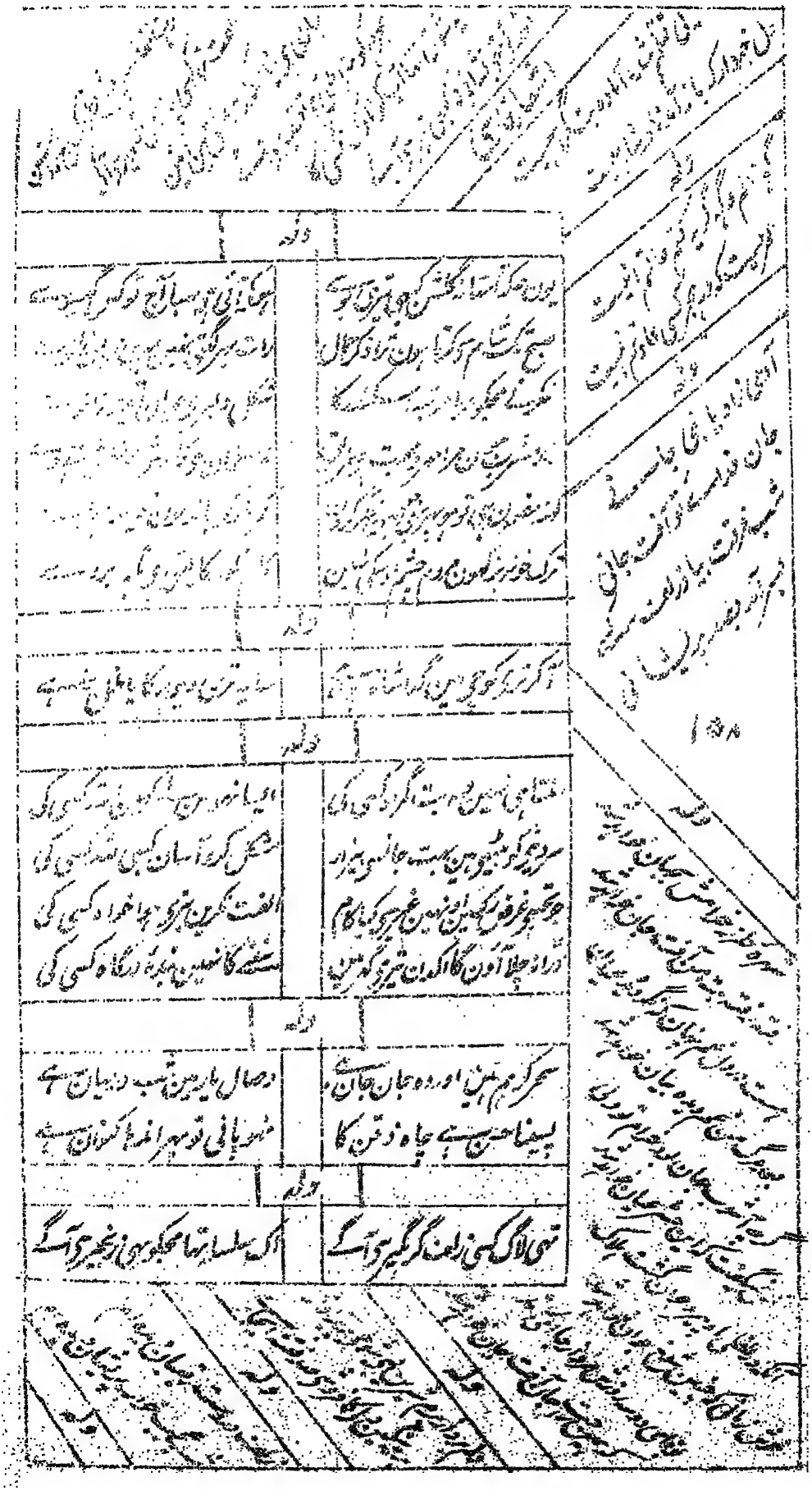

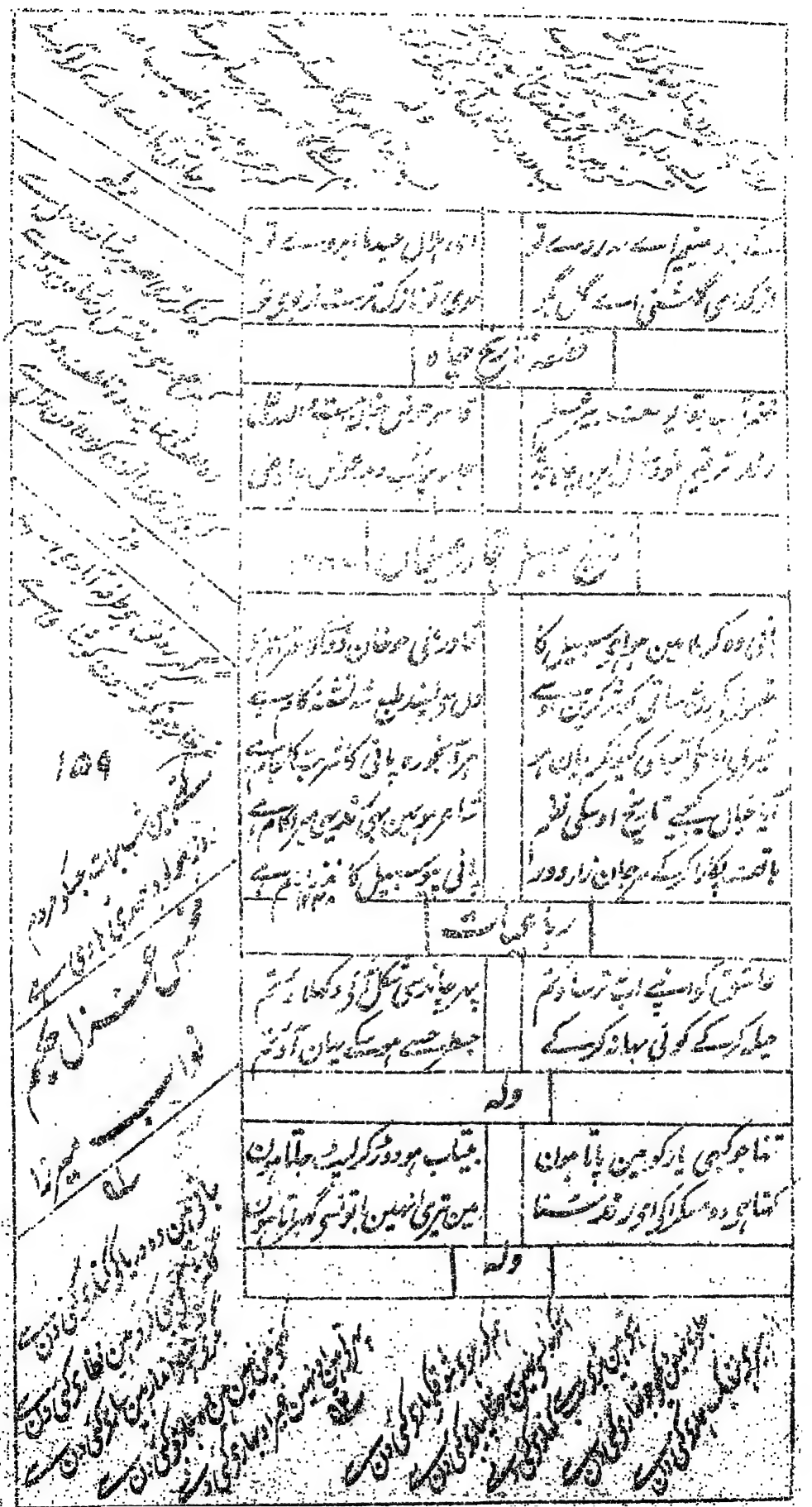

۱۴۰

[illegible]

دو دن دیکھی تھی پہ جب جاپ نرگس تھا تھا	مشتاق نگاہی ہیں جس کی ترکی پیالہ جو شیدا
اتنوں سا اتنوں سی ہنگامہ ہے برپا	عشاق و ترکی یہ معشوق ہیں پیدا
رستہ نہیں اب تیرے پاکر کبھی دن ہے	
کس طرح ہمارا دل بیتاب نہ تڑپے	بیتاب ہی نہاں ہمارا جو یار نظر سے
کیا شب کو ملاقات ہوئی عشق کی قدرسی	جب صبح نکلتا نہیں رات کو گھر سے
خورشید کو انداز میں سیارہ کی دن ہے	
بس چنگ پی [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] تیرے بہار ہو کبھی دن ہے	
یہ عشق فسون کار نیا رنگ ہی لایا	اب آپ کو بھی [illegible] لگا اپنا پرایا
لیلی جسے سمجھے تھے وہ مجنوں نظر آیا	آخر مری آہوں نے اثر اپنا دکھایا
گھبرائے ہو کیوں [illegible] ہوشیاری کبھی دن ہے	
آئینے کی مانند نظر آتے ہو حیران	مستی ہے نہ کاجل ہے نہ مسی ہے نہ ہے پان
کنگھی ہے نہ چوٹی ہے نہایت ہو پریشان	کس کشتہ کاکل کا کرو سوگ مری جان
گیسو نہیں کیوں تم نے سنوارے کبھی دن ہے	
اشک نظر آتے ہیں جو چشم ہے پرنم	ہر بات میں بھرتے ہو نفس سرد ہو ہر دم
کس کے لیے صاحب ہو بنا ہے یہ عالم	کس چاک گریبان کا لیا آپ نے ماتم
کپڑے بھی نہیں تم نے اتارے کبھی دن ہے	
شکر اوس کا ہنگام ہے شکوہ کریں کیونکر	افضال الٰہی سے کرم اوس کے ہیں ہم پہ

[illegible]

اب کسی اور سے تم جی کو لگا لو اپنے
۳۸ وہیں سر پھوڑ کر دل کو سنبھالو اپنے

سنتے سنتے تری اک بات میں ہوں بات کی بات — بجھا میرا بھی جی پھٹ گیا تجھ سے دلدار
بلکہ بر لطف ملاقات سمجھ کر بیکار — رفتہ رفتہ تری ملنے سے کیا خود انکار

صدمۂ ترک ملاقات گوارا کر کے
۳۹ کیا کروں بیٹھ رہا تجھ سے کنارا کر کے

یہ نکرتا تو مرے جان بھلا کیا کرتا — کیا بجز اسکے علاج دل شیدا کرتا
وصل میں ہجر میں کس طرح گوارا کرتا — تا بکے ظلم و ستم روز کو دیکھا کرتا

ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبھالا دینے
۴۰ خار الفت کو تری دل سے نکالا دینے

خود کرا و غیرت تم استاد بھی سمجھایا — کسی ان سرو قدوں نے بھی بھلا پھل پایا
پھول سے رنگ کا تری دہیان جو دل کو آیا — باغ سبز اور زمانے کا اوسے دکھایا

دل لگا جس سے یار اوسی شغل میں مصروف کیا
۴۱ مختصر قصہ ترے عشق کو موقوف کیا

کیعلم دل سے مٹی یار محبت تیری — مضطرب اب نہیں کرتی مجھے فرقت تیری
بلکہ یہ یاد نہیں کیسی تھی صورت تیری — کون عاشق ہے کسی باقی ہے الفت تیری

ہمکو تم بھول گئے تم نہیں یاد رہے
۴۲ ہم نہ دیوانے رہے تم نہ پریزاد رہے

تم نے بہر ملنے کا پیغام جو بھیجا ہے — مہربانی کی کرم بندی یہ فرمایا ہے

مجھے آہ و زاری سے یان کام ہے
مین کیونکر کہون تجھکو آرام ہے

نہین بے اثر ہوتی عاشق کی آہ
کریجو اور کریجو دلمین و بسر کے راہ

زبان پر نہ لائے ہو گر حال دل
نہ جانے کوئی تا کہ احوال دل

مگر جی مین والسہ ہو گا خیال
وہ محرم یا سمجھے گا بے وصال

اڈاتا تھا آکر جو کوچہ مین خاک
وہ دیوانہ یان سے گیا دور تاک

مجھے بھی یہی رنج ہے اور ملال
اسی بات کا ہر گھڑی ہے خیال

نہ بیٹھی گھڑی بھر بھی تنہا بہم
عبث وصل سے ہو گئے متہم

رہا ہجر ہی وصل کی رات بھی
نہ کی شرم ہو اور نہ تو بات بھی

مین ناشاد اک شب نجاتا اگر
نہوتا جدائی کا رنج اس قدر

عبث دل لگا کر غضب مین پڑا
مصیبت مین رنج و تعب مین پڑا

رہا درمیان سر ہر او سکے حجاب
نہ سرکا دوشالہ کا رنج سے نقاب

تصور یہی دل مین کرتا ہوا
چلا جاتا تھا آہ مین بھرتا ہوا

قلق جیکہ از حد زیادہ ہوا
تو رو رو کے بیس اس غزل کو پڑہا

غزل

مجھے اوسکے کوچے سے آنا تھا کیا
گر آنا تھا تو دل لگانا تھا کیا

لگانے ہی دل کے پھنسا ہجر مین
یہ کیا ہو گیا مینے جانا تھا کیا

اوسے دوستی جو نہ منظور تھی
تو پہر اپنے گھر مین بلانا تھا کیا

مرے حال پر گر نہ تھی چشم لطف
تو چپ چپ کے آنکھین لڑانا تھا کیا

دکھانا تھا پہر جو منہ چاند سا
تو اکبار صورت دکھانا تھا کیا

رہے گا مرے پاس تیرا نشان
گر دونگا میں تعویذ دل جز جان

اور اکثر عوبرقت میں گھبراؤنگا
اوسی لالہ کو کر کے کل کہلاؤنگا

یہ نامہ لکھا فرخ آباد میں
بہر ین حسرت میں جان ناشاد میں

یہاں سے بریلی کو جاتا ہون میں
قدم اپنا آگے بڑہاتا ہون میں

جو باقی رہا میری جان و دم میں دم
تو پھر آن کر دیکھتا ہون قدم

بجا لاؤن گا سب حق بندگی
غلامی کرون گا میں تا زندگی

نہ چھوڑون گا تجکو کسی حال سے
میں قربان ہون جان لو مرے لال سے

جو ہر جو تو ہے تو میں جوہری
میں دیوانہ ہون تو اگر ہے پری

اگر چہ نہیں تجھپہ ہرگز گمان
کہ ہو غیر کے حال پر مہربان

ولیکن میں مجبور ہون رشک سے
کہ ہے عشق میں بدگمانی ضرور

خبر میرے مرنیکی جب تک نہ پائی
مجھے پیٹے جاو اور سی دل لگائی

کہ شاید میں جیتا پھر آیا وہان
ہوی غیر کی بس میں تم میری جان

یہ سنتے ہی جی سے گذر جاؤنگا
یقین جان لو موت مر جاؤنگا

نہ دا دیہان میرا رہے آپ کو
نہ سنتا کوئی کچھ کہے آپ کو

یہ خط ہے مرا میرے دلبر کے نام
ہوا ختم نامہ یہان والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تا لالی حمد و جواہر ثنا شایستہ زیبور روا کبریا خداوندہ واجب التعظیم جلشانہ

مجنون عشق لیلای سخن از بطن مادر شهزاد آورده بود و بالاخره بهوای شاعری در سر افتاد
و اکثر اوقات مراتی و سلام و رباعیات در نخوای سرلاله و صول الکفرمین ابا
عبدالله الحسین منظوم میکرد و تخلص وفا مینمود و میشتر گوهر این بهای نخرلیات
هم به بنان بیان و سلک نظم انتظام میداد و دیوان ضخیم مرتب نموده بود و
خلیق که در فن مرثیه گوئی محمد یل تفنگچی ندارد شغل شاعری
سیر موصوف بهوانه فرخ آباد شدند و راقم اثیم تبلیغ رسالت
فیض آباد وارد و دار الخلافه لکهنؤ گردید از حسن اتفاقات با جناب
عالم خلاق المعانی بهنگ بحر سخندانی غواص بحار کمال
بلاغت محک عیار فصاحت چکیده قلم اعجاز رقمش را اگر بنرقلم گویم سیحات
طبع وقاد وش را اگر یوسف ثانی خوانم ریاست تام البلغاء
حیدر علی بهادر متخلص بآتش مدظله العالی بالقات اتفاق افتاد بصد شوق و کمال
استدعای تلمذ بخدمت فیض موهبت شان نمودم از روی مخدومانه
کریمانه مرحمت شیوه سلیقه ذات بابرکاتست عرض آنم مقبول گردید
شاگردان عقیدت گزین و حلقه بگوشان ارادت آئین گشته استفاده غزل گوئی
مغزی از پیاصل گردانیده میگذم و تخلص خود را اسم بامسمی یافتم حسب الارشاد
قرار دادم و اجرای سابقه که مثل یوسف عزیز میان برادران بود
اندا تم و آنچه از ابتدای شاگردی جناب مخدومی الغایه آغاز نموده
بانجام رسانده ام و بعد ختم کلیات هذا نموده موسوم به گلدسته عشق ساخته التماس
سخن سنجان زمانه آنکه اگر بمقتضای بشری خطائی رفته باشد از خلل بحاشیه
کریمانه نظر بر خطا پوشی از خطا بخشند و بعد از خواندن این خسته حسین مغفرت را بدعای خیر یاد فرمایند فقط

دیوان ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک جہان دیوانہ اس لعل شکر خا کا ہو گیا
ابتدا ہی میں یہ سودا انتہا کا ہو گیا

آپ کو کھویا مگر جویائے جاناں کا ہو گیا
راز جب پنہاں نہ رہ کر خود نما کا ہو گیا

ہمکو بھی آخر خدا وقف ہوا ہی کی جی
عرض کر رہیں گے جو موقع انتہا کا ہو گیا

خال و خط عشق میں ہر آن ہیں عاشق سیکڑوں
سنکھیا کا عالم اس جب تفاضا کا ہو گیا

کیا اثر پیدا ہی میری نالۂ جانسوز کا
شعلۂ آتش ہر اک جھونکا ہوا کا ہو گیا

حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب
دور پردہ جسکو ہی شرم حیا کا ہو گیا

اوس نگاہ تیز ہی دل ہو گیا جسدم چار
میں نے جانا سامنا تیر قضا کا ہو گیا

سجدۂ عاشق ہی ادبت تجھکو کیا حاصل ہوا
معتقد اے ایمان اک بندہ خدا کا ہو گیا

حور کو غمزہ ادا ہی جنت میں کیا خوش آئینگے
اور پیر و کشتہ جو تیری ادا کا ہو گیا

بت پرستی میں جو آئی اس بت کافر کی یاد
نالۂ ناقوس میں نالہ لگا کا ہو گیا

یاد آیا ہی کہ مشہور قرنین ہی تھے الفتین
قحط اپنے عہد میں مہر و وفا کا ہو گیا

مالنا منظور تھا ہر چند پہلو ہی تہی
حیلۂ معقول صاحب کر خدا کا ہو گیا

پانچوں اوس شوخ خلکی پر پنگلی کو ڈرنے لگا
باد پا اوس ترک کر نیچے ہوا کا ہو گیا

خار و خس ہوتے ہیں پیدا جسکا تخم و سرو گل
کیا چمن میں اختلاف آب و ہوا کا ہو گیا

ہر یہی عالم نہی بار کا تو دیکھنا
کچھ دلوں میں وہ قند بالا کا ہو گیا

غرض دل سے ہوا دور مزا جاتا ہے زندگانی کا
برنگ نیست بلبل گل جہان [illegible] جوانی کا
گرفتہ سالی [illegible] جہان [illegible]
حقیقت [illegible]
سنو [illegible] یا [illegible]
کسی کی [illegible] وقت ہوا افسانہ [illegible]
نہ کسی [illegible] کا بیان [illegible]
قصہ بالا کہانی اپنا وہ گلشن [illegible]
رہا افسانہ عشق [illegible]
نئی ہے شاخ گل [illegible]
[illegible] کا [illegible]
دل [illegible] وقت میں [illegible]
[illegible] آئی [illegible] طبیعت [illegible] کہانی آئی
عبادت [illegible] ہو گر [illegible] عشق [illegible]
[illegible] عجب [illegible]
اور [illegible] لوگ انسان [illegible]
[illegible] کا
فراق [illegible] کیا [illegible]
[illegible] آئی [illegible]

مجھے پھر یاد آتا ہے جب جام جوانی کا
پلا ساقی کوئی ساغر شراب ارغوانی کا
پریشاں [illegible] عالم [illegible] کا
[illegible] کا
[illegible] سیلانی کا
اور [illegible] اس کہانی کا
مخاطب ہوگا اگر [illegible] زبانی کا
ہوا ہے [illegible] بوستانی کا
کیا ہے خاتمہ بالخیر میں نے اس کہانی کا
ملا ہے بلبل [illegible] قصہ [illegible] کا
نتیجہ یہ ہوا حاصل ہے شیریں بیانی کا
کمال [illegible] باقی ہے [illegible] نشانی کا
[illegible] خط جان [illegible] نہ پیغام زبانی کا
[illegible] صورت [illegible] ناتوانی کا
نظر آتا ہے نقشا [illegible] کا
[illegible] جسم [illegible] مہربانی کا
عنایت کا [illegible] نظر کا مہربانی کا
[illegible] پانی کا
فراق یار [illegible] کا

[illegible]

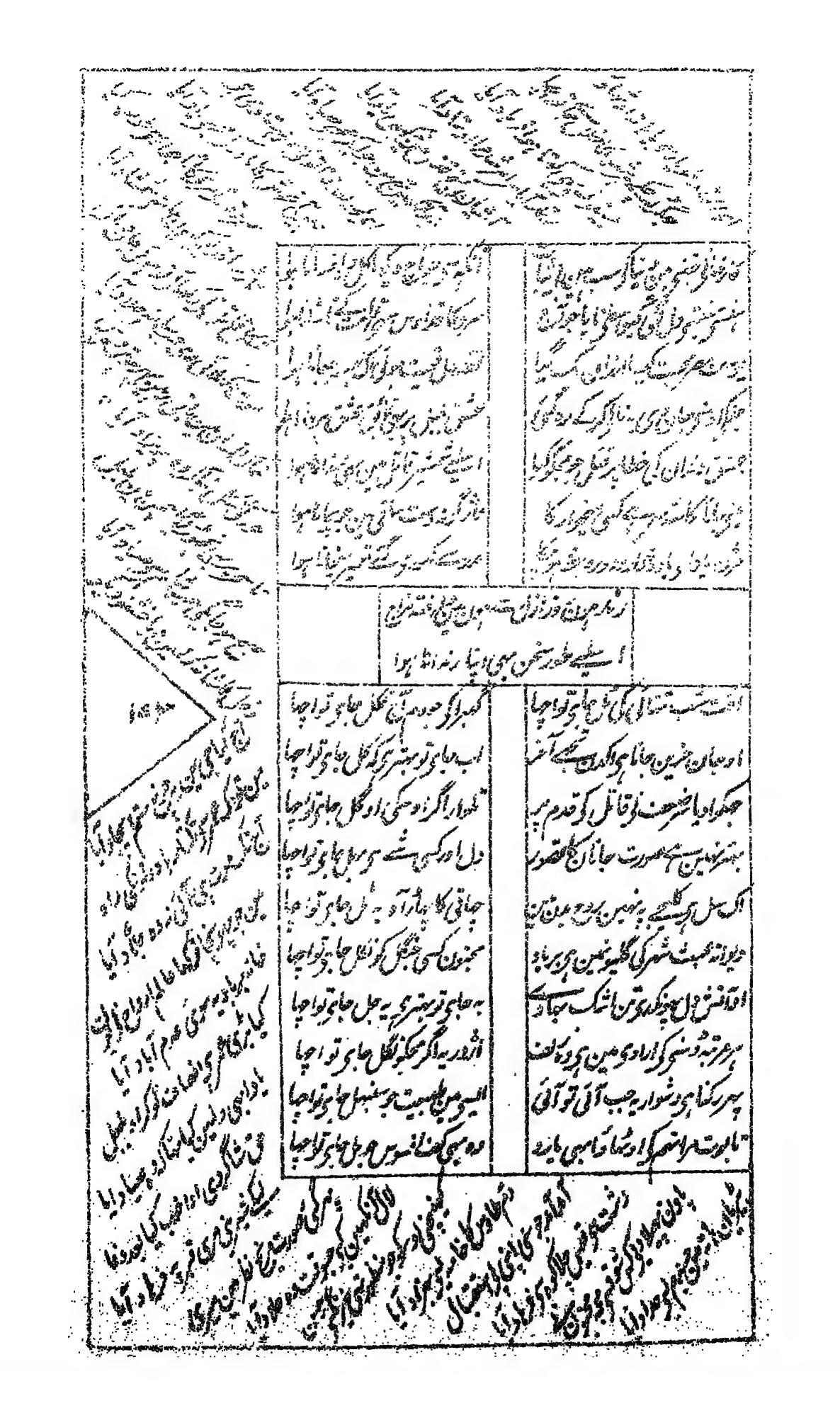

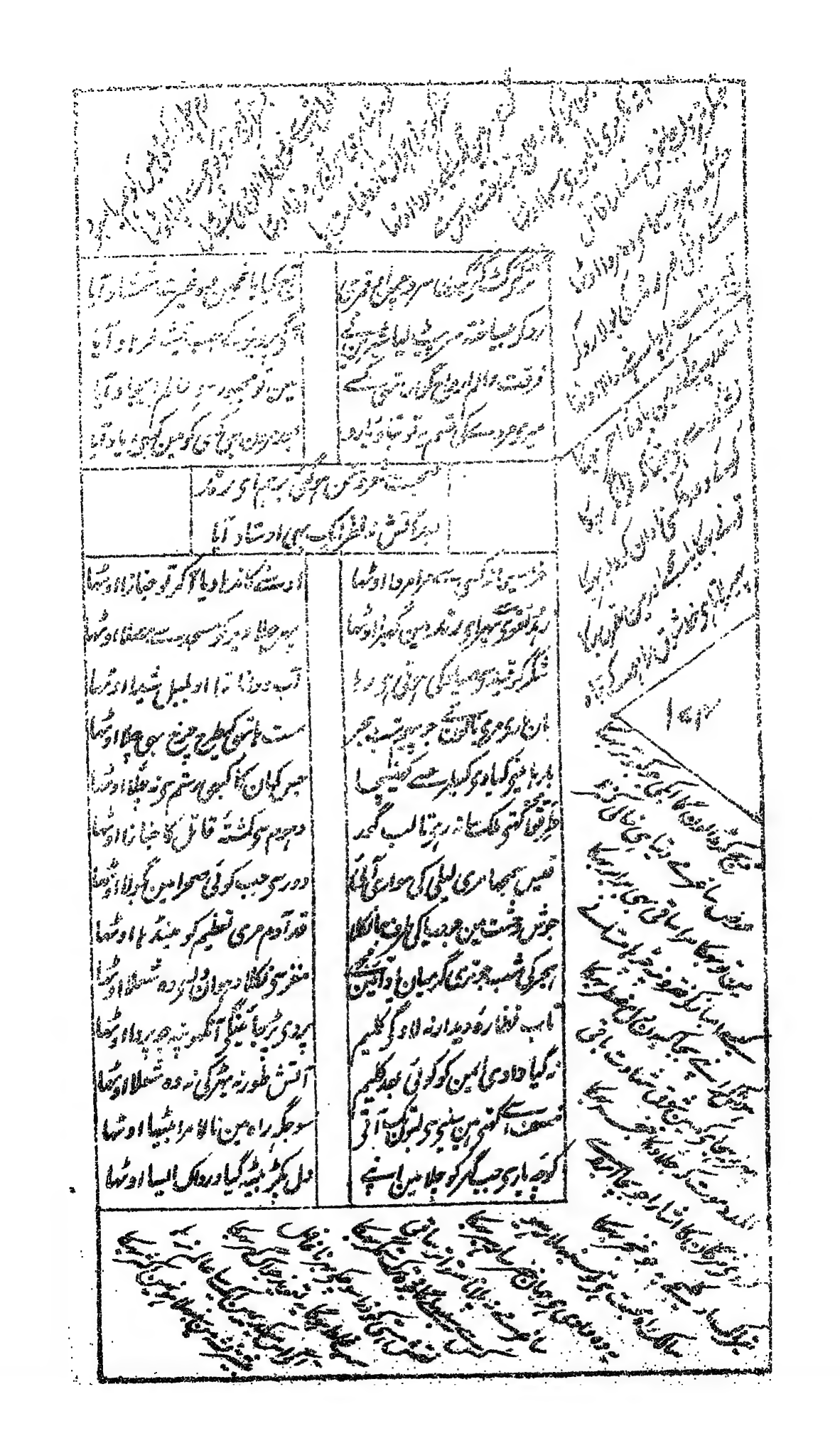

خضر راہ جہاں شمع ہدایت ہیں یہ زہاد
چھوڑی گر ہر دعا آل پیمبر جا گا

گر کلاہ فقر ہو فرّ اُستغنا ہو جائیگا
بار سر پر طرۂ بال ہما ہو جائیگا

گل ہی بن گنگ گل ہی مثل بو ہو جائیگا
راہی اگر ن قافلہ کا قافلا ہو جائیگا

کر گیا ان تازہ دل کا جہان پیدا ہو جائیگا
یہ مرنس ہی تھا رفیق لا و دوا ہو جائیگا

خاک جو رہ میں تری ہو آشنا ہو جائیگا
بیٹھ کر تیرے میں تو عالم جدا ہو جائیگا

پیچ و خم کاکل میں ہے تیرے ہر آزاد سے
اک گرہ ہے اچھنی ہر مو ہی کا تو ہو جائیگا

شکر لیلیٰ ہو تو کیا گر نہ ہو کشتی کی آش
شیر کتنے کیطرح بادل ہو جائیگا

بچکی کھلوانے کی ہے ہوئی جہاں گی ہاں اگر تجھ کو خبر
گر خدا کشتی کا اپنی ناخدا ہو جائیگا

باندھ لنگی کی نہیں کمسیر کی بوتی کیطرح
شوق اگر اوسکو ہوا قطع نا ہو جائیگا

یہ تکبر ایسی مخوت حسن پر اتنا غرور
کیا مساوی اللہ ذرا جب تو خدا ہو جائیگا

آگہی یہاں ہے فرقت ہو کسی جو خندہ ست
وہ مسیحا گر ترا دردِ اشفا ہو جائیگا

کیسہ زر خیر کرنا سو ہنوے کا ساتھی
ہر گدا سائل کو جو شہ کا گدا ہو جائیگا

عالم وحشت میں بکتے ہیں جو دل کا حال ہے
راز پنہاں بے تکلف بر ملا ہو جائیگا

بیٹھ کر دیوی نہ چپکر حسن کی خوش حالی سے
آج اگر چندی میں ہے کل بر ملا ہو جائیگا

زندگی تک ہے یہ فرق اعتباری چند روز
مرگ کیساں بندۂ شاہ و گدا ہو جائیگا

عین ہستی میں سمجھتے ہیں جو کہ ہونا ہی فنا
ابتدا اسکی جانتے ہے خاتما ہو جائیگا

باغبان اتنا بہا باغ ہستی ہر نہ پھول
دیکھ لینا وہ دمِ نہیں کیا سے کیا ہو جائیگا

ہر سمی گر یار میں عاجز نوازی کی صفت
سلطنت کا ہر گدا کو حوصلا ہو جائیگا

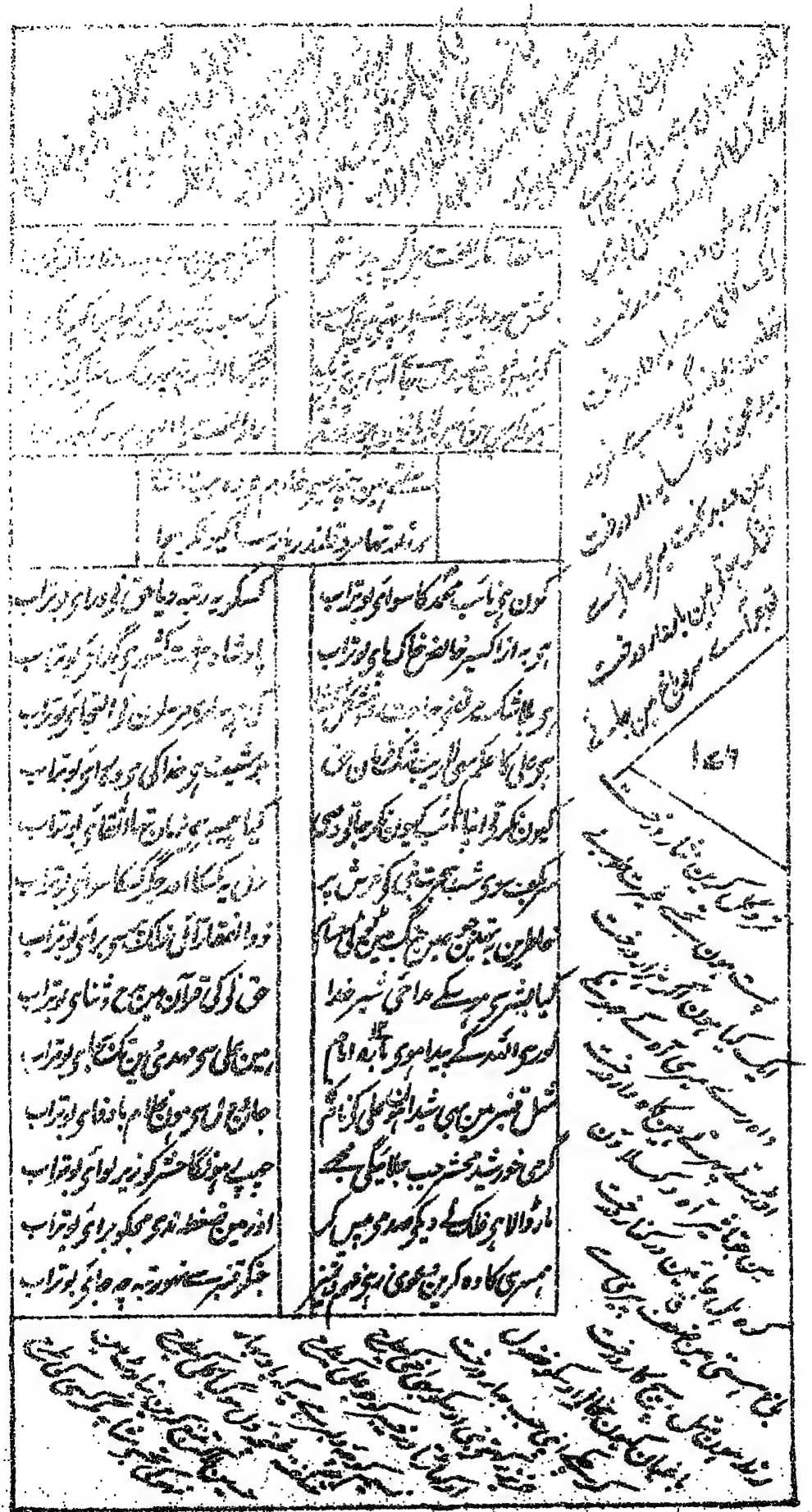

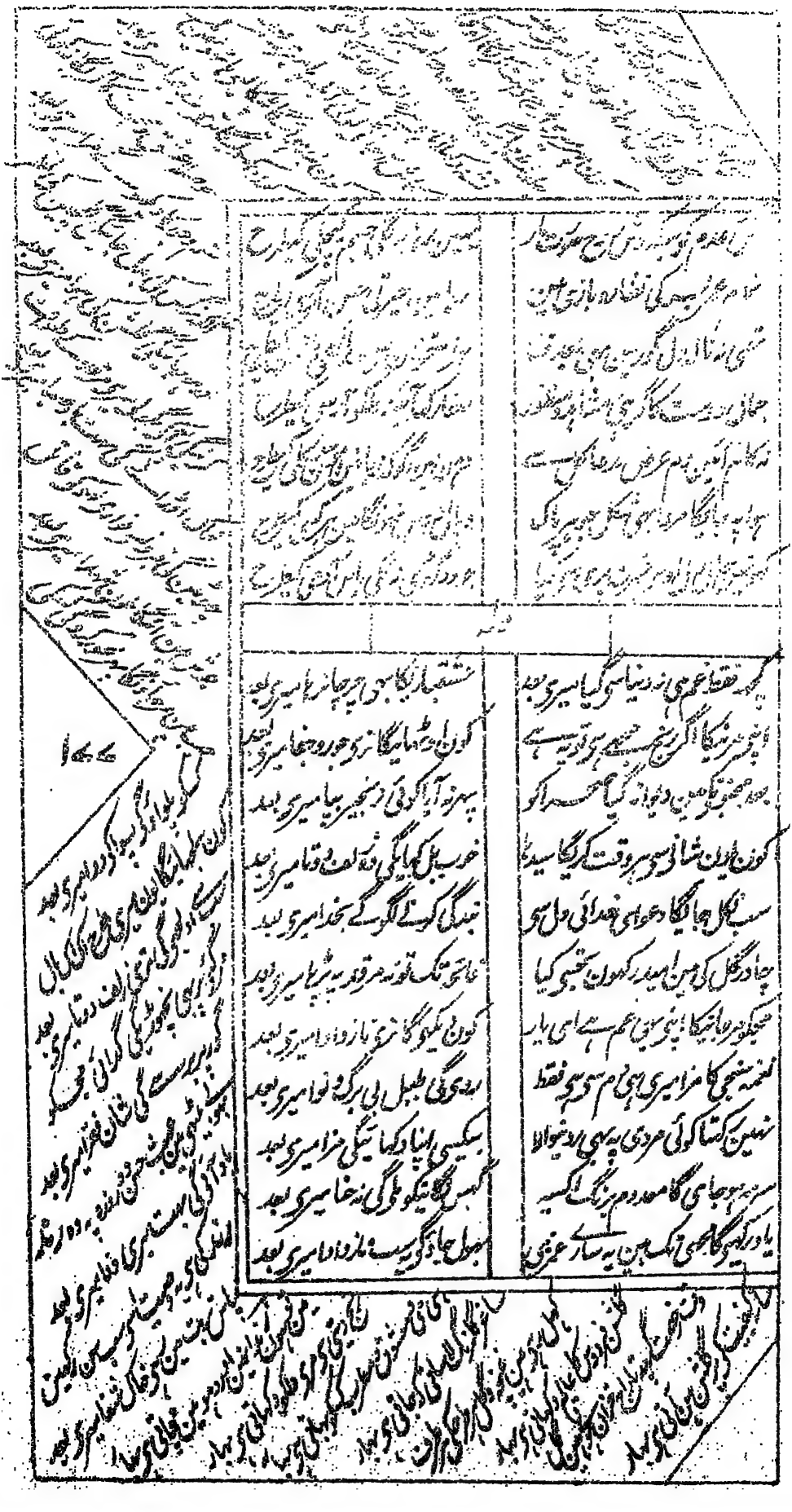

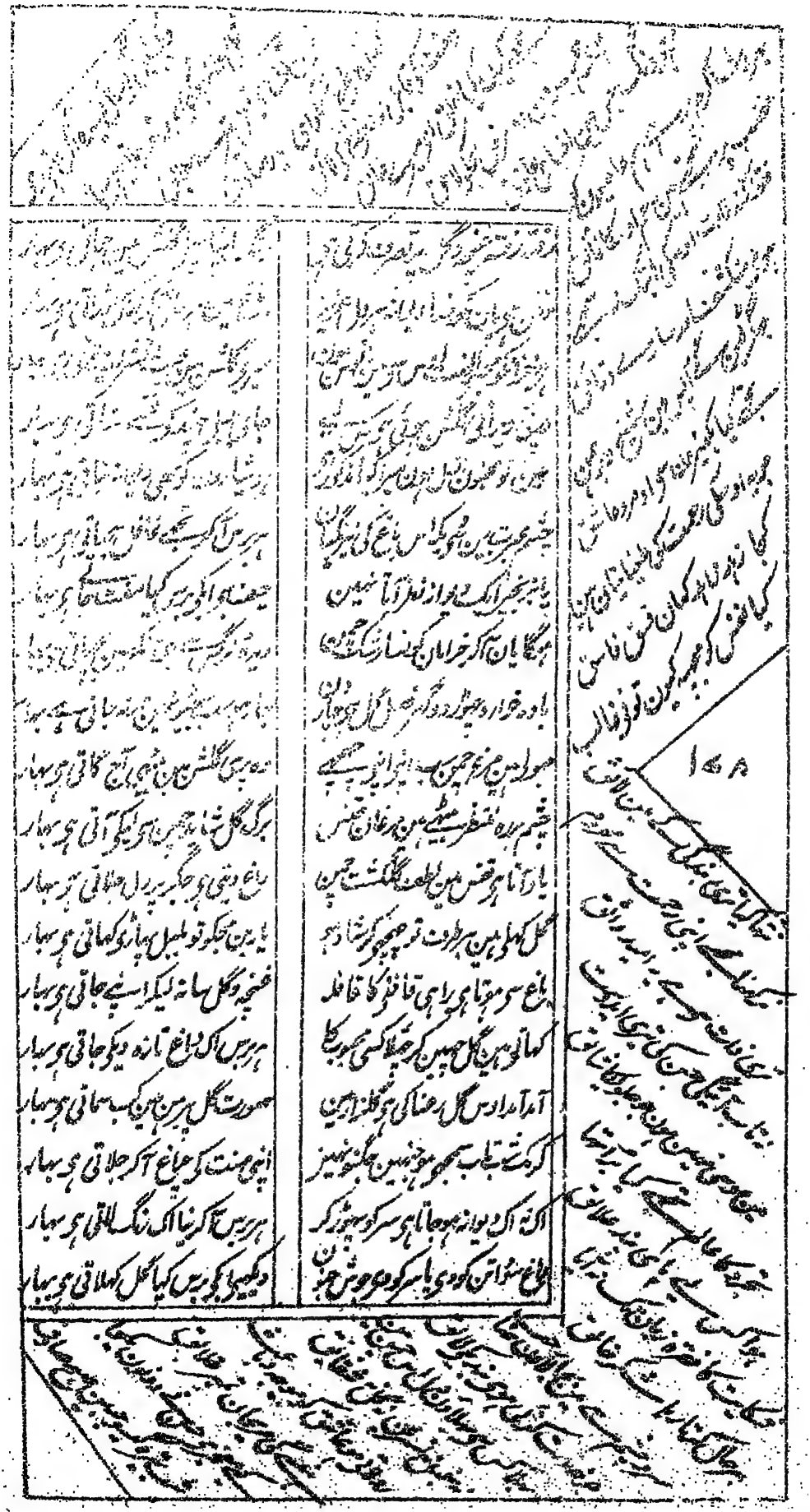

پردہ ہوا کی جان پر آخر بلای دل
یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آئی دل

غصہ ہے غم ہے خون ہے جگر ہے نمد ہے دل
کیا بے شوق جنس کہ ہو مشتہای دل

یارب اسیر خ کوئی اوسکا ستای دل
ناحق عبث کسی کا جو کوئی دکھای دل

آئی دی میری جان کسی پر جوای دل
کچھ مشغلہ ضرور ہو آخر برای دل

تیرے بغیر کس کی تمنا کرے بشر
تو آرزوی جان ہے تو مدعای دل

کیا کسیکو حسن نہ فرقت میں جب غرار
کرتی ہیں اشک آتش ہجراں پہ کار نفط

تو ایکبار منہ کھلے سے اگر مسکرائے
ہیسی لگی ہوئی کو کیونکر بجھای دل

جو کچھ سلوک تو نے کیے اس غریب سے
سینے میں غم رہی سو نہ بھولا سوای دل

تا بے ان صبح خرد کب کو جلد لیے
کیون ہو فنا بتا تو یہی تھی خرای دل

رکھتے ہیں کائنات میں ہم کیا سوای دل

دعا ہے یہی دل رہی ہے تمنا
کہ ہو تجھ پہ قربان ہر آرزو سے
تو خوش رہے اور سلامت رہے تو
ترا دل ہو اور دل کی شادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی آبادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی آزادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی دلشادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بربادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بیدادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی فریادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی ناشادی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی غمگینی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی رنگینی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بیتابی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بیخوابی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بیتابی ہو حاصل
ترا دل ہو اور دل کی بیخوابی ہو حاصل

ہزاروں شکر [illegible]
[illegible] عشق [illegible] کیا پایا
[illegible] شہر [illegible] کا
خبر [illegible] پیوستہ [illegible]
[illegible] ہمت [illegible]
[illegible] مانگا [illegible]
مزا اور [illegible] عاشق [illegible] حق کا
[illegible] نصیبی [illegible]
غرور [illegible] سمجھتی ہیں [illegible] کیا
وہ ایک [illegible] تھا
فراق یار نے ہشیار کر دیا ہم کو
غرور حسن سے اصلا خدا کا خوف نہیں
شب فراق [illegible] سے [illegible] رک نہ سکا

[illegible] کرتے ہیں
[illegible] کرتے ہیں
[illegible] کرتے ہیں
ہمیشہ [illegible] قتل [illegible] کرتے ہیں
ادھر [illegible] کرتے ہیں
ثواب [illegible] گناہ کرتے ہیں
وہ [illegible] کرتے ہیں
وہ [illegible] جو الفت کی [illegible] کرتے ہیں
جو [illegible] کرتے ہیں
وہ کون [illegible] ضبط آہ کرتے ہیں

[illegible]

خدا کی بخشا ہے اجھو تجھکو جسم لطیف
وصال عاشق تازہ ہو تم کو ارزانی
دیا طلاق مرد جسنے زال دنیا کو
جو دیکھا تو اوسپر واجب ہے شکر کا سجدہ
بنایا صانع عالم نے سیر چشم سے مجھے
یہ تشنگی کہ سیان کیوں ہے نیاز صد ہے آج
یہ داغ مہر علی سے ہے وہ نیر اعظم
یہ سب ہے عشق کی بے خبر بنائی او فرہاد
ہم ابتدا ہی سے سمجھے تھے ہوگا بد انجام
کرو تغیرت نہ آزردگی مری جانب
خدا کی شان ہو جو رہ مری مین ہو شاید
صدا ہی ایک صدا از فغون دل کی مری

[illegible]

حسین اور بہشت مین جا نہیں کہان نہیں
کسی طرح سے یہ بیوہ مجھو جھان نہیں
ظہور جلوہ حق سے ہے تیرا جمال نہیں
مری نظر مین تو قارون کا گنج مال نہیں
بہار آب کی مدت سے حال بہال نہیں
جس آفتاب کو نسبت تا کہ زوال نہیں
بہار نیستی سے کاٹا تو کچھ کمال نہیں
یہ عشق کہ آغاز کا مآل نہیں
تمہین کو رنج ہے مجھے ملال نہیں
گو بشر مین تو وہ حسن بے مثال نہیں
یہ ساز وہ ہی کہ محتاج گوشمال نہیں

١٨١

[illegible]

١٨٤

آتش کدہ ہے سینہ [illegible] | [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | اتنی فرصت کیا تھی [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | یار بیمار [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | [illegible] ملتی نہیں

[illegible] | [illegible] ملتی نہیں

حسن حیرت زا ہے تیری [illegible] | اب [illegible] ملتی نہیں

صبح [illegible] | یار کی [illegible] نامہ بر ملتی نہیں

[illegible] | ایسی [illegible] ملتی نہیں

رشتہ ہے سرکار عالی میں قدیمی جان نثار
کیا اسی خلعت میں تشریف سیر ملتی نہیں

مبتلا ہے حسن کا دل اس کی خبر ملتی نہیں | ہے وہ میں غائب تمہارا اور کہیں ملتی نہیں

حیف اے عیسی نفس تجھکو خبر ملتی نہیں | [illegible] ملتی نہیں

میں تو کیا ہوں جس شگفتہ کو [illegible] | شانہ ہے جہاں [illegible] کمر ملتی نہیں

مرغ دل بیتاب ہے کیوں جس کر اے جان کو | دام گیسو سے رہائی عمر بھر ملتی نہیں

دیکھی جب بو شہر کو آج مالا مال ہے | تھا غلط مشہور دولت کی ضرر ملتی نہیں

سرکشی کی گلشن ہستی میں چلتی ہے ہوا | اس چمن میں جھک کر شاخ بارور ملتی نہیں

چاہیے انسان کو ہمیشہ پاس حرمت آپ سے
بادہ کہو جا کے ہو میکدہ گر ملتی نہیں

ماہ کنعاں رنگاں کی دیکھ پیراہن چمک
پیرہن گلگوں سے ہو زخم جگر ملتی نہیں

سرو قد کہتے ہے غنچہ سے ہر جنس انتخاب
غنچہ ہے تیری زباں تجھ کو ثمر ملتی نہیں

مشرق خفتا کہ ہے مغرب ہی ہر یاں آسمان
کعبہ میں جا کے ہو پیٹھ اپنی ادھر ملتی نہیں

بعد مرنے کے ہماری قبر پر آیا وہ بت
یاد گاری اس ستمگر کی مگر ملتی نہیں

دل میں ذوق وصل و یاد یار تڑپے ہے اسدؔ
سوئی کے ناکے سے ہو کر آہ نکلی نہیں

کیوں نہ ہو بیتابی دل جب کہ ہے ہر روز یاں
وعدہ ہر دم ایک بیداد دگر ملتی نہیں

وارد بساط نغمہ کی ہے ہر دم تازہ طرح
اس سبک روح کی گویا فولادی سپر ملتی نہیں

مرگ ہے ہر لحظہ ہر کس کو ہر اک ساعت ہمیں
راہ آنے کی خبر او موت گر ملتی نہیں

گھر میں بیٹھے ہی برآتی ہو کوئی امید دل
تا بہ مقدور انسان کوشش بیدر ملتی نہیں

اب تک سو مرتبہ وہ باندھ چکا قتل پر
کیا کرے قاتل کہ خود اپنی کمر ملتی نہیں

شعلہ کو بیتابی ہے ہر یاد میں مستی پر
واہ اگر کس پیرہن کو داد گر ملتی نہیں

آنکھ اور دل چون تماشا ہی ہے الفت کی نگاہ
جلوہ آنکھیں بند کرتا ہوں کہ خاصہ دیکھ کر

ایک قطعہ صدر زور کرتا ہوں کہ خاصہ دیکھ کر
نامہ بر جاتا ہے جاوے اسکی خبر ملتی نہیں

کعبہ و دیر کسے کا زور ہے ان پر خاست ہے
نذر گدا میں کسی کی لوٹکی نظر ملتی نہیں

ہجر کی شب ہاتھ میں لیکر چراغ اختر کہ ہے
ڈھونڈتا پھرتا ہوں گردوں پر سحر ملتی نہیں

پاوہ ہای شیشہ دل ہیں بہری دامان میں
کسکو سر مارین کہ شیشہ گر ملتی نہیں

قصد کسی کا ہے کس طرح نشتر دیجیے
رگ تری سودائی کی رودہ سپر ملتی نہیں

بیدرد سلام اللہ ہو گر کیا ملاوے رند
کوچ ہے اور رخصت سارسفر ملتی نہیں

۱۸۴۳

١٨٥

سیکھی یار نے بیتی کو جو [illegible] نقش نما
[illegible] شعلہ [illegible]
[illegible] کہ [illegible]
آفریں [illegible] کہ [illegible]
ہر طرف [illegible] کیا نقش [illegible] عالم میں
مر گیا [illegible] میں تری یاد [illegible] طواف
رہ گیا عشق صنم کا ہو تو نشاں [illegible]
عشق کا [illegible] تو [illegible]
جیسے [illegible] صحبت میں جلو دنیا سے
کیوں [illegible] سے [illegible] کہا میں اور
رحم دل [illegible] دیکھ سکو نگا یہ ظلم
شان رزاق تو دیکھا [illegible]
بار جو دیکھ ہوا آگ میں [illegible] وہ بھی
ہو گئی کیونکر [illegible] لیلی ساقی
تازہ ہے لیلی و مجنوں کی کہانی اب تک
[illegible] منظور ہے ہو آج کی رات
آپ آتے ہیں [illegible] حضرت عشق
آب اور خاک میں طاقت نہیں [illegible] کرنے کی
بعد [illegible] عاشق صادق [illegible] کام

[illegible] پروانے کو
[illegible] بڑھنے کو
خاک میں [illegible] کیا [illegible] کو
[illegible] ساقی [illegible] پیمانے کو
[illegible] صحبت تو [illegible] کہانے کو
عزت آئی [illegible] دینے کو
کعبہ اللہ سے [illegible] چلیں بتخانے کو
[illegible] آئی اگر [illegible] پہنانے کو
تا لب گور بھی آیا نہ وہ سمجھانے کو
دیکھ سکتی [illegible] پہنانے کو
گل [illegible] بلبل کو جلا شمع سے پروانے کو
[illegible] دام [illegible] پروانے کو
[illegible] سمندر کا نہ پروانے کو
اور وہ [illegible] رنگ گئی مستانے کو
لوگ سنتے ہیں ابھی عشق کا افسانے کو
شمع کو گرد [illegible] پروانے کو
خون دل [illegible] جگر کہانے کو
قوت [illegible] اگر [illegible] نے کو
شمع تربت [illegible] میں پروانے کو

[illegible] اور زیادہ
[illegible] اور زیادہ
[illegible] اور زیادہ
[illegible] اور زیادہ

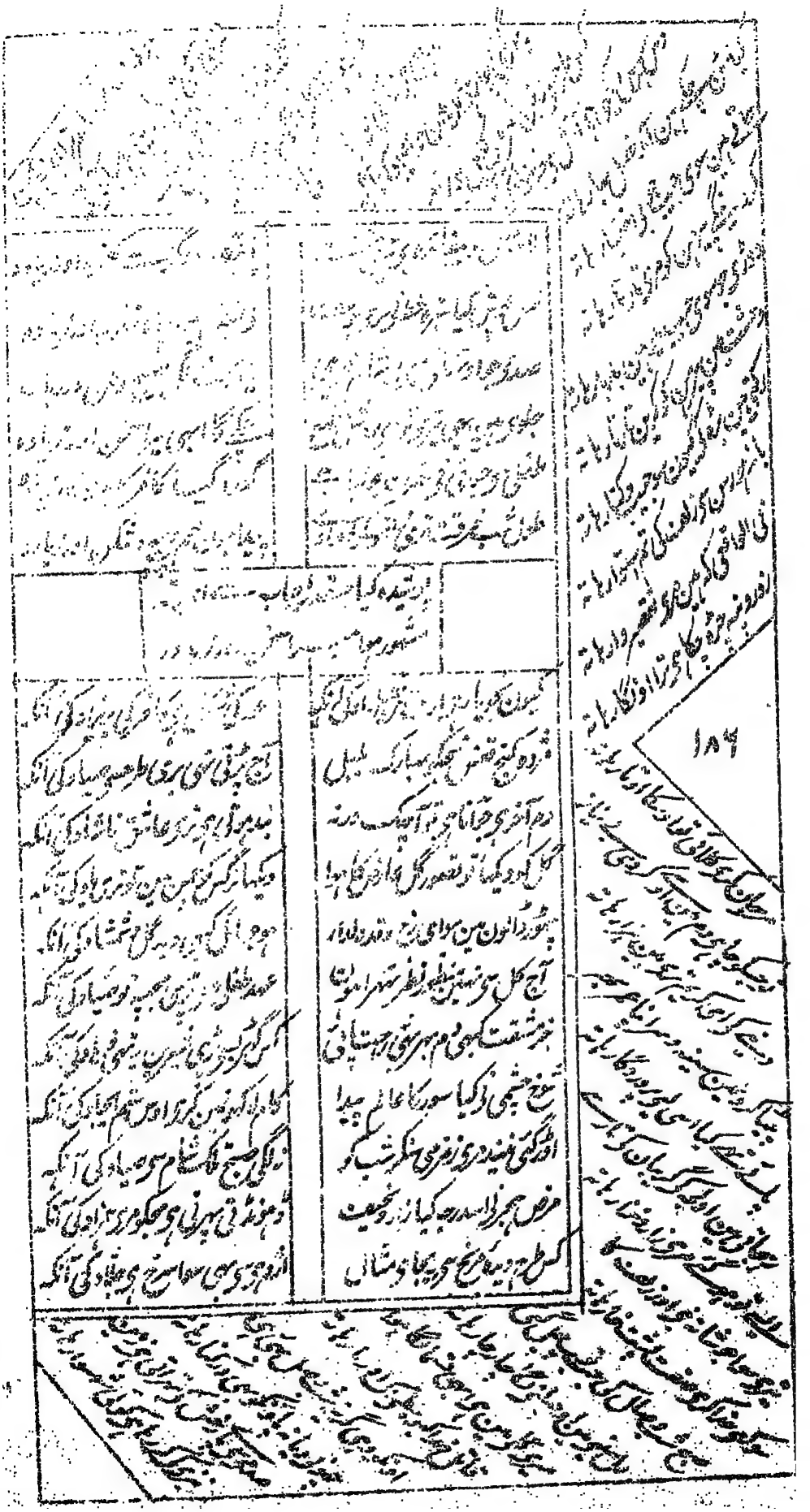

ثمر تو شیرانہ پائی تھی رند نے ایسی عمر بسر
مر کر بھی ہے گوشۂ کنج مزار ہا تہ

ایک سی ہے ایک سی ورنہ کہو تک — صحبت شکر سے ہو جی کیوں اسطے

غم نے اسدرجہ کیا دل مین ہجوم — جا نہین ہی تہی کیوں اسطے

اور کیا ہو بارکی آنکھ سے نام — خلق ہین جا دو گری کیوں اسطے

یاد رکھنا شرط اور شرط ہے — آدمیت آدمی کے واسطے

شیخ و اندوہ و ملال و درد و غم — صد بلے ہین یہ آدمی کیواسطے

سبزۂ مدفن اوگاتا کیون فلک — آہوکون کی کیا چری کیواسطے

لڑ گئے وہ اک ذرا سی بات مین — پھر دن رہے اک گھڑی کیواسطے

جی نہ گھبرائے ترا بے شغل سے — عشق کرے دل لگی کیواسطے

کیا مجھے پیدا کیا ہو اہر خدا — ان بتون کی بندگی کیواسطے

بیکسی اسپر ہے پیدا ہوئی — مین نباہون بیکسی کیواسطے

بیر لاوے نامہ بر کو کہ کے صبح — پھر سزا ہی ایلچی کیواسطے

دیکھکے مین جان اگئی ہجر مین — ہای کس چینا لگی کیواسطے

ارباب نخوت محبوب ہے — کیا شرف ہو آرسی کیواسطے

مرقد بترہ مین کافی ہے مجھے — داغ سودا روشنی کیواسطے

کیجیے ہر دم عبث تن پروری — ای اجل کس زندگی کیواسطے

خامۂ قدرت کی کنیجیں وہ بہین — راستی یہ ہے کجی کیواسطے

حشر کے دن رند کو بخشا ہو
یا علی روح نبی کیواسطے

برباد نہ جائیگی یہ فریاد ہماری — کرتی تو سنے گا دل ناشاد ہماری

۱۸۹

ریختہ کا کلام اپنا پسند زمانہ ہوا ہے سے ریختہ
اکثر شعر الہی [illegible] میں آزاد ہماری

[illegible] آتی ہے گھٹا ... سا اونگی
شوشے کی ... چلی آتی ہے ہوا سانگی

صورت ... [illegible]
سے اور ہی جھلکوتی ہے ... سا اونگی

[illegible] ... گنہ گی
... سا اونگی

[illegible] ... شور
[illegible] ... کیا سا اونگی

اولاد ... جنگل ... سے
[illegible] ... سا اونگی

اور ... بالیدہ ... کھلا ... ہے گل
کہ نہیں باد بہاری ... سا اونگی

فرقت یار میں ... گھٹا ... چھری
زور ... جیسے برستی ہے گھٹا سا اونگی

دیکھیں گالی گھٹا ... برلا ... سے
جان پر کسی کی ... بلا سا اونگی

ہے ... میں ... رنگ سے
کیا رہی ہاتھوں میں ... لگے حنا سا اونگی

کان میں ویس کی آواز چلی آتی ہے ...
تا نہیں لیتی ہے کوئی ... سا اونگی

سالک ... ہے ... مجھے
عشق علی ... حسن سے مجھے

جوش جنون میں ہے ... بدن مجھے
کیا ... پیرہن مجھے

آخر ہوا نصیب نہ گور و کفن مجھے
مارا قضا نے کر کے غریب الوطن مجھے

دندان ... لب ... یار پہ
دکھلا ... عقیق یمن مجھے

وحشی ... شہر ... کا
آنکھیں ... آئے ہیں جنگلی ہرن مجھے

ہے نفس ... میں
ہیں ... راہزن مجھے

[illegible] ... بوستان ... [illegible]

ہم رند ہیں بزم اپنی کس رات
بے جام دمی دو گنگ رہی ہے

خاموش داغ عشق کو بلبل لیے ہوئے
گل مست جوبن میں پیالہ سیے ہوئے

امسال فصل گل میں وہ پہراہن ہو گئے
سے گلے برس کرتے جو گریبان سیے ہوئے

ہم بھی ہوا میں اک گل خوبرو ہیں کے
برسوں پھرے ہیں چاک گریبان کیے ہوئے

[illegible]

[illegible]

جدائی میں تیری گیسوؤں میں
یہ رہ رہ کے ہستی کی یاد آ گئی کیا
ہمیں بھی کبھی عشق کے ولولے تھے
نہ کی آہ بھی [illegible] ضبط
رنگت ہو تیری سی یہ ہے نہ تیری
[illegible] گورے [illegible]
جلا میں نہ کیوں غول صحرا میں شب میں
دکھاتے ہیں دیوانے جب رو برو وحشت
جہاں گل تھا اک خار بھی ان میں ہے
[illegible] یاقوت لب کے
لڑیں سب وحشی نگاہوں کی آنکھیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
ختم پیچ رچین و شکن کیسے کیسے
اڑاتی ہیں پیچ و شکن کیسے کیسے
دکھاتو تھے دیوانے پن کیسے کیسے
[illegible] کیسے کیسے
ہزاروں ہیں یاں گلبدن کیسے کیسے
یہ صبح صفا اور نور تن کیسے کیسے
ہوئے یاں غریب الوطن کیسے کیسے
اڑاتی ہیں [illegible] رسن کیسے کیسے
اجاڑے خزاں نے چمن کیسے کیسے
ہوئے زرد لعل یمن کیسے کیسے
چھپے ہیں یہ جنگلی ہرن کیسے کیسے

ملے تھے ہمیں رند کل اتفاقاً
رہے ذکر شعر و سخن کیسے کیسے

چھپی تیری بیمار فرقت کو تپ ہے
مریض محبت ترا جان بلب ہے
وہ آفت ہے آفت ہے آفت

بشدت تعلق ہے نہایت تعجب ہے
تجاہل ستم ہے تغافل غضب ہے
غضب ہی غضب ہے غضب ہے غضب ہے

[illegible]

غزل مشاعرہ واجد علی پادشاہ

دقار شاہ وہی الاقتدار دیکھ چکے — ظہور قدرت پروردگار دیکھ چکے

نقاب کھول کے روئی نگار دیکھ چکے — کچھ ایک بار نہیں لاکھ بار دیکھ چکے

جہاں کی عیش غم روزگار دیکھ چکے — جو دیکھنا تھا سو پروردگار دیکھ چکے

وہ جیتے جی ہوئے ایدا سے نزع کی آگاہ — جو صدمے تیرہ شب انتظار دیکھ چکے

خدا کیواسطے اب چھوڑ جسم خاکی کو — اذیتیں بہت او جان نار دیکھ چکے

جنون نے خوب دکھائی بہار جیب و کنار — ہوا میں اڑتی ہوئی تار تار دیکھ چکے

وہ قتل غیر کو دیتے ہیں لیتے ہیں اقرار — تری طرف کو دل بیقرار دیکھ چکے

یقین ہے اب نکریں میرے قتل میں تاخیر — نشان چھپا کے وہ خنجر کی دھار دیکھ چکے

نجف کو لے گئی سمت فرشتہ نقال
تڑپ کے رہ گئے سب اقربا و یار دیکھ چکے

تصویر بھی ستر صد نگاہ لطف کا ہے
ادھر بھی رند مرا شہریار دیکھ چکے

ورغ شہر ہی سب اقربا و یار دیکھ چکے
تری صداقت گفتار یار دیکھ چکے

فریب دنیا ہی ہر بار یار دیکھ چکے
نہین تو ایک کا بھی یار یار دیکھ چکے

نگاہ کی ہے بھلا جسنے عمر بھر دیکھا
وہ سب ہی آنکھ سے سو کر فرار دیکھ چکے

رہی ہی کس سے نہان یار کی تجلی حسن
کچھ اک تمین نہین موسی ہزار دیکھ چکے

دلا جو عشق مین صدمے دیے مین یاد نہین
تری قصور بھی اونا بکار دیکھ چکے

سوال حسرت دیدار سن کے فرمایا
یہ دل لگی نہین بس ایک بار دیکھ چکے

ثبوت جرم پہ اندیشہ کیا رہا باقی
رحیم جب تجھے تقصیر وار دیکھ چکے

یہ بار کفر تو ایمان سی بھی سنگین ہے
گلے مین ڈالکی زنار یار دیکھ چکے

وہ راز کونسا ہی جسے جو رہا ہی نہان
بھلے بری تری کردار یار دیکھ چکے

رہا نہ طعنہ زنی کا مقام یوسف پر
تجھے بھی ہم سر بازار یار دیکھ چکے

گران ہی اپنی تو ہمت پہ بار احسان ہند
اوٹھا کے دوش پہ یہ بار بار دیکھ چکے

سب عمر جاگ کر تری حسرت مین کھوئی ہی
او موت کیا تو مرگئی کس نیند سوئی ہی

جان حزین یقین ہوا اب نہ کھوئی ہے
یا خضر آپ ہی نی یہ کشتی ڈبوئی ہے

یان ہی کون عمر کو ضائع کری عبث
تم غور سی تو دیکھو ہمارا بھی کوئی ہے

رویا جو مین تو یار کی دلکا مٹا غبار
شبنم اگر عارض گل آکر دھوئی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لگے ہے تالو سے [illegible]

نکالے گھر سے اگر جائیں دشت کو [illegible]

زبان حال سے کہتا ہوں اپنی ہر رگ رگ

[illegible]

خیال یار کا [illegible] رفتگی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا تماشا [illegible]

[illegible] عاقبت [illegible] کیا

ہوئی تمہاری تصویر میں [illegible]

[illegible]

[illegible] گلشن میں [illegible]

[illegible]

فراق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زبان [illegible]

خضر سے [illegible] ہدایت کو اپنی عقل چلے

شگفتہ [illegible] اس باغ سے [illegible] چلے

فلک سے [illegible] چار قدم [illegible] چلے

[illegible] چلے

[illegible] چلے

[illegible] چلے

[illegible] چلے

[illegible] اپنی [illegible] سب [illegible] چلے

تمہاری [illegible] چلے

قبول ہو [illegible] نا قبول چلے

[illegible] اگر ایسا تھا تو [illegible] چلے

ذرا سی [illegible] چلے

[illegible] چلے

[illegible]

حبابم بر سر موجم زمانے دم چه می پرسی
فقط سیر جهانیم تند فانی دم کی صحبت ہے

بدلیے کروٹیں ہر دم کہاں تاب جانکاہی ہے
گہنا زور جوانی ناتوانی تیری شدت ہے

ہوا میجان سیر و بہر وہی بہر و رونق ہے
بہار آئی چلو صحرا کو ہم رخصت ہے

ملاقاتیں چمن میں یار و سب ترک الفت ہے
چھٹی آوارہ گردی ہم ہیں اور کنج عزلت ہے

چمن میں پرورش پاتی گلستانکی نزاکت ہے
سنا بلبل محو بہتر ہے گل میں قباحت ہے

ہوا ثابت جدائی سے تن و جانکی دم آخر
وصال یار آتش ہے معشوقوں کا انجام بد ہے

بہار رنگ و بو آئی اور نقاہت ہے خزاں تک ہے
بہار آئی وہی طاقت وہی بہر و رونق ہے

کمر باندھی ہے اوس نازک نے قتل بیرحم پر
خوشا طالع رہو تقدیر راضی ہو سعادت ہے

مصیبت ہجر کی جسکو سناتا ہوں وہ روتا ہے
مرا احوال بھی اک روز یہی جانکاہ رقت ہے

بڑا نا استقدر ربط و محبت کا نہیں اچھا
تمہارا کچھ بجائیگا مری تمہیں قباحت ہے

خزاں جس فصل گل میں بچ رہا ہے وہ حشت ہے
گریباں میں نہیں اوسکو سمجھتا طوق لعنت ہے

تمنا یار کے دیدار کی ہے مدعا آخر
دلیل آرزومندی نگاہ چشم حسرت ہے

تیغ کا خنجر ہو گیا اسکا گر شکل تبسم
واعظ جس سے ہیچ شکل کباب شراب سے ہو
جیسے جیسے ہیں شوق کی تیز ہوتی بادہ یم یاد
تحر تحت میں ہی بتصویر کا اسکے فیض سے
ہو جیا ہی جسم ریح سے خالی حباب وار
ساکت نہ آدمی ہو کبھی ذکر خیر سے
ہوں گر حواس خمسہ تو شوق جمال میں
حد سے زیادہ بڑہکے نہ فرمائیگا کچھ
تشنیع و طعن بادہ پرستان سے فائدہ
کیونکر نہ الجھی تار نفس پر نفس کے سا آتی
تشکل ہے دوست خدا دیکھا نگاہ او ٹھہا سکے آ
لازم ہے فصل گل میں میں یہ دو فرین تہ شبد
گلچین غضب ہے کہ تیرا اس ظلم و جور پر
واعظ بہت ہی انکو تھا پابندی نماز
جیا تھا جسکا چمن میں وہ گل یون نہان ہا
ابر کی یاد جب ہی ہوئی ہوں یقین ہے
ہم ہی کبھی سی گل رعنا کی شوق میں
جوڑ لگی حسرتیں میں وہ کیونکر نکالیے
طرز زمانہ رند بہت اب بگڑ گئی

آج شرق و غرب میں گر جو نا گلو در ہے
فرزند میں ہیں جو حکم کیا واشمر و در ہے
ہیں جو جوان تنہا ہیں جو ہی جان آ تو در ہے
تصویر یار آئینہ پہر دیدہ پر نور ہے
ہے تو اگر جہاں نہ سنگ نا گلو در ہے
گویا زبان ہو تو شئی کی گفتگو رہے
اس شش جہت میں آنکہ نظر چار سو رہے
آشنا کا ہمکو دم گفتگو رہے
رندوں سے تو شیخ شور نہ یہ گفتگو رہے
ہر دم جو یاد دلبر شور و سور ہے
تجھ دہان میں شکل گہر آبرو رہے
و بنیو میں جام ہاتھ میں ہر دم سبو رہے
مجھکو خدا نہ کبھی چمن میں جو تو رہے
آزادہ تجھکو لیے تو نہ قید و فضو رہے
پوشیدہ جس طرح کبھی غنچہ میں بو رہا
ہر دم اگر یہ دم خنجر گلو رہے
برباد مثل باد صبا کو بکو رہے
ہر وقت بد مزاج جو وہ تند خو رہے
پھر جیتیں تشنہ گلو آبرو رہے

حسن فقر کو ہے عجائب مقام
یہاں بحر و بر یا ایک ہے

کہاں اوسکے آگے کہ کیا کافر و دیں
وہ خورشید رو مہ لقا ایک ہے

غرض ایک ہی دین ہوا ایک ہے
غرض ایک ہی دین ہوا ایک ہے

کہ نشتر بہت آبلا ایک ہے
کہ نشتر بہت آبلا ایک ہے

مین عاشق ہوں وہ بیوفا ایک ہے
مین عاشق ہوں وہ بیوفا ایک ہے

مریض اسکے دار الشفا ایک ہے
مریض اسکے دار الشفا ایک ہے

تری زلف اور اژدہا ایک ہے
تری زلف اور اژدہا ایک ہے

ارے دل وہ کالی بلا ایک ہے
ارے دل وہ کالی بلا ایک ہے

گلی اوس کی اور کربلا ایک ہے
گلی اوس کی اور کربلا ایک ہے

مرض سیکڑون ہین دوا ایک ہے
مرض سیکڑون ہین دوا ایک ہے

زبان ایک ہے اور خدا ایک ہے
زبان ایک ہے اور خدا ایک ہے

کہو گے جو کچھ تو سنو گے بھی رند
ہنسی مین تو شاہ و گدا ایک ہے

بچیگا کیونکر بہرام گور سے
لاکھون نکل گئی ہے یہ بہرام گور سے

خالی نہ سینہ کہین ہو ید بیضا کی جور سے
چمکے اوتار لیگا تری پور پور سے

بوتل مین دود آتشہ کی سے چھلکے لایئو
ساقی بہار آئی بڑی نور نور سے

اللہ ری جوش بادہ حسن شباب کی
مستی ٹپک رہی ہے تری پور پور سے

رنج اسمعرت ہے گوشہ ابرو ہے یار کا
کھینچا ہوا کمان کو ہے نخت کو زور سے

شہکار نہ ہون مرد تہ میدان کو ہی مسیح
مردہ کفن کو پہاڑ کو نکلین گے گور سے

[illegible]

شکایت کا ہیچ نہ تھا دل میں | کہ دن رات ... بہت ...

کہو کیوں دم میں ہم نقش ہستی فنا | قد سرو میان ہیں ... اور بادسلے

لکھا رہے ہیں پہ کہتے ہیں وہ آج | جو آخر ...

گلا تیغ قاتل سے ... گیا | ...

ندا ... کوئی شمع دگل ... | لحد میں ہی ... سے چلے

سے چلے باغ ہستی سے ہم ناہرہ | کہ دن رات ہیں بانگین ہو لے سے چلے

ازل سے ہیں عشاق ہم مسیح حسن | جو بانند ہاری سے لگے ہیں ...

جو فریادی تیری ہی آئے نکلے دان | زمین ہو گئی جھنکری اور ...

جو ابرو کے ہو گر اشارے یو ہین | میرے جان لاکھوں کٹیں گے گلے

کیے جا ہی کا دش پلک یار کی | اسی دست لاکے ہو ٹی نہ ہین آسے چلے

سراہیں نہ غافل ہو باندہ ہو کر | چلید سا تہ داو چلیہ ہم سے چلے

رہے ہے مرا جسم مثالی صحیح | بلا سے یہ پتلا مرے پاس گلے

یہ سیار ہیں خستہ انگیز ہے | ہزاروں ہی اٹھتی ہیں یان مخلطے

نظر ہر کہ ہو دیکھ لون شکل یار | جو آئی ہوئی میری دم ہو سٹلے

۱۹۸

[illegible]

حیران نہ کرینگے کہ پریشان نہ کرینگے — کیا کیا وہ رخ و گیسو ہی چنان نہ کرینگے
غنچہ دہنو تنگ کرو چاہو جہان تک — ہم صورت گل چاک گریبان نہ کرینگے
کیسوں کو تو ہین یوں ہی پڑے رہنے دو اندھا تو مجھے دیدۂ گریان نہ کرینگے
ہر وقت کہ رونیکا سبب کچھ نہین کہلتا — طوفان تو دیدۂ گریان نہ کرینگے
منجملۂ نکتا سنا ہین منظور نہین ہے — اودحشت دل قصد بیابان نہ کرینگے
نکلی ہی گیا اوس مصحف عارض پہ خط سبز — زنگار سی کیا جدول قرآن نہ کرینگے
دیوانون سی کہدو کہ چلی باد بہاری — کیا ایکی رہین چاک گریبان نہ کرینگے
اعلی باغمین ہی چارطرف رائج دزغن کا — اب چھپکو مرغان خوش الحان نہ کرینگے
گھبرا گئی تربت مین مری روح سہی آئی نما — مرقد پہ اگر ختم وہ قرآن نہ کرینگے

پاہی رفتار اگر ہوتی تو جلتا پھرتا
رشتۂ عمر اسد پڑا رہتا زیون ہر باندھی

ہر ذرہ ہے جہان کی تابندگی پہ تو ہی
زندہ ہے ہر شے عشق کی موثر خیر تو ہے
خوشتر ہیں بتا ہی کیوں مرے ہمعانکا
نہ بسر ہوگی بے نوشِ قدح خوار زندگی
آشنا ہے محبت کو شناور ہیں سب
زندہ رہنا کہ بکھیڑے ہیں ہمالا کون پڑے
مرغ دل مردم بیمار پہ صدقے کر ڈالی
جیسے اڑتی ہی سنی ہے خبر قتل سفیر
ساقیا چند گھڑی مے کو قدح خوار نہیں
گذر ہوتا ہی اور ہوگا بقدر امکان

کہ لبِ رند و سبو قابلِ گوئی نہ چھٹا
اگر نہ ہو تو اک قافیہ فیر تو ہے

مجھ بلانوش کو تکلیف سبو کی ساقی
بھر کے چلوا تا نہیں ایک پیالی ساقی
تو نے کیا آتش حل کردہ پلا دی ساقی

بھر دی جلو میں جو ہو شیشے میں باقی ساقی
ساری میں مانگتا ہوں تا بہ آدھی ساقی
ہوں ڈلا ہی جگر آگ لگا دی ساقی

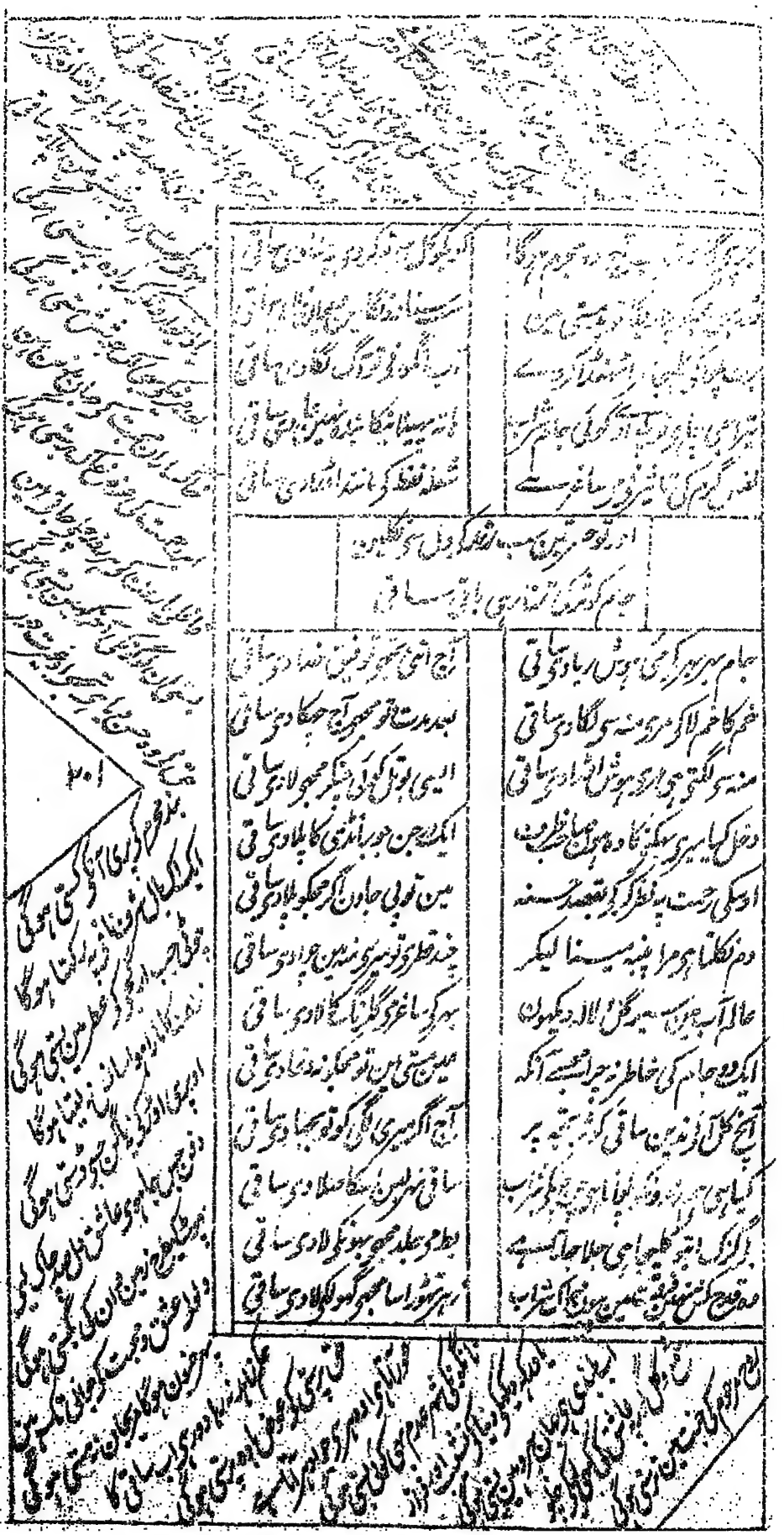

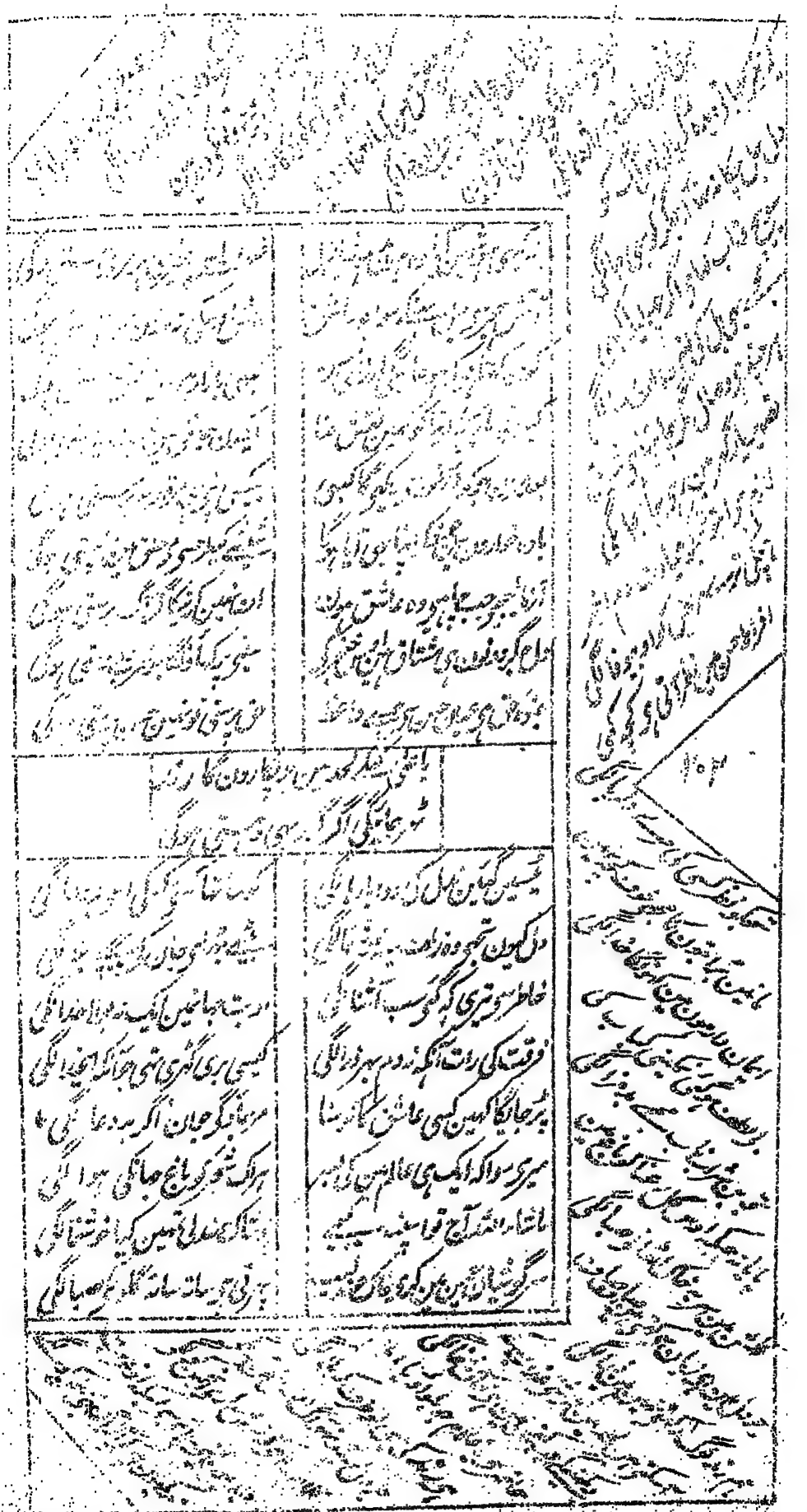

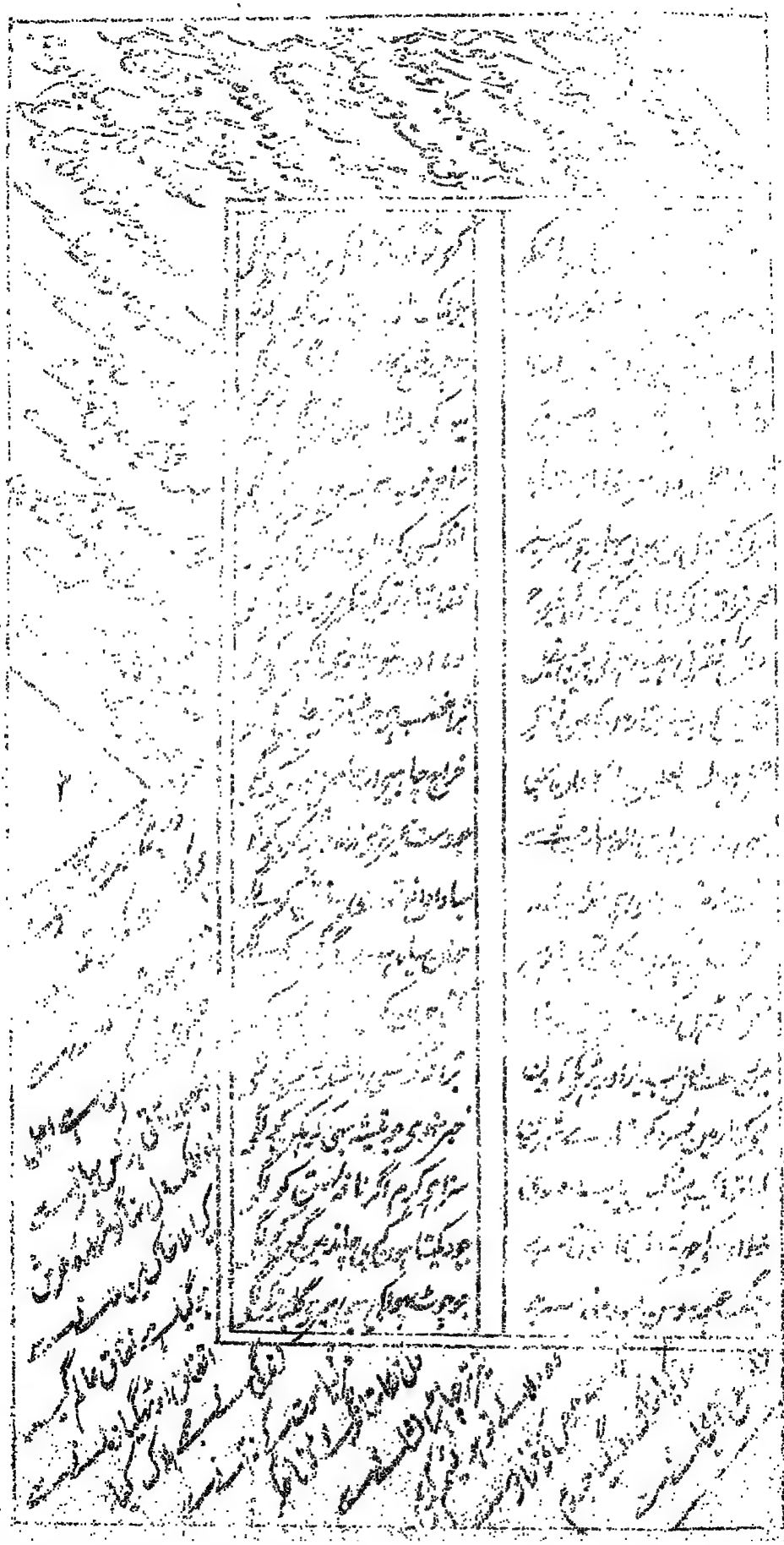

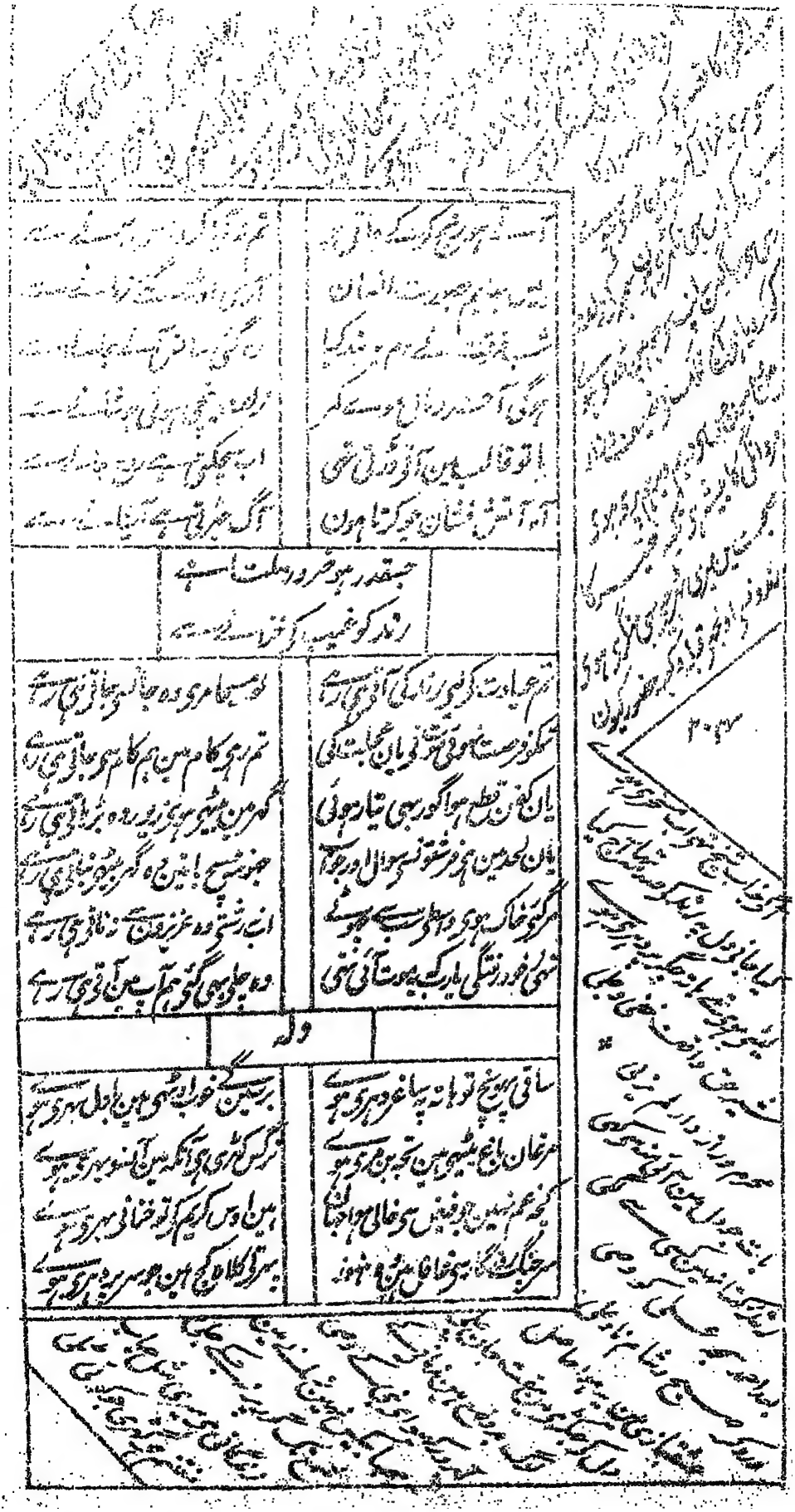

وہ ہجر میں وصل تنہا ہو وہ بعد رسوائی
روز فرقت کی وہ چمر نہ دوائی

وہ رات وہ خلوت تنہا ہو وہ بعد رسوائی
رکنے والی نہیں یہ اشک چلی

حال میرا غیر کا یہ حال ہے اب
بیچ میں مرجا گوئی ہو کوئی کل

یا الٰہی کوئی کے مار دشمن کر
زور بازو سمجھ تو کام علی

ہے زباں منہ میں نام کو گویا
بات نکلے کبھی ہری نہ ہوئی

نہ ہو بیدست و پا ہے مشکل میں
اب مدد کیجے یا علی ولی

متفرقات

گفتگو کر جو آئی وہ شکر بھرا باغ
پھول چلیں جلو میں گل زار سا باغ

بھلا یوسف والی ہو وصال عجیب
غیر ہے فرقت فرزند میں حال عجیب

فرقت کا نہیں ہے راہ کی کچھ خستگی باعث
مائل کا ہوئی ہے اس سراپا میں زندگی باعث

نہاں نظر سے نہ ہو دریا پر ہی کیطرح
دکھا دے حسن کو جلوہ فکر آدمی کیطرح

اک آن میں وہ زلف دوتا کی بنی دلکو
کیا حال کہوں دیکھا بلا کی بنی دلکو

چٹکی میں اڑا دست حنائی نے کلیجا
ٹھکراتی ہوئی فندق پائی بنی دلکو

عقدہ وہ کھولا کہ وقت جبیں نہ تھی بر کو
چاہیے مہندی لگانا ناخن تدبیر کو

دیکھنا اس کشمکش میں پڑ گئی ہے میری جان
تیر سے کہتا ہے دل دل سے کہتا ہے تیر کو

بو گل سے ہی سوا ہے جلش خار پسند
طبع ہر فاضل سے مری دشوار پسند

شیخ بھی مثل برہمن کو سری ٹیک کرے
بت وہ ہے جسکو کرین کافر و دیندار پسند

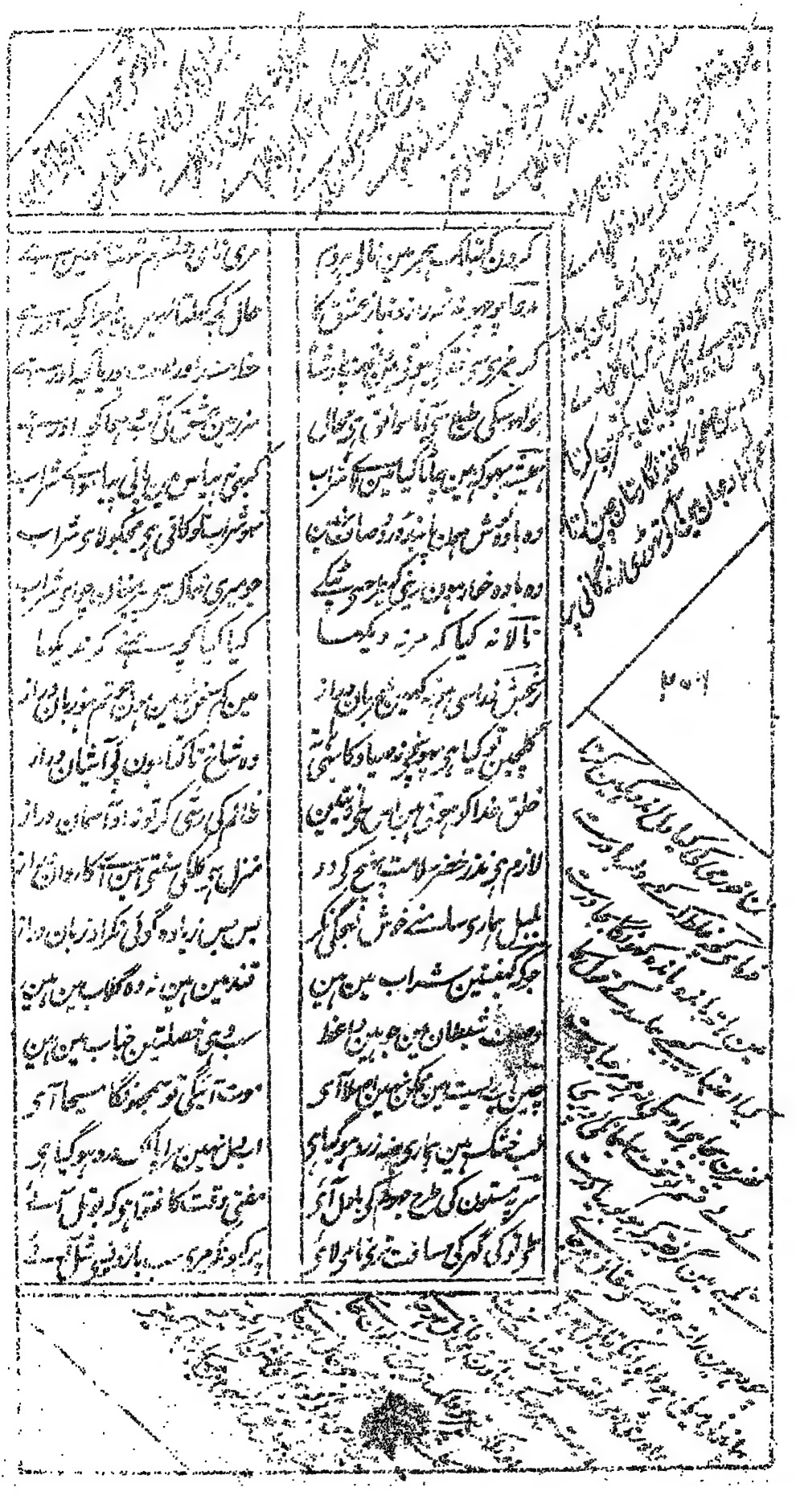

روزی قصیر از اتفاقات مطلعی در بحر نازه تالیف نموده بنا بر صحبت بحدمت آنج
مرحوم فرستاد و در جواب نوشت از قرائن معلوم میشود که بحر نو از فوت فکر و طبع را
پیدا نگشته ارکان کامل و عوافر را بکار برده اضمار و عصب را
آورده اند و گرنه از دوائر خارج است مستفعلن از متفاعلن
باضمار و مفاعیلن از مفاعلتن بعصب گرفته مستفعلن
و مفاعیلن کرده اند سبحان الله مطلع این ست

مدت ہوئی ہین دیکھا دلدار کو قیامت ہے	تدبیر کچھ نہین بنتی کیا موت ہے مدامت ہے
مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن	مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن
موافقت ہین عناصر کی گر نفاق نہوتا	فراق روح کا قالب سے اتفاق نہوتا
در در گلی گلی کے پھرانی سے فائدہ	تجکو فلک ہماری ستانی سے فائدہ
جز گریہ خوں مری تقدیر مین نہین	طفلی سرور ہی مین ہنسانی سے فائدہ
جیتے جی تمنیات نکی ہنسکے ایک من	اب گر کچھ بہ اشک بہانی سے فائدہ

پاؤن سکوڑ کر فاعلن بحر ہزاری
جلد آؤ کہ جان جاتی ہے
زلکست ای جواہی بار عذاباتی ہے
عمل بر کی ابھی اور جز اباتی ہے
سانس آتی ہے نہ گر کی صدا باتی ہے
ابھی ما تو بیمار مین کیا باقی ہے
مرد وہ راض و سما حن و ملک خوش و طیور
سب فنا فی مین گر ذات خدا باقی ہے

قطعہ در مدح امجد علی شاہ بہادر

سلطان ابوالظفر بہادر — خاقان ابوالظفر بہادر

سن بعد خدا رحیم و عادل — ہے شان ابوالظفر بہادر

احکام تمہارے ہے مطابق — فرمان ابوالظفر بہادر

قصد اور خلاف سے ہو کامل — ایمان ابوالظفر بہادر

ہے معدوم صلوات پر زلل سے — سلطان ابوالظفر بہادر

نامہ ہو بجائے ذکر کیا ہے — قرآن ابوالظفر بہادر

مانند سحاب درفشاں ہے — دامان ابوالظفر بہادر

سقماہون جسے وہ کہہ رہا ہے — قربان ابوالظفر بہادر

ہنگامہ کوئی ہو اجہان میں — ہم شان ابوالظفر بہادر

فرد کو نصیب تھا نہ جم کو — سامان ابوالظفر بہادر

عالی ہے مثال قصر جنت — ایوان ابوالظفر بہادر

دیباسے ہے قلب جو پای ضوان — دربان ابوالظفر بہادر

روشن ہیں نور معرفت سے — چشمان ابوالظفر بہادر

کہنا ہے فوق عارفون پر — عرفان ابوالظفر بہادر

[illegible]

... گلستاں ... [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
... شگفتہ ... [illegible]	تازہ مضموں کی اگر تازہ غزل ... [illegible]

غزل

دیکھ ... [illegible]	حسن گل ... [illegible]
کون ... کبھی باد صبا	شگفتہ گل ... [illegible]
... [illegible] ... عشق	شکر روز ... [illegible]
... دل ... [illegible] کیا	بسکہ صیاد کا ... [illegible]
[illegible]	سخت نازک ہے یہ شیشہ کہیں ... [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
دیکھ ... یہ تر و تازگی صحن چمن	ہو کے حیران ... [illegible]
کون سا ... گل اندام ... آئیگا جو	اسقدر زینت و عشرت ہے ... چمن [illegible]
... [illegible] ... غافل	اوسکا آئینہ ... [illegible]
طفل مکتب ہے ... افلاطون و ارسطو نادان	بات کرنیکا نہیں ... جہان کو شعور
شعر ... ایسا کہ دیکھا نہ سنا عالم میں	نکتہ سنج ایسا کہ ہر علم ... [illegible]
... خاقانی و فردوسی و سعدی ... [illegible]	افتخار فصحا شمع بلاغت کا نور

[illegible]

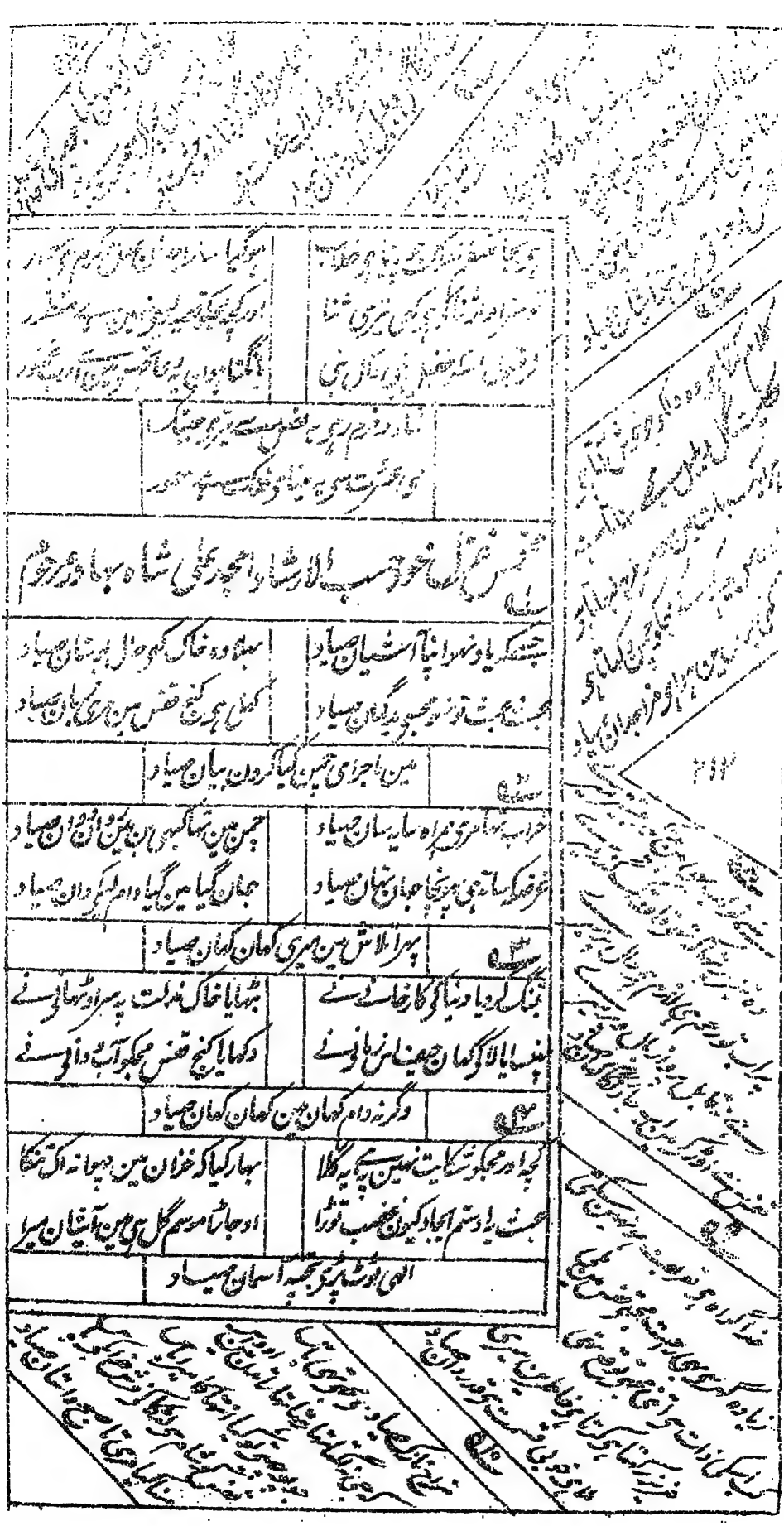

۱۱۵

[illegible]

۱۱۶

[illegible]

۱۱۷

[illegible]

۱۱۸

[illegible]

۱۱۹

[illegible]

۱۲۰

[illegible]

۱۲۱

[illegible]

۱۲۲

[illegible]

۱۲۳

[illegible]

۱۲۴

[illegible]

۱۲۵

[illegible]

۱۲۶

[illegible]

۱۲۷

[illegible]

۱۲۸

[illegible]

۱۲۹

[illegible]

۱۳۰

[illegible]

۱۳۱

[illegible]

۱۳۲

[illegible]

۱۳۳

[illegible]

۱۳۴

[illegible]

۱۳۵

[illegible]

۱۳۶

[illegible]

۱۳۷

[illegible]

۱۳۸

[illegible]

۱۳۹

[illegible]

۱۴۰

[illegible]

۱۴۱

[illegible]

۱۴۲

[illegible]

۱۴۳

[illegible]

۱۴۴

[illegible]

۱۴۵

[illegible]

۱۴۶

[illegible]

۱۴۷

[illegible]

۱۴۸

[illegible]

۱۴۹

[illegible]

۱۵۰

[illegible]

۱۵۱

[illegible]

۱۵۲

[illegible]

۱۵۳

[illegible]

۱۵۴

[illegible]

۱۵۵

[illegible]

۱۵۶

[illegible]

۱۵۷

[illegible]

۱۵۸

[illegible]

۱۵۹

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

۱۶۱

[illegible]

۱۶۲

[illegible]

۱۶۳

[illegible]

۱۶۴

[illegible]

۱۶۵

[illegible]

۱۶۶

[illegible]

۱۶۷

[illegible]

۱۶۸

[illegible]

۱۶۹

[illegible]

۱۷۰

[illegible]

۱۷۱

[illegible]

۱۷۲

[illegible]

۱۷۳

[illegible]

۱۷۴

[illegible]

۱۷۵

[illegible]

۱۷۶

[illegible]

۱۷۷

[illegible]

۱۷۸

[illegible]

۱۷۹

[illegible]

۱۸۰

[illegible]

۱۸۱

[illegible]

۱۸۲

[illegible]

۱۸۳

[illegible]

۱۸۴

[illegible]

۱۸۵

[illegible]

۱۸۶

[illegible]

۱۸۷

[illegible]

۱۸۸

[illegible]

۱۸۹

[illegible]

۱۹۰

[illegible]

۱۹۱

[illegible]

۱۹۲

[illegible]

۱۹۳

[illegible]

۱۹۴

[illegible]

۱۹۵

[illegible]

۱۹۶

[illegible]

۱۹۷

[illegible]

۱۹۸

[illegible]

۱۹۹

[illegible]

۲۰۰

[illegible]

۲۰۱

[illegible]

۲۰۲

[illegible]

۲۰۳

[illegible]

۲۰۴

[illegible]

۲۰۵

[illegible]

۲۰۶

[illegible]

۲۰۷

[illegible]

۲۰۸

[illegible]

۲۰۹

[illegible]

۲۱۰

[illegible]

۲۱۱

[illegible]

۲۱۲

[illegible]

۲۱۳

[illegible]

۲۱۴

[illegible]

۲۱۵

[illegible]

۲۱۶

[illegible]

۲۱۷

[illegible]

۲۱۸

[illegible]

۲۱۹

[illegible]

۲۲۰

[illegible]

۲۲۱

[illegible]

۲۲۲

[illegible]

۲۲۳

[illegible]

۲۲۴

[illegible]

۲۲۵

[illegible]

۲۲۶

[illegible]

۲۲۷

[illegible]

۲۲۸

[illegible]

۲۲۹

[illegible]

۲۳۰

[illegible]

۲۳۱

[illegible]

۲۳۲

[illegible]

۲۳۳

[illegible]

۲۳۴

[illegible]

۲۳۵

[illegible]

۲۳۶

[illegible]

۲۳۷

[illegible]

۲۳۸

[illegible]

۲۳۹

[illegible]

۲۴۰

[illegible]

۲۴۱

[illegible]

۲۴۲

[illegible]

۲۴۳

[illegible]

۲۴۴

[illegible]

۲۴۵

[illegible]

۲۴۶

[illegible]

۲۴۷

[illegible]

۲۴۸

[illegible]

۲۴۹

[illegible]

۲۵۰

[illegible]

۲۵۱

[illegible]

۲۵۲

[illegible]

۲۵۳

[illegible]

۲۵۴

[illegible]

۲۵۵

[illegible]

۲۵۶

[illegible]

۲۵۷

[illegible]

۲۵۸

[illegible]

۲۵۹

[illegible]

۲۶۰

[illegible]

۲۶۱

[illegible]

۲۶۲

[illegible]

۲۶۳

[illegible]

۲۶۴

[illegible]

۲۶۵

[illegible]

۲۶۶

[illegible]

۲۶۷

[illegible]

۲۶۸

[illegible]

۲۶۹

[illegible]

۲۷۰

[illegible]

۲۷۱

[illegible]

۲۷۲

[illegible]

۲۷۳

[illegible]

۲۷۴

[illegible]

۲۷۵

[illegible]

۲۷۶

[illegible]

۲۷۷

[illegible]

۲۷۸

[illegible]

۲۷۹

[illegible]

۲۸۰

[illegible]

۲۸۱

[illegible]

۲۸۲

[illegible]

۲۸۳

[illegible]

۲۸۴

[illegible]

۲۸۵

[illegible]

۲۸۶

[illegible]

۲۸۷

[illegible]

۲۸۸

[illegible]

۲۸۹

[illegible]

۲۹۰

[illegible]

۲۹۱

[illegible]

۲۹۲

[illegible]

۲۹۳

[illegible]

۲۹۴

[illegible]

۲۹۵

[illegible]

۲۹۶

[illegible]

۲۹۷

[illegible]

۲۹۸

[illegible]

۲۹۹

[illegible]

۳۰۰

[illegible]

۳۰۱

[illegible]

۳۰۲

[illegible]

۳۰۳

[illegible]

۳۰۴

[illegible]

۳۰۵

[illegible]

۳۰۶

[illegible]

۳۰۷

[illegible]

۳۰۸

[illegible]

۳۰۹

[illegible]

۳۱۰

[illegible]

۳۱۱

[illegible]

۳۱۲

[illegible]

۳۱۳

[illegible]

۳۱۴

[illegible]

۳۱۵

[illegible]

۳۱۶

[illegible]

۳۱۷

[illegible]

۳۱۸

[illegible]

۳۱۹

[illegible]

۳۲۰

[illegible]

۳۲۱

[illegible]

۳۲۲

[illegible]

۳۲۳

[illegible]

۳۲۴

[illegible]

۳۲۵

[illegible]

۳۲۶

[illegible]

۳۲۷

[illegible]

۳۲۸

[illegible]

۳۲۹

[illegible]

۳۳۰

[illegible]

۳۳۱

[illegible]

۳۳۲

[illegible]

۳۳۳

[illegible]

۳۳۴

[illegible]

۳۳۵

[illegible]

۳۳۶

[illegible]

۳۳۷

[illegible]

۳۳۸

[illegible]

۳۳۹

[illegible]

۳۴۰

[illegible]

۳۴۱

[illegible]

۳۴۲

[illegible]

۳۴۳

[illegible]

۳۴۴

[illegible]

۳۴۵

[illegible]

۳۴۶

[illegible]

۳۴۷

[illegible]

۳۴۸

[illegible]

۳۴۹

[illegible]

۳۵۰

[illegible]

۳۵۱

[illegible]

۳۵۲

[illegible]

۳۵۳

[illegible]

۳۵۴

[illegible]

۳۵۵

[illegible]

۳۵۶

[illegible]

۳۵۷

[illegible]

۳۵۸

[illegible]

۳۵۹

[illegible]

۳۶۰

[illegible]

۳۶۱

[illegible]

۳۶۲

[illegible]

۳۶۳

[illegible]

۳۶۴

[illegible]

۳۶۵

[illegible]

۳۶۶

[illegible]

۳۶۷

[illegible]

۳۶۸

[illegible]

۳۶۹

[illegible]

۳۷۰

[illegible]

۳۷۱

[illegible]

۳۷۲

[illegible]

۳۷۳

[illegible]

۳۷۴

[illegible]

۳۷۵

[illegible]

۳۷۶

[illegible]

۳۷۷

[illegible]

۳۷۸

[illegible]

۳۷۹

[illegible]

۳۸۰

[illegible]

۳۸۱

[illegible]

۳۸۲

[illegible]

۳۸۳

[illegible]

۳۸۴

[illegible]

۳۸۵

[illegible]

۳۸۶

[illegible]

۳۸۷

[illegible]

۳۸۸

[illegible]

۳۸۹

[illegible]

۳۹۰

[illegible]

۳۹۱

[illegible]

۳۹۲

[illegible]

۳۹۳

[illegible]

۳۹۴

[illegible]

۳۹۵

[illegible]

۳۹۶

[illegible]

۳۹۷

[illegible]

۳۹۸

[illegible]

۳۹۹

[illegible]

۴۰۰

[illegible]

۴۰۱

[illegible]

۴۰۲

[illegible]

۴۰۳

[illegible]

۴۰۴

[illegible]

۴۰۵

[illegible]

۴۰۶

[illegible]

۴۰۷

[illegible]

۴۰۸

[illegible]

۴۰۹

[illegible]

۴۱۰

[illegible]

۴۱۱

[illegible]

۴۱۲

[illegible]

۴۱۳

[illegible]

۴۱۴

[illegible]

۴۱۵

[illegible]

۴۱۶

[illegible]

۴۱۷

[illegible]

۴۱۸

[illegible]

۴۱۹

[illegible]

۴۲۰

[illegible]

۴۲۱

[illegible]

۴۲۲

[illegible]

۴۲۳

[illegible]

۴۲۴

[illegible]

۴۲۵

[illegible]

۴۲۶

[illegible]

۴۲۷

[illegible]

۴۲۸

[illegible]

۴۲۹

[illegible]

۴۳۰

[illegible]

۴۳۱

[illegible]

۴۳۲

[illegible]

۴۳۳

[illegible]

۴۳۴

[illegible]

۴۳۵

[illegible]

۴۳۶

[illegible]

۴۳۷

[illegible]

۴۳۸

[illegible]

۴۳۹

[illegible]

۴۴۰

[illegible]

۴۴۱

[illegible]

۴۴۲

[illegible]

۴۴۳

[illegible]

۴۴۴

[illegible]

۴۴۵

[illegible]

۴۴۶

[illegible]

۴۴۷

[illegible]

۴۴۸

[illegible]

۴۴۹

[illegible]

۴۵۰

[illegible]

۴۵۱

[illegible]

۴۵۲

[illegible]

۴۵۳

[illegible]

۴۵۴

[illegible]

۴۵۵

[illegible]

۴۵۶

[illegible]

۴۵۷

[illegible]

۴۵۸

[illegible]

۴۵۹

[illegible]

۴۶۰

[illegible]

۴۶۱

[illegible]

۴۶۲

[illegible]

۴۶۳

[illegible]

۴۶۴

[illegible]

۴۶۵

[illegible]

۴۶۶

[illegible]

۴۶۷

[illegible]

۴۶۸

[illegible]

۴۶۹

[illegible]

۴۷۰

[illegible]

۴۷۱

[illegible]

۴۷۲

[illegible]

۴۷۳

[illegible]

۴۷۴

[illegible]

۴۷۵

[illegible]

۴۷۶

[illegible]

۴۷۷

[illegible]

۴۷۸

[illegible]

۴۷۹

[illegible]

۴۸۰

[illegible]

۴۸۱

[illegible]

۴۸۲

[illegible]

۴۸۳

[illegible]

۴۸۴

[illegible]

۴۸۵

[illegible]

۴۸۶

[illegible]

۴۸۷

[illegible]

۴۸۸

[illegible]

۴۸۹

[illegible]

۴۹۰

[illegible]

۴۹۱

[illegible]

۴۹۲

[illegible]

۴۹۳

[illegible]

۴۹۴

[illegible]

۴۹۵

[illegible]

۴۹۶

[illegible]

۴۹۷

[illegible]

۴۹۸

[illegible]

۴۹۹

[illegible]

۵۰۰

[illegible]

۵۰۱

[illegible]

۵۰۲

[illegible]

۵۰۳

[illegible]

۵۰۴

[illegible]

۵۰۵

[illegible]

۵۰۶

[illegible]

۵۰۷

[illegible]

۵۰۸

[illegible]

۵۰۹

[illegible]

۵۱۰

[illegible]

۵۱۱

[illegible]

۵۱۲

[illegible]

۵۱۳

[illegible]

۵۱۴

[illegible]

۵۱۵

[illegible]

۵۱۶

[illegible]

۵۱۷

[illegible]

۵۱۸

[illegible]

۵۱۹

[illegible]

۵۲۰

[illegible]

۵۲۱

[illegible]

۵۲۲

[illegible]

۵۲۳

[illegible]

۵۲۴

[illegible]

۵۲۵

[illegible]

۵۲۶

[illegible]

۵۲۷

[illegible]

۵۲۸

[illegible]

۵۲۹

[illegible]

۵۳۰

[illegible]

۵۳۱

[illegible]

۵۳۲

[illegible]

۵۳۳

[illegible]

۵۳۴

[illegible]

۵۳۵

[illegible]

۵۳۶

[illegible]

۵۳۷

[illegible]

۵۳۸

[illegible]

۵۳۹

[illegible]

۵۴۰

[illegible]

۵۴۱

[illegible]

۵۴۲

[illegible]

۵۴۳

[illegible]

۵۴۴

[illegible]

۵۴۵

[illegible]

۵۴۶

[illegible]

۵۴۷

[illegible]

۵۴۸

[illegible]

۵۴۹

[illegible]

۵۵۰

[illegible]

۵۵۱

[illegible]

۵۵۲

[illegible]

۵۵۳

[illegible]

۵۵۴

[illegible]

۵۵۵

[illegible]

۵۵۶

[illegible]

۵۵۷

[illegible]

۵۵۸

[illegible]

۵۵۹

[illegible]

۵۶۰

[illegible]

۵۶۱

[illegible]

۵۶۲

[illegible]

۵۶۳

[illegible]

۵۶۴

[illegible]

۵۶۵

[illegible]

۵۶۶

[illegible]

۵۶۷

[illegible]

۵۶۸

[illegible]

۵۶۹

[illegible]

۵۷۰

[illegible]

۵۷۱

[illegible]

۵۷۲

[illegible]

۵۷۳

[illegible]

۵۷۴

[illegible]

۵۷۵

[illegible]

۵۷۶

[illegible]

۵۷۷

[illegible]

۵۷۸

[illegible]

۵۷۹

[illegible]

۵۸۰

[illegible]

۵۸۱

[illegible]

۵۸۲

[illegible]

۵۸۳

[illegible]

۵۸۴

[illegible]

۵۸۵

[illegible]

۵۸۶

[illegible]

۵۸۷

[illegible]

۵۸۸

[illegible]

۵۸۹

[illegible]

۵۹۰

[illegible]

۵۹۱

[illegible]

۵۹۲

[illegible]

۵۹۳

[illegible]

۵۹۴

[illegible]

۵۹۵

[illegible]

۵۹۶

[illegible]

۵۹۷

[illegible]

۵۹۸

[illegible]

۵۹۹

[illegible]

۶۰۰

[illegible]

۶۰۱

[illegible]

۶۰۲

[illegible]

۶۰۳

[illegible]

۶۰۴

[illegible]

۶۰۵

[illegible]

۶۰۶

[illegible]

۶۰۷

[illegible]

۶۰۸

[illegible]

۶۰۹

[illegible]

۶۱۰

[illegible]

۶۱۱

[illegible]

۶۱۲

[illegible]

۶۱۳

[illegible]

۶۱۴

[illegible]

۶۱۵

[illegible]

۶۱۶

[illegible]

۶۱۷

[illegible]

۶۱۸

[illegible]

۶۱۹

[illegible]

۶۲۰

[illegible]

۶۲۱

[illegible]

۶۲۲

[illegible]

۶۲۳

[illegible]

۶۲۴

[illegible]

۶۲۵

[illegible]

۶۲۶

[illegible]

۶۲۷

[illegible]

۶۲۸

[illegible]

۶۲۹

[illegible]

۶۳۰

[illegible]

۶۳۱

[illegible]

۶۳۲

[illegible]

۶۳۳

[illegible]

۶۳۴

[illegible]

۶۳۵

[illegible]

۶۳۶

[illegible]

۶۳۷

[illegible]

۶۳۸

[illegible]

۶۳۹

[illegible]

۶۴۰

[illegible]

۶۴۱

[illegible]

۶۴۲

[illegible]

۶۴۳

[illegible]

۶۴۴

[illegible]

۶۴۵

[illegible]

۶۴۶

[illegible]

۶۴۷

[illegible]

۶۴۸

[illegible]

۶۴۹

[illegible]

۶۵۰

[illegible]

۶۵۱

[illegible]

۶۵۲

[illegible]

۶۵۳

[illegible]

۶۵۴

[illegible]

۶۵۵

[illegible]

۶۵۶

[illegible]

۶۵۷

[illegible]

۶۵۸

[illegible]

۶۵۹

[illegible]

۶۶۰

[illegible]

۶۶۱

[illegible]

۶۶۲

[illegible]

۶۶۳

[illegible]

۶۶۴

[illegible]

۶۶۵

[illegible]

۶۶۶

[illegible]

۶۶۷

[illegible]

۶۶۸

[illegible]

۶۶۹

[illegible]

۶۷۰

[illegible]

۶۷۱

[illegible]

۶۷۲

[illegible]

۶۷۳

[illegible]

۶۷۴

[illegible]

۶۷۵

[illegible]

۶۷۶

[illegible]

۶۷۷

[illegible]

۶۷۸

[illegible]

۶۷۹

[illegible]

۶۸۰

[illegible]

۶۸۱

[illegible]

۶۸۲

[illegible]

۶۸۳

[illegible]

۶۸۴

[illegible]

۶۸۵

[illegible]

۶۸۶

[illegible]

۶۸۷

[illegible]

۶۸۸

[illegible]

۶۸۹

[illegible]

۶۹۰

[illegible]

۶۹۱

[illegible]

۶۹۲

[illegible]

۶۹۳

[illegible]

۶۹۴

[illegible]

۶۹۵

[illegible]

۶۹۶

[illegible]

۶۹۷

[illegible]

۶۹۸

[illegible]

۶۹۹

[illegible]

۷۰۰

[illegible]

۷۰۱

[illegible]

۷۰۲

[illegible]

۷۰۳

[illegible]

۷۰۴

[illegible]

۷۰۵

[illegible]

۷۰۶

[illegible]

۷۰۷

[illegible]

۷۰۸

[illegible]

۷۰۹

[illegible]

۷۱۰

[illegible]

۷۱۱

[illegible]

۷۱۲

[illegible]

۷۱۳

[illegible]

۷۱۴

[illegible]

۷۱۵

[illegible]

۷۱۶

[illegible]

۷۱۷

[illegible]

۷۱۸

[illegible]

۷۱۹

[illegible]

۷۲۰

[illegible]

۷۲۱

[illegible]

۷۲۲

[illegible]

۷۲۳

[illegible]

۷۲۴

[illegible]

۷۲۵

[illegible]

۷۲۶

[illegible]

۷۲۷

[illegible]

۷۲۸

[illegible]

۷۲۹

[illegible]

۷۳۰

[illegible]

۷۳۱

[illegible]

۷۳۲

[illegible]

۷۳۳

[illegible]

۷۳۴

[illegible]

۷۳۵

[illegible]

۷۳۶

[illegible]

۷۳۷

[illegible]

۷۳۸

[illegible]

۷۳۹

[illegible]

۷۴۰

[illegible]

۷۴۱

[illegible]

۷۴۲

[illegible]

۷۴۳

[illegible]

۷۴۴

[illegible]

۷۴۵

[illegible]

۷۴۶

[illegible]

۷۴۷

[illegible]

۷۴۸

[illegible]

۷۴۹

[illegible]

۷۵۰

[illegible]

۷۵۱

[illegible]

۷۵۲

[illegible]

۷۵۳

[illegible]

۷۵۴

[illegible]

۷۵۵

[illegible]

۷۵۶

[illegible]

۷۵۷

[illegible]

۷۵۸

[illegible]

۷۵۹

[illegible]

۷۶۰

[illegible]

۷۶۱

[illegible]

۷۶۲

[illegible]

۷۶۳

[illegible]

۷۶۴

[illegible]

۷۶۵

[illegible]

۷۶۶

[illegible]

۷۶۷

[illegible]

۷۶۸

[illegible]

۷۶۹

[illegible]

۷۷۰

[illegible]

۷۷۱

[illegible]

۷۷۲

[illegible]

۷۷۳

[illegible]

۷۷۴

[illegible]

۷۷۵

[illegible]

۷۷۶

[illegible]

۷۷۷

[illegible]

۷۷۸

[illegible]

۷۷۹

[illegible]

۷۸۰

[illegible]

۷۸۱

[illegible]

۷۸۲

[illegible]

۷۸۳

[illegible]

۷۸۴

[illegible]

۷۸۵

[illegible]

۷۸۶

[illegible]

۷۸۷

[illegible]

۷۸۸

[illegible]

۷۸۹

[illegible]

۷۹۰

[illegible]

۷۹۱

[illegible]

۷۹۲

[illegible]

۷۹۳

[illegible]

۷۹۴

[illegible]

۷۹۵

[illegible]

۷۹۶

[illegible]

۷۹۷

[illegible]

۷۹۸

[illegible]

۷۹۹

[illegible]

۸۰۰

[illegible]

۸۰۱

[illegible]

۸۰۲

[illegible]

۸۰۳

[illegible]

۸۰۴

[illegible]

۸۰۵

[illegible]

۸۰۶

[illegible]

۸۰۷

[illegible]

۸۰۸

[illegible]

۸۰۹

[illegible]

۸۱۰

[illegible]

۸۱۱

[illegible]

۸۱۲

[illegible]

۸۱۳

[illegible]

۸۱۴

[illegible]

۸۱۵

[illegible]

۸۱۶

[illegible]

۸۱۷

[illegible]

۸۱۸

[illegible]

۸۱۹

[illegible]

۸۲۰

[illegible]

۸۲۱

[illegible]

۸۲۲

[illegible]

۸۲۳

[illegible]

۸۲۴

[illegible]

۸۲۵

[illegible]

۸۲۶

[illegible]

۸۲۷

[illegible]

۸۲۸

[illegible]

۸۲۹

[illegible]

۸۳۰

[illegible]

۸۳۱

[illegible]

۸۳۲

[illegible]

۸۳۳

[illegible]

۸۳۴

[illegible]

۸۳۵

[illegible]

۸۳۶

[illegible]

۸۳۷

[illegible]

۸۳۸

[illegible]

۸۳۹

[illegible]

۸۴۰

[illegible]

۸۴۱

[illegible]

۸۴۲

[illegible]

۸۴۳

[illegible]

۸۴۴

[illegible]

۸۴۵

[illegible]

۸۴۶

[illegible]

۸۴۷

[illegible]

۸۴۸

[illegible]

۸۴۹

[illegible]

۸۵۰

[illegible]

۸۵۱

[illegible]

۸۵۲

[illegible]

۸۵۳

[illegible]

۸۵۴

[illegible]

۸۵۵

[illegible]

۸۵۶

[illegible]

۸۵۷

[illegible]

۸۵۸

[illegible]

۸۵۹

[illegible]

۸۶۰

[illegible]

۸۶۱

[illegible]

۸۶۲

[illegible]

۸۶۳

[illegible]

۸۶۴

[illegible]

۸۶۵

[illegible]

۸۶۶

[illegible]

۸۶۷

[illegible]

۸۶۸

[illegible]

۸۶۹

[illegible]

۸۷۰

[illegible]

۸۷۱

[illegible]

۸۷۲

[illegible]

۸۷۳

[illegible]

۸۷۴

[illegible]

۸۷۵

[illegible]

۸۷۶

[illegible]

۸۷۷

[illegible]

۸۷۸

[illegible]

۸۷۹

[illegible]

۸۸۰

[illegible]

۸۸۱

[illegible]

۸۸۲

[illegible]

۸۸۳

[illegible]

۸۸۴

[illegible]

۸۸۵

[illegible]

۸۸۶

[illegible]

۸۸۷

[illegible]

۸۸۸

[illegible]

۸۸۹

[illegible]

۸۹۰

[illegible]

۸۹۱

[illegible]

۸۹۲

[illegible]

۸۹۳

[illegible]

۸۹۴

[illegible]

۸۹۵

[illegible]

۸۹۶

[illegible]

۸۹۷

[illegible]

۸۹۸

[illegible]

۸۹۹

[illegible]

۹۰۰

[illegible]

۹۰۱

[illegible]

۹۰۲

[illegible]

۹۰۳

[illegible]

۹۰۴

[illegible]

۹۰۵

[illegible]

۹۰۶

[illegible]

۹۰۷

[illegible]

۹۰۸

[illegible]

۹۰۹

[illegible]

۹۱۰

[illegible]

۹۱۱

[illegible]

۹۱۲

[illegible]

۹۱۳

[illegible]

۹۱۴

[illegible]

۹۱۵

[illegible]

۹۱۶

[illegible]

۹۱۷

[illegible]

۹۱۸

[illegible]

۹۱۹

[illegible]

۹۲۰

[illegible]

۹۲۱

[illegible]

۹۲۲

[illegible]

۹۲۳

[illegible]

۹۲۴

[illegible]

۹۲۵

[illegible]

۹۲۶

[illegible]

۹۲۷

[illegible]

۹۲۸

[illegible]

۹۲۹

[illegible]

۹۳۰

[illegible]

۹۳۱

[illegible]

۹۳۲

[illegible]

۹۳۳

[illegible]

۹۳۴

[illegible]

۹۳۵

[illegible]

۹۳۶

[illegible]

۹۳۷

[illegible]

۹۳۸

[illegible]

۹۳۹

[illegible]

۹۴۰

[illegible]

۹۴۱

[illegible]

۹۴۲

[illegible]

۹۴۳

[illegible]

۹۴۴

[illegible]

۹۴۵

[illegible]

۹۴۶

[illegible]

۹۴۷

[illegible]

۹۴۸

[illegible]

۹۴۹

[illegible]

۹۵۰

[illegible]

۹۵۱

[illegible]

۹۵۲

[illegible]

۹۵۳

[illegible]

۹۵۴

[illegible]

۹۵۵

[illegible]

۹۵۶

[illegible]

۹۵۷

[illegible]

۹۵۸

[illegible]

۹۵۹

[illegible]

۹۶۰

[illegible]

۹۶۱

[illegible]

۹۶۲

[illegible]

۹۶۳

[illegible]

۹۶۴

[illegible]

۹۶۵

[illegible]

۹۶۶

[illegible]

۹۶۷

[illegible]

۹۶۸

[illegible]

۹۶۹

[illegible]

۹۷۰

[illegible]

۹۷۱

[illegible]

۹۷۲

[illegible]

۹۷۳

[illegible]

۹۷۴

[illegible]

۹۷۵

[illegible]

۹۷۶

[illegible]

۹۷۷

[illegible]

۹۷۸

[illegible]

۹۷۹

[illegible]

۹۸۰

[illegible]

۹۸۱

[illegible]

۹۸۲

[illegible]

۹۸۳

[illegible]

۹۸۴

[illegible]

۹۸۵

[illegible]

۹۸۶

[illegible]

۹۸۷

[illegible]

۹۸۸

[illegible]

۹۸۹

[illegible]

۹۹۰

[illegible]

۹۹۱

[illegible]

۹۹۲

[illegible]

۹۹۳

[illegible]

۹۹۴

[illegible]

۹۹۵

[illegible]

۹۹۶

[illegible]

۹۹۷

[illegible]

۹۹۸

[illegible]

۹۹۹

[illegible]

۱۰۰۰

[illegible]

۸۳

بیخودی بیسبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

۸۴

آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا

۸۵

جسکو دعویٰ تجھ سے ایسا ہے اُسکو کیا نباہنا
بیتابی تجھ کو سونپ کر میرا قرار لے گئی

۸۶

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشتِ امکاں کو ایک نقشِ پا پایا

۸۷

ہے بسکہ ہر اک اُنکے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

۸۸

ہر قدم دوری منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

۸۹

ہے کہ ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

۹۰

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخِ تند خو کیا ہے

۹۱

جلا ہے جسم جہاں دل بھی داغ داغ ہوا
بڑھے ہے سینہ پہ اب نشاں دل کا

۹۲

ہے وصل ہجر عالمِ تمکین و ضبط میں
معشوق شوخ و عاشقِ بیتاب چاہیے

۹۳

ہے تماشا گاہ سوز تشنہ ہر یک تار اشک
دامنِ دل مے کدہ دستارِ بیخودی شراب

۹۴

کیا تنگ ہم ستمزدگاں کا جہان ہے
جو نالہ سر کرے ہے فلک آسمان ہے

۹۵

ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ وفا امید
یارب اس کافر کو نہ دے سزا امید

۹۶

ہے مشتمل نمودِ صور پر وجودِ بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں

۹۷

ہے آدمی بجائے خود اک محشرِ خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

۹۸

ہے غیب غیب جسکو سمجھتے ہیں ہم شہود
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب میں

۹۹

ہے وحشت طبع پر زمانہ تنگ
ہے تیرا دشت کس کو تنگ

۱۰۰

ہے کہ ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

۱۰۱

ہے کہ ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

۱۰۲

ہے کہ ہر اک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

ولد

ن جہاں کیا زر سعید	عالمین ہیں جتنی کہ آثار مدید
اللہ در بہ ہند گورنر کے شاہ	ہر شب ہو شب برات ہر روز عید

قطعہ تاریخ وفات والد ماجد غفران مآب سراج الدولہ مرزا غیاث الدین حیدر خان بہادر نصرت جنگ

چون غیاث الدین محمد خان شیر	والد مرحوم من غفران مآب
رفت از دنیا سوی دار بقا	نوحہ کردم در عزای آفتاب
در جہان ماتم بصد رنج و تعب	فکر کردم با دل صد پارہ کباب
سال تاریخ وفاتش یافتم	در زمین نہان شد مہ آسا آفتاب

قطعہ تاریخ حسن علی بیگ اکبر آبادی صنعت صدری منعوتی

آہ ہنام حسن آن عاشق نام علی	چون بتاریخ ششم ماہ محرم جان سپرد
سال تاریخ وفاتش را بجستم از خرد	یکہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ہجری شمرد

قطعہ تاریخ مبارک باغ امین الدولہ بہادر

ذریہ ہند دستور معظم	کہ قاصر مدح میں جسکی قلم ہے
کریم با مروت ہے اوسکی ہی ذات	وہ بحر جود ہے ابر کرم ہے
بنایا ہے مبارک باغ اوسنے	بہار باغ ہستی جس سے کم ہے

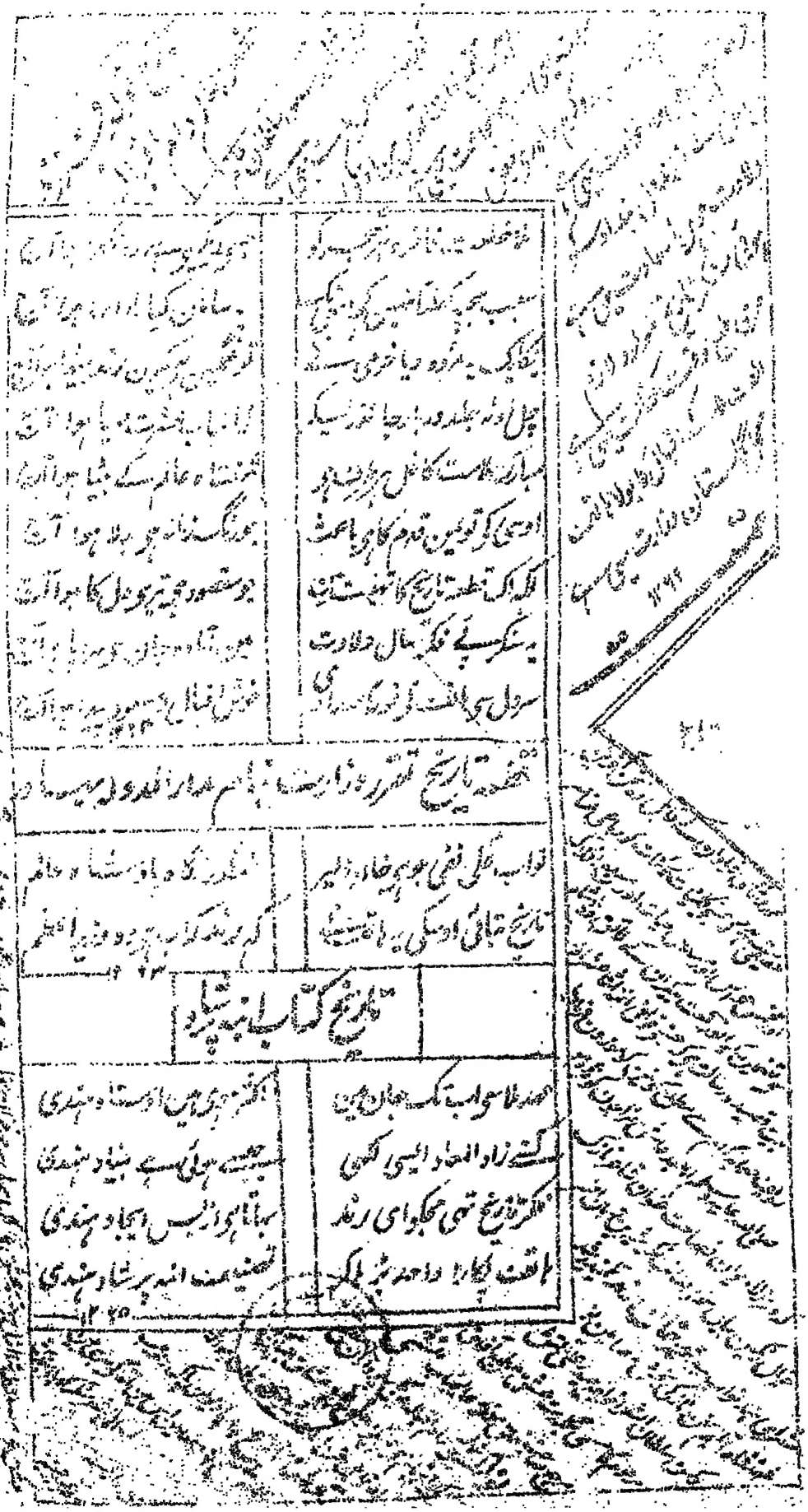

قطعہ تاریخ تقرر وزارت نواب ذوالفقار الدولہ بہادر مرحوم

نواب کل فقی جو ہے خاور نامدار — منشی نکاوت شاہ عالم
تاریخ تقرر اوسکی یہ ہاتف نے کہا — کہہ یہ بندہ کاب ہے وزیر اعظم ۱۲۳۰

تاریخ کتاب ہذا پر شاد

صدر علا سے اب تک جہان میں — اکثر تواریخ ہیں اردو ہندی
کتنے زاد المعاد ایسی لکھی — جیسی ہوئی ہے بنیاد ہندی
فکر تاریخ تھی سجھ کو ای رند — سہاتا ہو دلبس ایجاد ہندی
ہاتف غیبی نے واحد پڑھکر — تصنیف اللہ پرشاد ہندی
۱۲۲۵